مقرر: مولانا عبدالوحید ربانی

ربانی کی تقریریں

مرتب: محمد توصیف حیدر

چشتی کتب خانہ
جھنگ بازار فیصل آباد

بسلسلہ نشری تقریریں

ربانی کی تقریریں

مکمل

مقرر

مولانا عبدالوحید ربانی

مرتب

محمد توصیف حیدر

ناشر

چشتی کتب خانہ

جھنگ بازار فیصل آباد

فون: ۶۲-۸۸۹۰۱ — ۲۶۷۵۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب ـــــــــــ ربانی کی تقریریں

مرتب ـــــــــــ محمد توصیف حیدر

پہلی بار ـــــــــــ نومبر ۱۹۹۲ء

تعداد ـــــــــــ ایک ہزار

کتابت ـــــــــــ محمد امین

صفحات ـــــــــــ ۲۵۶

ہدیہ ـــــــــــ ۶۶ روپے

ناشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنتساب

سچے عاشق مؤذن رسول ﷺ

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے نام

محمد توصیف حیدر

نذرِ عقیدت

بحضور

اولادِ رسول حضرت خواجہ
معین الدین سنجری
اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

ناچیز
محمد توصیف حیدر
۲۶-۱۰-۹۲

الصّلوٰۃ والسّلام علیک
یارسول اللہ

فہرست عنوانات

حقوقِ والدین

صفحہ ۱۴۸ تا ۱۷۰

اصلاحِ معاشرہ

صفحہ ۱۷۸ تا ۱۹۷

معراج النبیؐ

صفحہ ۱۹۸ تا ۲۱۸

حضرت علیؓ

صفحہ ۲۱۹ تا ۲۵۱

فہرست مضامین

حضرت علیؓ

معجزاتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمہیدی کلمات

نہایت ہی واجب الاحترام قابلِ قدر عُلمائے اہلِ سنّت نوجوانانِ ملّت بانیانِ جلسہ میرے قابلِ قدر بزرگو دوستو اور نوجوان ساتھیو اس سے پہلے میں نے جلسۂ عام میں شرکت کے لئے حاضر ہونا تھا کیونکہ میں کراچی گیا ہوا تھا کراچی میں مختلف جگہوں میں تقریریں کرنے کے بعد جُمعرات کو میں ہوائی جہاز کے ذریعے واپس آرہا تھا یہاں ملتان کا موسم بڑا خراب تھا جہاز والوں نے کہا کہ موسم خراب ہے لہٰذا ہم واپس کراچی جا رہے ہیں اس مجبوری کی وجہ سے میں آپ کے جلسۂ عام میں شرکت نہ کر سکا آج اسی جلسے کی قضاء کر رہا ہوں۔ ربِ کائنات کی بارگاہ میں دُعا کرتا ہوں کہ مجھے حق بیان کرنے اور ہم سب کو حق سُن کر اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اگر ہم قرآن مجید اور احادیث نبویّہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطالعہ گہری نظر سے کریں۔ تو یہ بات اچھی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنے انبیاء کو مبعوث فرمایا جب انہوں نے اقوامِ عالم کے سامنے اللہ کی توحید اور اپنی نبوّت کا اعلان کیا تو قوم نے سوال کیا کہ اگر آپ نبی ہیں تو کوئی معجزہ دکھائیں۔

سب نبی معجزہ لے کر آئے

جنابِ موسیٰ علیہ السلام نے قوم سے فرمایا اے میری قوم اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں میں اللہ کا کلیم ہوں اللہ کا نبی ہوں اللہ کا بھیجا ہوا پیغمبر ہوں قوم نے کہا اگر تو نبی ہے

تو کوئی معجزہ دکھا جناب موسیٰ علیہ السلام نے اپنا ہاتھ اپنی بغل میں ڈالا اور جب باہر نکالا تو وہ سورج سے بھی زیادہ چمکا ہوا تھا۔

جناب عیسیٰؑ بن مریم نے فرمایا میں اللہ کا نبی ہوں۔ اللہ کی روح ہوں قوم نے کہا اگر تو نبیؑ ہے کوئی معجزہ دکھا تو جناب عیسیٰ علیہ السلام نے ایک اندھے کو ہاتھ لگایا تو اس کی آنکھوں میں نور آگیا جتنے نبی آئے سب معجزات لے کر آئے۔

آدم علیہ السلام معجزہ لے کر آئے۔

نوح علیہ السلام معجزہ لے کر آئے۔

ابراہیم پیغمبر معجزہ لے کر آئے۔

جناب موسیٰ علیہ السلام معجزہ لے کر آئے۔

عیسیٰ علیہ السلام معجزہ لے کر آئے۔

لیکن جب باری آئی محسن انسانیت کی۔

جب باری آئی آمنہؓ کے لال کی۔

جب باری آئی محبوبؐ بے مثال کی۔

جب باری آئی کعبہ کو بیت اللہ بنانے والے کی۔

جب باری آئی مظلوموں کے والی کی۔

جب باری آئی یتیموں کے رکھوالے کی۔

جب باری آئی ربّ کے دلدار کی۔

جب باری آئی اُمّت کے غم خوار کی۔

جب باری آئی مدینے کے تاجدار کی۔

اور جب باری آئی نبیوں کے سردار کی۔

میں خُود مُعجزہ بن کر آیا ہوں

تو میرے نبی نے مکّے میں اعلان کیا میں اللہ کا نبی ہوں تو قوم نے کہا کہ اگر آپ نبی ہیں تو کوئی معجزہ دکھائیں

اگر آپ رسول ہیں تو کوئی معجزہ دکھائیں؟

اگر نبی ہیں تو کوئی معجزہ دکھائیں؟

اگر پیغمبر ہیں تو کوئی معجزہ دکھائیں؟

تو میرے پیارے نبی نے صفا کی چوٹی پر کھڑے ہو کر اعلانِ عام فرمایا لوگو پچھلے نبی معجزہ لے کر آئے

آدم علیہ السلام مُعجزہ لے کر آئے

نوح علیہ السلام مُعجزہ لے کر آئے

ابراہیم علیہ السلام معجزہ لے کر آئے

موسٰی علیہ السلام معجزہ لے کر آئے

عیسٰی علیہ السلام معجزہ لے کر آئے

جتنے نبی آئے وہ معجزہ لے کر آئے مگر میں معجزہ لے کر ہی نہیں آیا بلکہ میں سر سے لے کر پاؤں تک معجزہ بن کر آیا ہوں۔

میرے نبیؐ کی ہر اَدا مُعجزہ ہے

میرے نبی نے جو فرمایا سچ فرمایا میرے نبیؐ نے فرمایا پچھلے نبی معجزہ لے کر آئے میں تمہارا نبی سر سے لے کر پاؤں تک معجزہ بن کر آیا ہوں۔

میرے نبی کا بچپن معجزہ

نبی کی جوانی معجزہ

نبی کا بڑھاپا معجزہ

میرے نبی کا اُنگلی کے اِشارے سے چاند دو ٹکڑے کرنا معجزہ

مولا علیؓ کے لئے سورج اُلٹا دینا معجزہ

میرے نبی کی اُنگلیوں سے پانی نکالنا معجزہ

حضرت عائشہؓ سے نِکاح کرنا معجزہ

حضرت خدیجہؓ سے شادی کرنا معجزہ

صدیقؓ کو مصلے پر ٹھہرانا معجزہ

علیؓ کو بستر پہ سلانا معجزہ

میرے نبی کا بدر میں جانا معجزہ

اُحد میں آنا معجزہ

میرے نبی کا حسنؑ حسینؑ کو کندھے پر بٹھانا معجزہ

میرے نبیؐ پر درختوں اور پتھروں کا سلام پڑھنا معجزہ

ہل کے کہہ دو فرش پہ چلنا معجزہ

عرش پہ جانا گیا ہے - معجزہ

درخت چل کر آگیا

آج تک مدینہ منورہ کی مسجد گواہ ہے آج تک باب المجید گواہ ہے آج تک مسجد مدینہ کے ذرّے گواہ ہیں کہ میرے نبی نے مغرب کی نماز پڑھائی مسجد سے باہر آئے اک یہودی نے مسکرا کے کہا اگر تو نبیؐ ہے تو اس درخت کو بلا تیرے پاس چل کے آئے کبھی درخت بھی چل کے آئے میں میرے پیارے نبی مسکرائے۔ حضرت

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ لوگ مذاق کر رہے ہیں اگر یہ نبی ہوتا اور اس کے قبضۂ اختیار میں کچھ ہوتا تو یہ درخت کو اشارہ کرتا درخت چل کے آتا میرے پیارے نبی کریم عشاء کی نماز پڑھانے کے بعد مسجد سے باہر آئے دیکھا مجمعہ لگا ہوا ہے میرے پیارے نبی نے فرمایا کیا معاملہ ہے۔ عرض کی یا رسول اللہ یہودی مذاق کر رہا ہے اگر یہ نبی سچا ہوتا درخت کو بلا لیتا میرے نبیؐ نے مسکرا کے فرمایا او یہودیو، یہ کیا کمال ہے کہ میں درخت کو خود بلاؤں تم چلے جاؤ اور کہو آپ کو درخت محمد تجھے بلا رہے ہیں

میری ملت کے جوانو! آج بھی مشکوٰۃ شریف کے اندر حدیث موجود ہے آج بھی بخاری کے کلمات موجود ہیں جا کر یہودی نے کہا

او درخت سامنے تجھے محمد عربی بلا رہا ہے درخت نے جب میرے نبیؐ کا نام سنا دائیں ہلا بائیں ہلا آگے ہلا پیچھے ہلا زمین کو پھاڑتا ہوا جڑوں کو چیرتا ہوا میرے نبیؐ کے قدموں میں آ گیا میرے پیارے نبی فرماتے ہیں او درخت گواہی دے میں کون ہوں درخت کے ایک ایک پتے سے آواز آئی

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ۔

درختوں نے صلوٰۃ وسلام پڑھا

ہم کہتے ہیں آؤ درختوں نے بھی نبیؐ پر درود وسلام پڑھا آؤ میری ملت کے جوانو، حضرت عائشہؓ سے پوچھیں مومنوں کی ماں فرماتی ہیں ایک دن میں نے رسول اللہ کو بستر پہ موجود نہ پایا میں بڑی پریشان ہوئی میں مسجد میں آئی حضور بظاہر مسجد میں بھی موجود نہیں تھے میں مدینہ کے بازار میں آئی حضور وہاں بھی موجود نہیں میں نبیؐ کائنات

کو تلاش کرتی ہوئی جب جنت البقیع میں آئی تو حضور ہاتھ اٹھا کر قبر والوں کے لئے دعا مانگ رہے تھے میری ملت کے عوانو حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں میں پیچھے ٹھہر گئی یہاں تک کہ ایک آواز آئی **اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ**

اے اللہ کے رسول اے بہترین مخلوق کے بہترین رسول تم پر صلوٰۃ وسلام ہو، میں نے دائیں دیکھا بائیں دیکھا آگے پیچھے اوپر نیچے کہیں شکل نظر نہ آئی میں نے عرض کیا، یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ کے نام پر قربان ہوں، یہ آواز کہاں سے آئی۔ فرمایا عائشہ مجھ پر صرف انسان ہی درود نہیں پڑھتے بلکہ درختوں کے پتے بھی درود پڑھتے ہیں پہاڑوں کے پتھر بھی درود پڑھتے ہیں اس پہاڑ کے پیچھے ایک پتھر پڑا ہوا ہے جو تیرے نبی کے نام پر درود پڑھ رہا ہے پتھروں کا سلام پڑھنا یہ بھی نبی کا معجزہ

عقل کا عاجز آنا معجزہ ہے

ربانی قربان جائے سورج پلٹے چاند دو ٹکڑے ہو انگلیوں سے پانی کے چشمے نکالیں یہ رسولِ کائنات کا معجزہ ہے معجزہ وہی ہوتا ہے جو عقل انسانی میں نہ آئے جو تصورات مشیت میں نہ آئے جہاں انسان کی عقل بیکار ہو جاتی ہے وہاں معجزے کی ابتدا شروع ہو جاتی ہے۔ (اللہ اکبر کبیرہ)

اللہ نے شہر محمدؐ کی قسم کھائی

میرے پیارے نبی کریم مسجد میں بیٹھے ہیں دعا کر و اللہ سب کو مدینہ دکھائے اللہ اللہ مدینہ مدینہ ہے میرے پیارے نبی کا شہر مدینہ پہلے یثرب تھا جب آپؐ آئے تو مدینہ بن گیا یثرب کا معنی ہے۔ بیماریوں کا گھر جب رسول اللہ نے قدم رکھا، تو اللہ نے فرمایا: یثرب نہ کہو، اب مدینۃ المنورہ کہو اب یہ نور والا شہر بن گیا میرے پیارے

بھائیو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس شہر میں چلے جائیں وہ شہر نور والا شہر بن جاتا ہے حضور جس شہر میں تشریف لائے حضور کی جہاں ولادت ہوئی اللہ نے فرمایا

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ‏ سورہ بلد آیت ۱

یہ ساری زمین خدا کی مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور کسی شہر کی قسم نہیں خطہ عرب کی قسم نہیں مجھے تو مکے کی قسم اس لئے ہے کہ میرے نبی کا مقام ولادت یہی ہے نبی مکے میں تشریف لائے تو معجزہ بنا آپ جب مدینے تشریف لائے تو مدینۃ المنورہ بن گیا۔

ایک مشکیزے سے لشکر سیراب ہوگیا

میرے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک غزوہ میں تشریف لے گئے پانی ختم ہوگیا صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ پانی ختم ہوچکا ہے جانور شدت پیاس سے زبانیں باہر نکالے ہوئے ہیں وضو کے لئے پانی نہیں تو میرے آقا نے فرمایا پہاڑ کے پیچھے ایک یہودی پانی کا مشکیزہ لے کر جارہا ہے جاؤ اس سے لے آؤ حضرت علی المرتضیٰ نے عرض کی یارسول اللہ میں جاؤں فرمایا جا میرے پیارے علی حضرت علی گئے تو حضرت علی نے اس کو سمجھایا کہ ہمارے نبیؐ نے پانی کی مشک مانگی ہے لہٰذا پانی دے دو، اس نے کہا نہیں معاذاللہ! تمہارا نبیؐ تو جادوگر ہے حضرت علی اس کو سمجھارہے ہیں۔ وہ جادوگر نہیں

وہ شمس الضحیٰ ہے

وہ بدر الدجیٰ ہے

وہ عقل انسانی سے ماورٰی ہے

اس کا نام ہر درد کی دوا ہے۔

اس کا نام ہر مرض کی شفا ہے

وہ رحمت دوسرا ہے

اس کی تعریفیں کرنے والا تو خود خدا ہے۔

ذرا دیر ہو گئی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ حضرت علی کو دیر ہو گئی ہے اگر اجازت ہو تو میں پیچھے معلوم کر کے آؤں کہ وجہ کیا بنی حضرت عمر کی طبیعت میں جلال تھا حضرت علی کی طبیعت میں جمال تھا کہہ دو، دونوں کی طبیعت میں نبی کا کمال تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ گئے تو دیکھا حضرت علی اس کو سمجھا رہے ہیں مگر وہ اکڑا بیٹھا ہے تکبّر کر رہا ہے حضرت عمر نے دیکھا حضرت علی سمجھا رہے ہیں۔ مگر وہ مانتا ہی نہیں۔ تو حضرت عمر جلال میں آئے ایک ہاتھ پانی کی مشک میں دیا دوسرا ہاتھ اس کی گردن میں دیا مشک سمیت اٹھا کر آپ کی بارگاہ میں پیش ہوئے، میرے پیارے نبی نے فرمایا۔ اے عمر یہ تو نے کیا کیا عرض کی میرے ماں باپ آپ کے نام پر قربان ہوں حضرت علی پیارے سمجھا رہے تھے یہ مانتا نہیں تھا اس لئے میں اٹھا کے لے آیا ہوں میرے پیارے نبی نے فرمایا یہودی فکر نہ کر ہم پانی کی مشک تجھ کو واپس کر دیں گے جتنا مرضی آئے پانی لے جانا اتنی دیر میں حضور سرور کائنات نے ایک پیالہ لیا مشکیزے میں سے پانی نکالا رسول کائنات نے اپنے نبوّت والے دونوں ہاتھ اس پیالے کے اندر رکھے صحابہ فرماتے ہیں ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ نبی کی ایک ایک اُنگلی سے پانی کا چشمہ جاری ہو رہا تھا صحابہ فرماتے ہیں ہم نے پانی کے مشکیزے بھر لئے جانوروں کو پانی پلایا یہاں تک کہ ہم نے وضو کر لئے پانی پی لیا اور سفر کے لئے پانی ساتھ لے لیا میرے آقا نے مسکرا کے فرمایا یہودی پانی لے لے، جتنا مرضی آئے لے لے قافلے کے قافلے پانی کے مشکیزے لے کر چلے یہ میرے رسول کائنات کا معجزہ ہے اور یہ طاقت کس نے دی کہو اللہ نے!

پسینے سے خوشبو آتی تھی

میرے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم اقدس بھی معجزہ ہے، ہیں پسینہ آئے تو بدبو ہو، نبی کو پسینہ آئے تو خوشبو ہو میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت مبارک تھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ظہر پڑھانے کے بعد آرام فرماتے حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ رسول اللہ کی عادت مبارکہ ہوتی تھی، نماز ظہر پڑھانے کے بعد آرام فرماتے گرمی کا موسم ہوتا آپ کے جسم سے پسینہ آتا میں نے ایک شیشی میں نبی پاک کا پسینہ اکٹھا کیا جب میں کسی شادی پہ جاتی کپڑے پہن کر رسول اللہ کا پسینہ لگا لیتی بڑے بڑے سرداروں کی بیویاں پوچھتیں، اے عائشہ کون سے ملک سے یہ عطر منگوایا ہے میں کہا کرتی یہ تو میرے نبی کا پسینہ ہے حضور کا وجود معجزہ ہم پڑھیں تو ناول بنے نبی پڑھے تو قرآن بنے، ہم بولیں تو بات بنے نبی بولے تو حدیث بنے ہم قانون بنائیں تو شدت ہو نبی بنائے تو محبت ہو ہم خدا کے گھر آتے ہیں تو جوتیاں اتار کے آتے ہیں نبی خدا کے پاس جائیں تو نعلین ساتھ لے کر جائیں ہم سو جائیں تو خواب نبی سو جائے تو رب سے سوال و جواب، ہم جانوروں کے پاس جائیں تو جانور ڈر کے بھاگ جائے نبی جانور کے پاس جائے تو جانور ادب سے سلام کرنے لگیں،

جانور بھی حضورؐ سے مدد مانگتے ہیں

جناب صدیق اکبر خلیفۂ اول خلیفۃ بلافصل جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جارہا ہوں، جنگل بیابان سے گزر ہوا اتنی دیر میں آواز آئی اَغِثْنِیْ یَارَسُوْلَ اللہ ، اللہ کے رسول میری مدد

فرمائیے جانور بھی جانتے ہیں نبی مدد کر سکتا ہے ہم کہتے ہیں ایسی تقریریں کرو، جن
تقریروں میں رسول کی عظمت کا اعلان ہو، اگر ملک پاکستان کی عظمت و سالمیت چاہتے
ہو اس ملک میں اسلامی نظام کے لئے تم مخلص ہو تو تمہیں وہ تقریریں کرنی چاہئیں
جن سے کافر بھی نبی کے در کے غلام بن جائیں۔ ایسے واعظ نہ کرو کہ اچھے بھلے مسلمانوں
کو کافر بناؤ جانور بھی جانتے ہیں کہ نبی میری مدد کر سکتا ہے اغثنی یا رسول اللہ
یا رسول اللہ میری مدد کیجئے میرے پیارے نبی نے دائیں بائیں دیکھا دیکھا کہ ایک
ہرنی جال میں پھنسی ہوئی ہے میرے پیارے نبی نے فرمایا ابوبکرؓ آؤ اس کی مدد
کریں میرے نبیؐ نے جال اٹھایا ہرنی کو آزاد کر دیا اتنی دیر میں شکاری آگیا کہنے لگا
اے محمدؐ بن عبداللہ! تم نے مجھ پر بڑا ظلم کیا میں نے دو دن لگائے اس کو شکار کیا تو
نے آج اس کو آزاد کر دیا، میرے پیارے نبی فرماتے ہیں یہ اپنے بچوں کو دودھ
پلا کے واپس آئے گی کبھی جانور بھی واپس آیا۔ یہودی کہنے لگا کیسی بات کرتے ہو میں
نے سنا ہے تم جادو گر ہو، میرے نبی نے فرمایا خاموشی سے انتظار کر تیرے ساتھ
وعدہ نہیں کیا مجھ نبی کے ساتھ وعدہ کیا ہے اتنی دیر گزری وہ اپنے بچوں کو ساتھ
لے کر آئی اس نے اپنا سر نبی کے نبوت والے قدموں پہ رکھ دیا۔

درخت چل کر آگیا

یہودی حیران ہو کے کہتا ہے مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ میں خواب دیکھ رہا ہوں
میرے نبیؐ نے فرمایا میں اللہ کا نبی ہوں جانور بھی جانتے ہیں میں اللہ کا رسول ہوں
اسی وقت یہودی نے کہا یہ سامنے ایک درخت ٹھہرا ہے اگر یہ چل کے آجائے
تو میں کلمہ پڑھ لوں گا میرے پیارے نبی نے فرمایا جاؤ درخت کو کہہ دے کہ محمد عربی
تجھے بلا رہا ہے درخت رینگتا ہوا آیا نبیؐ کے قدموں پہ گر پڑا درخت کا آنا تھا۔

…ری کا قدموں میں گرنا تھا میرے پیارے نبیؐ پر درختوں نے سلام پڑھا، جانور
…ب کے آگئے۔

اعلانِ نبوّت اور کُفّار کا اِنکار

آؤ تاریخِ مکّہ پڑھو مسلمانو! میرے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چالیس
…ال کے بعد نبوّت کا اعلان کیا۔ تیرہ سال میرے نبی کریم نے مکّہ مکرّمہ میں گزارے
…س سال میرے نبیؐ نے مدینہ منوّرہ میں گزارے۔

یہاں آکر جب میرے نبی کریم نے تبلیغ کا آغاز کیا۔
عُتبہ کہنے لگا میں نہیں مانتا۔
اَبُوجہل کہنے لگا۔ میں نہیں مانتا
ولید کہنے لگا میں نہیں مانتا
میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا یا اللہ! یہاں
…کوئی مانتا ہی نہیں،

فرمایا، نہیں مانتے! نہ مانیں
عُتبہ نہیں مانتا نہ مانے
ولید نہیں مانتا نہ مانے
مُغیرہ نہیں مانتا نہ مانے
اَبُوجہل نہیں مانتا نہ مانے
اَبُولہب نہیں مانتا نہ مانے
مکّے کا چوہدری نہیں مانتا نہ مانے
قبیلے کا سردار نہیں مانتا، نہ مانے

پیارے تو مجھے مان میں تجھے مانوں
تو مجھے خدا کہے میں تجھے نبی کہوں
تو مجھے رب کہے میں تجھے رسول کہوں
تو مجھے تقدیر کہے میں تجھے بشیر کہوں۔
تو مجھے خبیر کہے میں تجھے سراجاً منیر کہوں
تو مجھے لا الٰہ الا اللہ کہہ دے میں تجھے محمد رسول اللہ کہہ دوں۔

حضورؐ سے ابوجہل کا مکالمہ

میرے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب نبوت کا اعلان کیا تو ابوجہل آکے کہنے لگا۔ اے محمد! (سارے کہو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) روز کہتا ہے خدا ایک ہے آج بات طے کرلے یا خدا دکھا یا خدا دکھا،

میرے نبیؐ پاک نے فرمایا، میرے خدا کو تو موسیٰ پیغمبر نہیں دیکھ سکا تو کیسے دیکھے گا؟

ساربّ اَرِنی۔ مولا حجاب اٹھا، نقاب اٹھا، پردے ہٹا، ذرا شکل تو دکھا،

رب نے کہا۔ لن ترانی، تو نہیں دیکھ سکتا۔

یا اللہ میں نہیں دیکھ سکتا یا تو نہیں دکھا سکتا؟

فرمایا! میں تو علیٰ کلّ شیءٍ قدیر ہوں میں تو دکھا سکتا ہوں تو نہیں دیکھ سکتا۔

یا اللہ تجھے کوئی دیکھ بھی سکتا ہے یا نہیں؟

فرمایا! ہاں موسیٰ، نہ تیری آنکھ دیکھے نہ چشم انبیاء دیکھے
مجھے دیکھے تو اے موسیٰ نگاہِ مصطفےٰ دیکھے

یا اللہ! وہ مصطفےٰ کون ہے؟

فرمایا وہ میرا حبیب ہے۔

حبیب اور کلیم میں فرق ہے

عرض کی یا اللہ میں کون ہوں؟
فرمایا! تو میرا کلیم ہے
عرض کیا۔ ما فرق بین الکلیم والحبیب، کہ حبیب اور کلیم کے درمیان فرق کیا ہے؟
فرمایا۔ کلیم تو ہے کوہِ طور پہ آتا ہے۔ میں کہتا ہوں پاؤں سے نعلین اتار کے آ، آواز دیتا ہے سر جھکاتا ہے، عاجزی کرتا ہے مرضی آئے بولوں مرضی آئے نہ بولوں، تو کلیم ہے اگر کوہِ طور پہ آوازیں دیتا ہے، میری مرضی میں بولوں نہ بولوں، وہ ایسا میرا حبیب ہوگا،
اُمّ ہانی کے گھر سویا ہوا ہوگا۔
ستّر ہزار فرشتوں کو بھیجا ہوا ہوگا۔
آسمانوں پہ نورانی چادریں بچھائی ہوں گی،
ایک ہزار انبیاء قطار اندر قطار مسجدِ اقصٰی میں انتظار کر رہے ہوں گے مرضی ہو تو آئے نہ مرضی ہو تو نہ آئے۔
حضور نے فرمایا! میرے خدا کو جب موسیٰ پیغمبر نہ دیکھ سکا تو کیسے دیکھ سکے گا؟
کہنے لگا پھر تو بات نہ بنی یا خدا کو دیکھ یا دکھا۔
میرے پیارے نبی نے فرمایا! چلو ہم تیرے خدا دیکھ لیتے ہیں،
ابوجہل کہنے لگا! کب آؤ گے میرے بت خانے میں؟
آپ نے فرمایا! کل ظہر کے وقت ہم تیرے بت خانے میں آئیں گے۔

ابو جہل نے کہا! ایسے نہیں پہلے مجھے اعلان کروانے دو۔
مکّے کی گلیوں میں اعلان ہونے لگے کہ وہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو بتوں کے خلاف
صدائے احتجاج بلند کرتے رہے ہیں آج خود بت خانے میں آرہے ہیں، میرے نبیؐ نے
جب منادی سنی تو سر جھکاکر کہا یا اللہ یہ تو منادیاں بھی کروا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
جبرئیل جاؤ میرے نبی سے کہہ دو، منادی یہ نہیں کروا رہا میں خود خدا کروا رہا ہوں
یا اللہ منادی بھی خود کروا رہا ہے؟

محمدؐ کے آنے سے بت خانہ نہیں رہتا

فرمایا! پیارے جب منادی ہوگی، اعلان ہوگا، دنیا ورطۂ حیرت میں پڑ جائے گی
سارے حیران ہوں گے جو بتوں کے خلاف بولتا تھا۔ آج بت کدے میں جا رہا ہے
جب اعلان ہوگا تو مکّے کے سارے چوہدری آجائیں گے، قبیلے کے سردار آجائیں گے
صفا مروہ کے درمیان دوڑنے والے آجائیں گے۔
کعبے کے طواف کرنے والے آجائیں گے۔
چھوٹے بھی آئیں گے بڑے بھی آئیں گے۔
ادنیٰ بھی آئیں گے اعلیٰ بھی آئیں گے۔
مکّے کے امراء بھی آئیں گے ملک شام کے سفراء بھی آئیں گے
سب کو دکھادوں گا۔

شمع یہ جلئے پروانہ تو پروانہ نہیں رہتا
محمد بت کدے میں ہو تو بت خانہ نہیں رہتا

سب نے دیکھا سب دیکھ رہے ہیں کہ کافروں کا سردار بھی آرہا ہے اور نبیوں
کا سردار بھی آرہا ہے۔

بُت حضور کو سلام کہنے لگے

جب ابوجہل آیا تو بتوں کے قدموں میں گر پڑا اور جب ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو بُت آپ کے قدموں میں گر پڑے اور آپ پر سلام پڑھا جب ابوجہل نے دیکھا کہ میرے خدا ہی اس کو ماننے لگ گئے تو اس نے یمن کے بادشاہ کو ایک خط لکھا کہ اے حبیب ابن مالک! آؤ اور ہمارا فیصلہ کر جاؤ.
عبداللہ کا بیٹا ہے بھتیجہ میرا ہے. ہمارے سامنے پیدا ہوا. آج نبوت کا دعویٰ کر رہا ہے اور کہتا ہے میں اللہ کا نبی ہوں.

اَبُوالحِکَم نہیں اَبُوجہل لعہ

یمن کا بادشاہ! یمن سے چلا جب مکّے کی سرزمین پہ آیا. آج تک اسلام کی تاریخ کا ایک ایک لفظ پکار کے کہتا ہے کہ اے لوگو جب یمن کا بادشاہ مکّے کی سر زمین پہ آیا اس وقت چاند کی تیرہ تاریخ تھی چودھویں کی رات آنے والی تھی.
یمن کے بادشاہ نے کہا! ابوالحکم، تم نے مجھے کیوں بلایا؟
ابوالحکم کی اصل کُنّیت ہے ابوجہل! اصل نام ہے عمرو ابن ھشام
حضور نے فرمایا! جس نے میری نبوّت کو نہیں مانا. چاہے سردار ہی کیوں نہ ہو وہ ابوالحکم نہیں اُبوجہل ہے.
آج تک ابوجہل ہو رہا ہے، اُس نے کہا! ابوالحکم! مجھے کیوں بلایا ہے.
کہنے لگا بھتیجا میرا ہے اور کہتا ہے میں اللہ کا نبی ہوں، فیصلہ کر.
اس نے کہا اچھا تیری سن لی ہے اب اس کی بھی سن لوں.
عُتبہ سامنے ٹھہرا تھا اس نے ابوجہل کو اشارہ کیا اِسے اُدھر نہ جانے دینا، اگر یہ چلا

گیا اور اس نے مسلمانوں کے نبی کا چہرہ دیکھ لیا یہ بھی مسلمان ہو جائے گا۔ اگرچہ کافر تھے مگر جانتے تھے جو رسول کا چہرہ دیکھ لے وہ اس کا بن جاتا ہے۔

اُس نے کہا! آپ مہربانی فرمائیں آپ ہمارے معزز مہمان ہیں (حضور) ہمیں اس کی ضرورت ہے۔ یمن کا بادشاہ کہنے لگا اس کو ہماری ضرورت نہیں،

کتنا بڑا تاریخ کا فقرہ ہے ذرا غور کرنا خدا کیا کہلوا رہا ہے۔

(اس کو ہماری ضرورت نہیں ہمیں اُن کی ضرورت ہے)

یہ کہا اور چل پڑا۔ یمن کا بادشاہ چلا تو تین ہزار کا لشکر بھی ساتھ چلا۔

مکّے کے امراء بھی ساتھ سفیر بھی ساتھ چوہدری بھی ساتھ، نمبردار بھی ساتھ، قبیلے کے سردار بھی ساتھ، اپنے بھی ساتھ، بیگانے بھی ساتھ، چھوٹے بھی ساتھ بڑے بھی ساتھ، آکے دروازے پر دستک دی۔

اندر سے میرے نبیؐ نے فرمایا! دروازے پہ کون ہے۔؟

کہنے لگا۔ انا ملک الیمن میں یمن کا بادشاہ ہوں،

اتنی دیر میں دروازۂ نبوّت کھلا، چہرۂ رسالت نکلا۔

میرے نبی نے فرمایا! تو یمن کا بادشاہ ہے میں مملکتِ ختمِ نبوّت کا بادشاہ ہوں کیسے آئے ہو؟

کہنے لگا میرا نام حبیب ہے میرے باپ کا نام مالک ہے، مالک کا بیٹا حبیب ہوں۔ سنا ہے آپ نے نبوّت کا اعلان کیا ہے۔

چاند حضور کا اشارہ چاہتا ہے

جو نبی ہوتا ہے وہ معجزہ دکھاتا ہے اگر آپ نبی ہیں تو آپ سے دو سوال کرنے ہیں دو سوالوں کے جواب دیجئے میرا پہلا سوال یہ ہے کہ آج رات چودھویں

کی آرہی ہے، چاند

ماہتاب اپنی پوری آب وتاب پہ ہوگا

چاند اپنے پورے جوبن پہ ہوگا

اگر آپ نبی ہیں تو اشارہ کر کے دو ٹکڑے کر دو۔

میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکرا کے فرمایا! اچھا مغرب ہونے دو۔

سورج کو غروب ہونے دو، چاند کو نکلنے دو،

آپ نے فرمایا! دوسرا سوال

کہنے لگا! حضرت پہلے میرا پہلا سوال پورا کیجیے دوسرا پھر بتاؤں گا

مکّے میں ایک طوفانِ بدتمیزی اٹھا، کفار نے شور برپا کر دیا کہ مسلمانوں کے نبی پر بڑا نازک وقت آگیا ہے۔ معاذاللہ مسلمانوں کے نبی کا جادو آسمان پر کیسے جائے گا؟

مگر جب افق پھٹا، اور چاند نکلا تو ایسے جوبن پر نکلا کہ آج تک ایسا نہ نکل سکا چاند کو بھی ناز ہے کہ آج محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اشارہ بھی میری طرف ہوگا

آخر میرے آقا نے صحابہ کو نماز پڑھائی، جبلِ ابوقبیس پہ چڑھے

صدیقِ اکبر ساتھ

حضرت عمر ساتھ

عثمانِ غنی ساتھ

مولا علی ساتھ

عبدالرحمٰن بن عوف ساتھ

حضرت بلال ساتھ

جب آپ جبلِ ابو قبیس پہ چڑھے تو مکے کے کفار عورتوں نے مذاق اڑائے، کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آسمان کا چاند اس کی بات مانے،

میرے پیارے نبی مسکرائے اور آستینِ نبوت میں سے رسالت کی انگل نکالی اور فرمایا: اُنظر الی السّماء یا حبیب

حبیب اپنی نظریں آسمان کی طرف کرو۔

آج تک اسلام کی تاریخ کا ایک ایک ورق گواہی دیتا ہے

جبلِ ابو قبیس کی ریت کا ایک ایک ذرّہ گواہی دیتا ہے

کہ رسول اللہ نے ایک انگل کا اشارہ کیا۔ اشارہ کرنے کی دیر تھی یا پھر چاند کے دو ٹکڑے ہونے کی دیر تھی۔

انگلی گئی یا چاند آیا؟

یہ نبی کا معجزہ ہے ربانی کراچی سے لے کر پشاور تک تقریریں کرتا پھرتا ہے آپ نے بڑے بڑے علماء کے واعظ سنے ہوں گے، ربانی تمام مکاتب فکر کے علماء سے پوچھتا ہے بتاؤ جب نبی کائنات نے انگلی کا اشارہ کیا۔ تو کیا انگلی گئی تھی چاند پہ یا چاند آیا تھا انگلی پہ؟

میں نے لاہور میں اعلان کیا بتاؤ علمائے ملت مفتیانِ ذی شعار، بتاؤ انگل گئی تھی چاند پہ یا چاند آیا تھا انگل پہ۔

آج دنیا کہتی ہے چاند انگل پہ آیا، ربانی کہتا ہے نہ انگل گئی چاند پہ نہ چاند آیا انگل پہ تم انگل کی بات کرتے ہو، جب نبی نے اشارہ کیا چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ آدھا وادی کی پرلی طرف گرا اور آدھا محمد عربی کے قدموں میں آ گیا۔

یمن کا بادشاہ قدموں میں

جب چاند قدموں پہ گرا تو یمن کا بادشاہ بھی گھوڑے سے اُتر کر قدموں پہ گرا،
میرے نبی نے فرمایا۔ ابھی تو تُو نے دوسرا سوال بھی کرنا ہے؟
ہاتھ باندھ کے کہنے لگا حضرت شرم والوں کو ایک ہی کافی ہے
فرمایا! اچھا جو تو نے دوسرا سوال کرنا تھا وہ میں بتا دوں؟
مجسمۂ حیرانی بن کے کہتا ہے آپ کو کس نے بتایا؟
فرمایا! جس نے مجھے نبی بنایا
کہنے لگا وہ سوال تو ابھی میرے سینے میں ہے

دوسرے سوال کا جواب

میں نے نہ کسی وزیر کو بتایا نہ مشیر کو بتایا۔ اچھا تو ذرا بتا دیجئے میرے دل میں ایمان پکا ہو جائے گا۔

میرے نبی فرماتے ہیں تیری ایک لڑکی ہے آنکھوں سے اندھی ہے کانوں سے بہری ہے لُولی ہے لنگڑی ہے تم نے قیصر و کسریٰ کے طبیبوں کا علاج کروایا مگر انہوں نے اسے لا علاج کر دیا۔

تیرا دوسرا سوال یہ تھا کہ اگر تو برحق نبی ہے تو اللہ سے شفا دلا دے

جاؤ حبیب ابنِ مالک، میں نبی بیٹھا مکّے میں ہوں میں نے اپنے اللہ سے یمن میں تیری بیٹی کو شفا عطا کر دی ہے

یمن کے بادشاہ نے تین ہزار اشرفیاں میرے آقا کو دیں۔
کلمہ بھی پڑھا دو۔

جہنم سے بچا دو

جنت کا دروازہ دکھا دو، اور اپنا بنا لو۔

بدر اور اُحد سونے کے ہو جائیں

میرے نبی نے کلمہ پڑھایا تو اس نے تین ہزار اشرفیاں سونے کی دیں، میرے نبی نے اپنے پاؤں سے ٹھوکر لگا کے فرمایا اے حبیب اگر میں چاہتا تو بدر اور اُحد کے پہاڑ سونا بن جاتے مگر میں دنیا میں سونے اور دولت مانگنے نہیں آیا ہوں، اُمت کی بخشش مانگنے آیا ہوں۔

ابوسفیان کی پریشانی

آؤ میری ملت کے جوانو! غور کیجئے یہ میرے نبی کا معجزہ ہے

بھئی جو نبی مکّے میں بیٹھ کر یمن میں صحت پہنچا سکتا ہے

وہ نبی مدینے میں رہ کر رسالت کی نظر فرما سکتا ہے

یمن کے بادشاہ نے ایک نگاہ غلط سے دیکھا اور کہا اے مکّے کے امیرو، میرا بھی رسول ہے، خبردار اس کو ہاتھ نہ لگانا۔

ابوسفیان کہنے لگا اور بُلائے، یہ تو فیصلہ کرنے آیا تھا۔

فیصلہ کروا آیا ہوں

حبیب یمن واپس گیا تو دروازے پہ دستک دی آدھی رات کے وقت کلمہ طیبّہ کی آواز آ رہی ہے۔ وہی بیٹی جو گونگی اور اندھی تھی وہ کہنے لگی امّی یہ کون ہے؟ اُس نے کہا! تیرا ابا ہے۔

کہاں گیا تھا؟
کئے گیا تھا
کیوں گیا تھا؟
کوئی فیصلہ کرنے گیا تھا
جب حبیب ابنِ مالک نے بات سُنی کر کیا وہ فیصلہ کر کے آگیا ہے
فرمایا! فیصلہ کر کے نہیں آیا فیصلہ کروا کے آیا ہوں
فیصلہ کرا کے آیا ہوں۔ جب کہا فیصلہ کرا کے آیا ہوں، مگر اتنا تو بتا کر یہ تو اندھی تھی لولی اور لنگڑی تھی اس کو آرام کیسے آیا؟

نوری ہاتھ کی آمد

اِس کو صحت کیسے ملی۔ شفاء کیسے آئی؟
تو جواب ملا کیا پوچھتے ہو صاحب! گرمی بڑی سخت تھی، چھت پہ چڑھے دنیا دیکھ رہی تھی چاند جوبن پہ تھا، ہم نے دیکھا کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا، ایک نوری ہاتھ نکلا تو آنکھ پہ لگا تو آنکھوں میں نور آگیا۔
کانوں پہ لگا تو قوتِ سماعت سننے لگی
ہم نے پوچھا یہ کون ہے؟ بس یہی دھیمی سی آواز آئی تھی۔ یہ آمنہ کا لال ہے جس کا جلوہ جنوب و شمال میں ہے
یہ نبی کا معجزہ ہے۔

علی کے لئے سورج کی واپسی

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ سے واپس آئے میرے نبی نے نماز

ادا کر لی مگر حضرت علی المرتضیٰ نے نماز نہیں پڑھی

میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ علی قریب آؤ۔ جی چاہتا ہے ذرا سوؤں

عرض کی میرا زانو حاضر ہے

تاریخ بتاتی ہے۔ زانو تھا علی کا سر تھا نبی کا۔ اب حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سورج کو دیکھ رہے ہیں کہ سورج تو جا رہا ہے۔ میں نے نماز تو پڑھی نہیں۔ مگر حضرت علی کے سامنے دو مسئلے تھے۔ ایک اللہ کی نماز ہے دوسرا رسول کی اطاعت ہے۔

آخر علی علم کا دروازہ ہے۔ سوچا کہ قرآن ہے

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ

جس نے رسول کی اطاعت کی سمجھو اللہ کی اطاعت کی۔

اُدب سے بیٹھے ہوئے ہیں آخر آنکھوں سے آنسوؤں کا ایک قطرہ گرا چہرۂ نبوت پہ آیا۔ رسالت کی آنکھ کھلی۔

حضور نے پوچھا! علی رو رہے ہو

عرض کی! آقا نماز نہیں پڑھی سورج غروب ہونے کو ہے

قضا نہیں ادا پڑھیں

میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھے۔ فرمایا علی نماز قضا پڑھنی ہے یا ادا۔

حضرت علی نے عرض کی۔ اُمتی آپ کا ہوں نماز پڑھوں قضا؟

میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے۔ فرمایا

اَللّٰهُمَّ يَا مَالِكَ الْمُلْكِ هٰذَا عَلِيٌّ وَاَنَا مُحَمَّدٌ

اے بادشاہوں کے بادشاہ یہ علی ہے میں نبی ہوں یہ اُمتی ہے میں پیغمبر

ہوں۔ اس نے اپنا فرض ادا کر دیا میری شان یہ ہے کہ یہ نماز قضا نہ پڑھے۔
اللہ رب العزت نے فرمایا! جبریل،
جبریل نے عرض کی! جی ربِ جلیل
فرمایا! جلدی جا اور میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کہہ دے ہم نے تجھے معجزہ بنا کر بھیجا ہے کیوں دیر کر رہے ہو تم ہاتھ اٹھانا تمہارا کام سورج پلٹنا ہمارا کام،
میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انگلی کا اشارہ کیا۔ سورج پلٹ گیا۔
میں نے حدیثوں میں پڑھا ہے ہم سمجھتے ہیں۔ کہ سورج غروب ہو گیا۔
حضور فرماتے ہیں سورج غروب نہیں ہوتا۔ بلکہ اللہ کے تخت کے سامنے سجدہ کرتا ہے میں نے جب حدیث پڑھی تو سوچنے لگا کہ اُدھر سورج سجدہ کر رہا ہو گا اور ادھر حضرت علی کی نماز قضا ہو رہی ہو گی۔
تو اللہ نے فرمایا ہو گا۔ سورج تیرا سجدہ قضا ہوتا ہے تو ہو جائے علی کا سجدہ قضا نہ ہونے پائے۔
علی کی نماز ادا ہوئی۔ یہ رسول اللہ کا معجزہ بھی ہے علی کی کرامت بھی ہے

علی علی ہے علی ولی ہے

ہمارا عقیدہ ہے علی علی ہے۔
ہمارا عقیدہ ہے العلیؑ اِمَامُ المُتَّقِین، علی متقین کا امام ہے۔
علی بھنگ پینے والوں کا امام نہیں۔
علی چرس پینے والوں کا امام نہیں۔
علی مسجدوں کو برباد کرنے والوں کا امام نہیں۔
علی مسجد کو آگ لگانے والوں کا امام نہیں۔

علی قرآن مجید کی بے حرمتی کرنے والوں کا امام نہیں۔
علی تو نماز پڑھنے والوں اور قرآن کی تلاوت کرنے والوں کا امام ہے
جو مسجدوں کی توہین کرنے والے ہیں
جو لوگ قرآن کی بے حرمتی کے مرتکب ہو رہے ہیں
قیامت کے دن نہ نبی شفاعت کرے گا نہ علی اپنے دروازے پر آنے دے گا
علی کے وہی ہیں جو رسول ﷺ کے ہیں، رسول کا معجزہ مانو۔
اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے، قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
تحقیق تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلیل آگئی

نورِ مُبین آیا

وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا،
فرمایا ہم نے تمہاری طرف کھلا ہوا نور بھیج دیا، کھلی روشنائی بھیج دی، جتنے نبی آئے معجزے لے کر آئے ہمارے نبی معجزہ بن کر آئے۔
میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں تک فرمایا کہ اے لوگو! میں بھی معجزہ صدیق کو مصلّے پہ ٹھہرایا ہے اپنی طرف سے نہیں ٹھہرایا اللہ کا حکم یہی ہے یہ بھی نبی کا معجزہ ہے۔
خلیفۂ اول ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بننا یہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ ہے۔
حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ثانی ہیں
حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ثالث ہیں
حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ چہارم ہیں

کتنے پیارے لوگ ہو، آج میں نے تقریر کی ہے معجزہ کے عنوان پر "معجزہ" جو عقل انسانی میں نہ آئے، جو عقل میں آجائے وہ معجزہ نہیں، ابھی میں پچھلے دنوں کوٹ منڈو تقریر کے لئے گیا۔ تو انہوں نے مجھے اشارہ کیا کہ ربانی صاحب، وہ جو آپ کو پہاڑ نظر آرہا ہے اس کی بلندی پہ آپ نے وعظ کرنا ہے۔

میں نے کہا! صاحب ہم سے تو نہیں چلا جاتا ہم تو گھوڑے پہ بیٹھ کے جائیں گے تو وہ بڑے ہنسے! ربانی صاحب جب تک سطح زمین پر چلتے رہے تو گھوڑے پر بیٹھے رہے اب پہاڑ پر چڑھنا ہے جو رسیاں لٹک رہی ہیں اب تو گھوڑے سے اتر کر کمند تھام کے اوپر چڑھو۔

میں نے کہا! نہیں صاحب، میں تو گھوڑے پر بیٹھا رہوں گا۔ تو ایک صاحب کہنے لگے ربانی صاحب! اگر آپ گھوڑے سے نہ اترے تو پھر چوٹی نہیں ہوگی چوٹیں ہوں گی اگر سطح زمین پر تم نے سفر کرنا ہے تو گھوڑے پر بیٹھو اور اگر پہاڑ کی بلندی پر چڑھنا ہے تو گھوڑے سے اتر کر کمند تھامنا پڑے گی۔

اگر تم نے دنیا کے معاملات پر غور کرنا ہے تو عقل کے گھوڑے پر سوار ہو جاؤ۔ اگر رسول اللہ کے معجزے کو دیکھنا ہے تو عقل کے گھوڑے سے اتر کر عشق کی کمند تھام لو۔ ایمان کی کمند تھام لو، کمندِ ایمانی، کمندِ یقینی،

رسولِ کائنات کی محبت کا سہارا لو

دنیا میں نجات ہوگی آخرت میں بیڑا پار ہوگا۔

وما علینا الا البلاغ

میلادُ النبیؐ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ؕ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ؕ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

میں تقریباً ایک ماہ بعد وطن عزیز میں واپس پہنچا ہوں میں نے ایک ماہ تک متحدہ عرب امارات میں بیس محافل سے خطاب کیا۔

اس دنیا میں جتنے بھی پیغمبر بھی تشریف لائے، ان کا مقصد اللہ تعالیٰ کی توحید کا پیغام عام کرنا تھا۔ ان سب کا مقصد اللہ تعالیٰ کی الوہیت کا بیان عام تھا۔

ان سب کے آنے کا مقصدِ وحید خداوند تعالیٰ کی ربوبیت کا اعلان کرنا تھا۔

ہم جب میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جلسہ کرتے ہیں تو ہم بھی یہ بات واضح کر دینا چاہتے ہیں

کہ میلاد النبیؐ کا پیغام اصل میں اللہ کی توحید کا پیغامِ عام ہے۔

اللہ تعالیٰ کی توحید

میلاد النبیؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معنیٰ ہے رسول کائنات کی ولادت۔
ہم جب میلاد النبیؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لیتے ہیں تو ہم یہ اعلان عام کر دینا چاہتے ہیں:
وہ خدا ہے جو ولادت سے پاک ہے اور یہ نبی ہے جس کی ولادت ہوئی۔
وُہ خدا ہے یہ نبی ہے۔
وہ ربِّ کائنات ہے وہ رب جبار ہے۔
وہ کائنات پہ مطلق ہے۔
کائنات عالم کا وہ خلاقِ یکتا ہے۔
ساری کائنات اسی کی محتاج ہے۔
سارے ولی اس کے محتاج ہیں۔
سارے انبیاء اس کے محتاج ہیں۔
مدینے والا نبی بھی اس اللہ کا محتاج ہے مگر وہ رب اکبر خود کہتا ہے:

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ

اے میرے پیارے ساری دنیا کہتی ہے کہ رب تُو راضی ہو جا اور میں رب ہو کے کہتا ہوں کہ اے مدینے والے میں تجھے اتنا دوں گا کہ تو راضی ہو جائے
نعرہ تکبیر۔ اللہ اکبر، نعرہ رسالت یا رسُول اللہ
عظیم الشان جلسۂ عام ہے، تقریر کرنے والا بھی جوان ہے تقریر سننے والے بھی جوان۔ جلسہ کرنے والے بھی جوان۔ اور ماشاء اللہ

سٹیج پر بیٹھنے والے بھی تقریباً سبھی جوان، تو پھر نعرہ اتنا بلند ہونا چاہیئے کہ فضاؤں کو چیرتا ہوا سبز گنبد سے لگے تو عرش کے فرشتے بھی کہیں کہ حضور جوان آپ کو یاد کر رہے ہیں۔

نعرہ تکبیر اللہ اکبر، نعرہ رسالت یا رسول اللہ، نعرہ حیدری یا علی

ہم یہ بات برملا کہہ دینا چاہتے ہیں کہ رسول اللہ کا ذکر ہم سب کے لئے ہر دکھ کی دوا ہے۔ ذرا کہہ دو سبحان اللہ جو مانگتا ہو وہ بلند آواز سے تاکہ فرشتے نوٹ کر سکیں۔ ذرا مل کے کہہ دو سبحان اللہ!

ہمارے نبی کا نام ہر درد کی دوا ہے۔

ہمارے نبی کا نام ہر مرض کی شفا ہے۔

ہمارے نبی کا نام رحمت دوسرا ہے۔

اس نام مقدس کی تعریفیں کرنے والا خود خدا ہے۔

آیئے! ذرا تاریخ اسلام کا مطالعہ کریں۔ میرے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مکے سے لے کر مدینہ منورہ تک حضرت آمنہؓ کے حجرے سے لے کر مدینہ کی مسجد تک میرے نبی کی ساری زندگی آپ کو افضل و اعلیٰ نظر آئے گی۔

حضور بچپن میں ہیں تو بے مثل و بے مثال ہیں۔

حضور جوانی میں ہیں تو بے مثل و بے مثال ہیں۔

ہم میلاد النبیؐ کا جلسہ کر کے اپنی آئندہ آنیوالی نوجوان نسل کے اذہان کو بدلنا چاہتے ہیں۔

ہم میلاد النبیؐ کا جلسہ کر کے ایک فکر پیدا کرنا چاہتے ہیں اور وہ فکر یہی ہے کہ اے نوجوانان اسلام ذرا سوچو! حضور کی نبوت کو غارِ حرا کی تنہائیوں میں تلاش کرو۔

حضور کی نبوت کو تلاش کرنا ہے تو حضرت آمنہ کے حجرے میں تلاش کرو۔

جب رسول کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ہوئی، میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پردۂ تاریکی کو چاک کیا۔

حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ میرے حجرے میں ایک بزرگ ہیں۔

میں نے کہا! "باباجی آپ یہاں کیسے؟"

فرمایا۔ "آمنہ نہ گھبرا میں اولادِ نسلِ انسانی کا بابا آدم ہوں، تجھے مبارک دینے آیا ہوں"۔

تیری گود میں کوئی عام بشر نہیں آرہا۔
تیری گود میں مالک کون ومکاں آرہا ہے۔
بلکہ یوں سمجھ کر سارا جہاں آرہا ہے۔ (سبحان اللہ)

حضور سرورِ کائنات نے جو پردۂ تاریکی کو چاک کیا، آج تک علمائے کرام عرب وعجم اس بات پر متفق ہیں کہ میرے نبی نے آتے ہی سجدہ کیا اور فرمایا:

رَبِّ هَبْ لِی اُمَّتِی

"یا اللہ میری گنہگار امت کو بخش دے"۔

یہ لفظ "اُمتی" بتا رہا ہے کہ سجدہ کرنے والا اللہ کا نبی ہے۔
سجدہ کرنے والا اللہ کا رسول ہے۔

اور خود حضرت آمنہ فرماتی ہیں، میں نے اپنے بیٹے کے نور کی چمک میں مکے میں بیٹھ کر کسریٰ کے محل دیکھے۔

اور حضرت حلیمہؓ جن کی مبارک قبر آج بھی جنت البقیع میں ہے۔

جن کی قبر پہ آج تک سبزہ پلا ہوا ہے۔

حضرت حلیمہ خود فرمایا کرتی تھیں:

" جب میں محمدؐ عربی کو لینے گئی تھی تو اس وقت میری اونٹنی چل بھی نہیں سکتی تھی لیکن جب آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو میں نے اپنی اونٹنی پر سوار کیا تو اس کے اعصاب میں چستی آئی، دماغ میں جولانی آئی اور اس کی رفتار میں روانی آئی اور جب میں رسول کائنات کو لے کر چلی۔ جب میں آقائے دو عالم کو لے کے چلی تو فرماتی ہیں کہ مجھے مکّے کے دکانداروں نے کہا:

" اے قبیلہ بنو سعد کی دائی رک جا!

ذرا بتا تو سہی، یہ تو نے سواری تبدیل کر لی ہے، یہ کیا معاملہ ہے؟ کسی ذمے دار نے تجھے سواری دی ہے۔

تو جناب حلیمہ فرماتی تھیں۔ میں نے سواری نہیں بدلی سوار بدلا ہے۔

حضور سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت حلیمہ کے گھر جاتے ہیں۔ جناب حضرت حلیمہ خود اپنی زبان سے فرماتی ہیں:

" مجھے آج تک وہ پتھر یاد ہے جنہوں نے رسول اللہ کی ذات پہ درود و سلام پڑھا تھا۔"

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ جب میں آقا کو گھر لے کر گئی۔ عجیب منظر ہے۔ میں نے اپنے شوہر سے کہا، مجھے کھانے کے لئے کچھ چاہیئے دور سے آئی ہوں، بڑی بھوک لگی ہے۔

دوستانِ محترم! میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ حضرت حلیمہ نے جو دعا مانگی اس کو توجہ کے ساتھ سماعت فرمایئے!

حضرت حلیمہ نے فرمایا: اللّٰھُمَّ یا مالکَ الملک۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ فِیْ رِزْقِیْ فِیْ بَیْتِیْ بِحَقِّ ھٰذَا الْوَلَدِ مُحَمَّدٍ

"اے بادشاہوں کے بادشاہ! اے ساری کائنات کے مالک! اے خلاق کون و مکاں میرے گھر اور میرے رزق میں برکت پیدا فرما بحق ھٰذا الولد محمد۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے۔"

جناب حضرت حلیمہ فرماتی ہیں۔ رسول کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ جب میں نے بارگاہِ خداوندی میں پیش کیا تو بکریوں کے وہ تھن جو کہ خشک ہو چکے تھے، یکایک ہم نے دیکھا کہ بکریوں کے تھنوں سے دودھ بہہ رہا تھا۔

میں یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو حضرت حلیمہ نے دعا فرمائی بحق ھٰذا الولد محمد، یا اللہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے میرے گھر میں برکت دے دے۔

وسیلے کا مسئلہ حضرت حلیمہ کے گھر سے شروع ہوا۔ ہم بھی آج یہی بات پھر کہنا چاہتے ہیں کہ

اگر معاشی بدحالی کو دور کرنا چاہتے ہو

اگر غربت کو دور کرنا چاہتے ہو

اگر اپنی معیشت کو توانا بنانا چاہتے ہو۔

اگر اپنی اقتصادی پالیسی کو درست کرنا چاہتے ہو تو تمہیں درود وسلام پڑھنا پڑے گا۔ تمہیں رسول اللہ کا ذکر کرنا پڑے گا۔

اگر اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہو، اپنی معیشت کو خوشحالی میں تبدیل کرنا چاہتے ہو تو لینن اور سٹالن کی تھیوری نہ پڑھو۔ محمد عربی پہ درود پڑھا کرو۔

حمدؐ ہی محمدؐ ہیں

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود اپنی زبان سے فرمایا تھا کہ جب معراج کی رات جب میں گیا تھا۔ تو میں نے حورانِ جنت کی جبیں پہ دیکھا تو ان کے ماتھے پہ میرا نام محمدؐ لکھا ہوا تھا۔ غلامانِ بہشت کو دیکھا تو ان پر بھی میرا نام محمدؐ لکھا ہوا تھا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں میں نے کہا یا اللہ یہ کیا؟

فرمایا۔ پیارے یہی تو تمہیں دکھانا ہے کہ ہر جگہ تیرا نام اور آج سے وعدہ کرتا ہوں

ادیب کے ادب میں تیرا نام۔

خطیب کے خطبے میں تیرا نام

محرر کی تحریر میں تیرا نام

مقرر کی تقریر میں تیرا نام

محدث کی حدیث میں تیرا نام

مفتی کے فتوے میں تیرا نام

قرآن کے سپاروں میں تیرا نام

فقیہہ کے فقہ میں تیرا نام

واعظ کے واعظ میں تیرا نام

مسجد کی دیوار پہ تیرا نام

مسجد کی پکار میں تیرا نام

مسجد کے مینار میں تیرا نام

تیرا نام وردِ زباں رہے

اے پیارے آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ حورانِ جنت کی جبیں پہ تیرا نام
رضوانِ بہشت کی چھاتیوں پہ تیرا نام
حوضِ کوثر کے جام پہ تیرا نام
فضاؤں میں تیرا نام
جبریل کے وحیٔ یوحیٰ کے تار میں تیرا نام
جہاں ہوگا میرا نام وہیں ہوگا تیرا نام

اتحاد کا پیغام دو

دوستانِ محترم! ابھی میں عرب امارات سے واپس آیا ہوں وہاں بھی یہ غلط فہمی پیدا کی گئی کہ میلاد النبیؐ کا ذکر کرنے سے بندہ معاذ اللہ مشرک ہو جاتا ہے۔
میں بڑے ادب سے اپیل کرتا ہوں اس وقت عالمِ اسلام اضطراب کے اندر ہے افغانستان کے مظلوم مسلمانوں کی داستانیں پڑھ لیجئے۔ پاکستان کی سرحدوں پہ روس اپنی غلط نگاہیں ڈالے بیٹھا ہے۔ ایسی تقریریں نہ کرو جن سے مسلمانوں کے

جذبات کھلے جائیں۔ ایسے واعظ نہ کرو جن سے مسلمان ایک دوسرے کے گریبان پھاڑیں ایسا واعظ سناؤ جس کے ایک ایک لفظ میں جمالِ محمد کے جلوے نظر آئیں۔

رسالت کی بات کرو

رسول کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توحید کا پیغام سنایا آج ہر عالمِ دین کا فرض ہے کہ وہ توحید کی بات سنائے۔ توحید کے ساتھ ساتھ جب تک رسالت کی بات نہیں ہوگی اس وقت تک اسلامی نظام مکمل نہیں ہوگا۔

میرے پیارے آقا نے چالیس سال کے بعد اپنی نبوت کا اعلان کیا۔

فرمایا! اللہ ایک ہے تو کفار نے کہا۔ ہمیں اس پر کوئی اختلاف نہیں ہے لیکن جب آقا نے فرمایا۔ میں اللہ کا نبی ہوں۔ میں اللہ کا رسول ہوں۔ تو ابوسفیان نے مخالفت کی ابولہب نے مخالفت کی۔ عتبہ نے مخالفت کی ہاں ہاں اُمیّہ نے مخالفت کی۔ بڑے بڑے قبائل کے سرداران نے مخالفت کی۔ وہاں اختلاف توحید کا نہیں تھا وہاں اختلاف رسالت کا تھا میرے نبی نے کہا تھا کہ مجھے محمد ابن عبداللہ نہ کہو۔ مجھے محمد رسول اللہ کہو میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سرداران قریش کا یہی اختلاف تھا وہ کہتے تھے محمد ابن عبداللہ اور حضور فرماتے تھے تم مانو محمد رسول اللہ!

کفار حضورؐ کی رسالت نہیں مانتے تھے

نبی کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میں اللہ کا رسول ہوں۔ آپ تمام تاریخ کی کتابیں اٹھا کے دیکھئے۔ مکے کے کافر ایک دفعہ اکٹھے ہو کے آئے کہنے لگے اے ابوطالبؑ اپنے بھتیجے کو سمجھا یہ ہر وقت کہتا ہے کہ میں رسول ہوں۔ اور رسول وہ ہوتا ہے جو اللہ کے اذن سے بولتا ہے۔

تو ابوطالب نے فرمایا کہ میرا بھتیجا کہتا ہے کہ میں اللہ کا نبی ہوں۔
کیا تم نے کبھی اس کی زبان سے جھوٹ سنا ہے؟
انہوں نے کہا کہ وہ بات کے پکے اور وعدے کے سچے ہیں
تو ان لوگوں نے کہا کہ ہمیں اس میں کوئی شک نہیں ہم یہی کہتے ہیں کہ وہ رسالت کا اعلان بند کر دیں اور صرف اللہ کی بات کریں اور ہمارے بتوں کو کچھ نہ کہیں۔

کفّار کی کوششیں

ابوطالبؓ نے میرے آقا کو بلا کر کہا کہ میرے بھتیجے میں کمزور ہوں میں ان عرب سرداران کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ پیارے تو ان بتوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند نہ کر تو اپنی رسالت کا اعلان نہ کر۔

میرے آقا نے اپنی زبانِ نبوت سے فرمایا۔ اے میرے چچا جان اگر یہ میرے ایک ہاتھ پہ چاند رکھ دیں اور دوسرے پہ سورج رکھ کر کہیں کہ تو اللہ تعالیٰ کی توحید اور اپنی رسالت سے باز آجا۔ اے میرے چچا جان۔ جب تک میری گردن پہ سر موجود ہے میں کٹ تو جاؤں گا مگر ان کی بات ہرگز نہیں مانوں گا۔

زبان پہ اللہ کا نام ہوگا اور محمد عربی فرماتے ہیں زبان پہ میری رسالت کا نام ہوگا۔
دوستانِ محترم! آج تک سیرت کی تمام کتابیں اس بات پہ متفق ہیں کہ سردارانِ قریش نے کہا تھا۔ کہ اگر آپ کو شادی کرنا ہے تو ہم ایک حسین و جمیل لڑکی سے آپ کی شادی کر دینا چاہتے ہیں۔
اگر آپ کو دولت چاہیئے ہم آپ کے قدموں پہ دولت کے ڈھیر لگا دیں گے۔
اگر آپ کو سرداری چاہیئے
ہم آپ کو قبیلے کا سردار بنا دیں گے

میری رسالت کو مان لو

مگر میرے آقا نے فرمایا، نہ مجھے سرداری چاہیے، نہ مجھے شادی چاہیے، نہ مجھے دولت کے انبار چاہئیں۔ مجھے تو اتنا چاہیے کہ میری رسالت کو مان لو۔ میرا خدا وہ ہے جو وحدہٗ لاشریک ہے میرا خدا وہ ہے جو ساری کائنات کا رزاق ہے تو اس پر ابوجہل نے پیغام بھیجا کہ میرے بھتیجے تو روز کہتا ہے میرا خدا سچا ہے۔ آ آج انصاف کر لیں، آج ایک بات طے کر لیں۔ یا خدا دیکھ یا خدا دکھا۔

نگاہِ مصطفٰے دیکھے

میرے پیارے آقا نے مسکرا کے فرمایا۔ میرے خدا کو تو موسیٰ پیغمبر نہ دیکھ سکے تو کیسے دیکھے گا۔؟

موسیٰ نے کہا! رَبِّ اَرِنِی۔ یا اللہ ذرا حجاب ہٹا، پردے ہٹا ذرا شکل تو دکھا فرمایا! لَنْ تَرَانِی، تو ہرگز نہیں دیکھ سکتا۔

عرض کی! یا اللہ تجھے کون دیکھے گا؟

فرمایا! نہ تیری آنکھ دیکھے اور نہ چشمِ انبیاء دیکھے
مجھے دیکھے تو اے موسیٰ نگاہِ مصطفٰے دیکھے

فرمایا! میرے خدا کو تم نہیں دیکھ سکتے۔ تو وہ کہنے لگا! اچھا پھر تم ہمارے خدا دیکھو، آج ہم معاملہ ختم کر دیتے ہیں۔ یا خدا دیکھو یا خدا دکھاؤ۔ یہ روز کا جھگڑا کیا ہے حضور نے فرمایا! اچھا میں اپنے اللہ سے اجازت لے لوں، نبی وہ ہوتا ہے جو ہر کام اللہ کے حکم سے کرتا ہے۔

میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سجدہ کیا، جبریلؑ امین آئے۔ آپ نے عرض

کی۔ یا اللہ روزانہ تنگ کرتا ہے، ہے میرا رشتہ دار بچا ہے،
کہتا ہے یا خدا دیکھ یا خدا دکھا۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا! اے جبریلؑ امین، میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہہ دو کہ اب اگر وہ آئے تو انکار نہ کرنا۔ اقرار کر لینا۔ کہ چلو ہم تیرے خُدا دیکھتے ہیں
ابُوجہل، عادت کے مُطابق آیا کہنے لگا یا خُدا دیکھ یا خدا دِکھا؟
میرے آقا فرماتے ہیں تم تو ہمارا خُدا نہیں دیکھ سکتے چلو ہم تُمہارے خُدا دیکھتے ہیں۔

وہ بڑا خُوش ہوا اس نے مکّہ میں منادی کروائی وہ میرا بھتیجا۔ وہ اَبوبکر صدیق رضؓ کا آقا۔ وہ مسلمانوں کا نبیؐ، جو بُتوں کے خِلاف صدائے اِحتجاج بلند کرتا تھا۔ آج صنم کدے میں جارہا ہے۔ آج بُت خانے میں جارہا ہے۔

بُت خانہ نہیں رہتا

جب مکّے کی گلیوں میں منادی ہوئی تو حضوؐر نے خُدا کی بارگاہ میں عرض کی لوگ کیا کہیں گے کل تک بتُوں کے خِلاف تھا آج بتکدے میں جارہا ہے۔
اللہ ربّ العالمین نے جبریلؑ امین کو بھیجا، فرمایا! میرے نبیؐ کو سلام کے بعد کہنا کہ منادی اَبوجہل نہیں کروا رہا۔ مَیں خُدا خُود کروا رہا ہوں۔
عرض کی! یا اللہ منادی بھی خُود کروا تا ہے۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے حبیبؐ میرے ہر کام میں حِکمت ہوتی ہے ہر کام مصلحت بھرا ہوتا ہے۔ جب منادی ہوگی اپنے بھی آئیں گے بیگانے بھی آئیں گے۔
چھوٹے بھی آئیں گے بڑے بھی آئیں گے۔
ادنیٰ بھی آئیں گے عالم بھی آئیں گے۔

بڑے بڑے روساء کو دکھادوں گا۔

مکّے کے سردار آئیں گے۔

مکے کے زائرین آئیں گے

صفا مروہ میں دوڑنے والے آئیں گے

خانہ کعبہ کے طواف کرنے والے آئیں گے۔

سب کو دکھادوں گا۔

شمع پہ جائے پروانہ تو پروانہ نہیں رہتا
محمد بت کدے میں جائے تو بتخانہ نہیں رہتا

بُت گر پڑے

آج بھی اسلام کی تاریخ کا ایک ایک ورق گواہ ہے آج بھی اسلام کی تاریخ کے اوراق کا ایک ایک لفظ گواہ ہے کہ اُدھر کافروں کا سردار آیا۔ اِدھر نبیوں کا سردار آیا۔ جب ابوجہل آیا تو وہ بتُوں کے قدموں میں گرا اور جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے۔ حضور کے قدموں پہ بُت گر پڑے۔

رّبانی انصاف کی عدالت میں بُلا کے پوچھتا ہے۔ یہ جو پتھر درود و سلام پڑھ رہے ہیں۔ یہ ایک بشر سمجھ کے پڑھ رہے ہیں یا نبی سمجھ کے؟

میلاد کا چرچا کرو

ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ میلاد النبی کا چرچا کرو میلاد النبی کا ذکر کرو، ہر بات پہ دلائل اچھے نہیں ہوتے، ہر بات پہ دلیل نہیں پوچھنی چاہیے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد کی خوشی میں شریک ہونا چاہیے۔

نماز پڑھنی ضروری ہے۔ اَلصَّلٰوۃُ مِعرَاجُ المُؤمِنِینَ، نماز مومنوں کی معراج
اَلصَّلٰوۃُ قُرَّۃُ عَینِی۔ نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔
نماز عبادت ہے۔ روزہ عبادت ہے۔ حج عبادت ہے، مگر رسول اللہ ﷺ
سے محبت ساری عبادتوں کی جان ہے۔

ہر چیز مسکرا اُٹھی

میرے آقا نے جب ظہور کیا۔ میرے نبی نے جب پردۂ تاریکی کو چاک کیا۔
زمین نے خوشی کی۔
آسمان مُسکرایا۔
زمین نے کہا! میں کیوں نہ مسکراؤں مجھے میرا محمدؐ مل گیا۔
آسمان نے کہا مجھے میرا احمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) مل گیا۔
وَلیوں نے کہا۔ ہمیں ربّ کا نظارہ مل گیا۔
مسجد نے کہا مجھے مینارا مل گیا۔
یتیموں نے کہا۔ ہمیں سہارا مل گیا
بیواؤں نے کہا۔ ہمیں آسرا مل گیا۔
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت ہوئی تو نماز بولی، آج مجھے
تقدّس مل گیا۔
التحیات نے کہا مجھے آج ایھا النبی مل گیا۔
عالموں نے کہا۔ آج ہمیں علم مل گیا۔
محبّوں نے کہا آج ہمیں محبوبؐ مل گیا۔
عاشقوں نے کہا آج ہمیں معشوق مل گیا۔

اندھیروں نے کہا آج ہمیں اُجالا مل گیا۔
بھٹکنے والوں نے کہا آج ہمیں ہدایت کا ستارا مل گیا
خانہ بدوشوں نے کہا۔ آج ہمیں مقام مل گیا۔
ولیوں نے کہا آج ہمیں انعام مل گیا۔
نبیوں نے کہا۔ آج ہمیں امام مل گیا۔
اور آج اس میلاد پاک کے جلسہ عام میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ حضور کی آمد سے

میلاد کے صدقے ہر شے مل گئی

حضور کے آنے سے صدیق اکبر کو صداقت مل گئی
حضور کے آنے سے فاروق اعظم کو عدالت مل گئی
حضور کے آنے سے عثمان غنی کو شرافت مل گئی
حضور کے آنے سے مولا علی کو شجاعت مل گئی
حضور کے آنے سے حسن و حسین کو شہادت مل گئی
حضور کے آنے سے کلمے کو وحدت مل گئی
حضور کے آنے سے بندوں کو عزت مل گئی
حضور کے آنے سے اُمت کو شریعت مل گئی
حضور کے آنے سے ہم گناہگاروں کو شفاعت مل گئی۔

طالب مطلوب کا ذکر کرتا ہے

میں اپنے آقا کا اسی لئے ذکر کرتا ہوں کہ ہر طالب اپنے مطلوب کا ذکر کرتا ہے
ہر محب اپنے محبوب کا ذکر کرتا ہے۔

پروانہ شمع کو یاد کرتا ہے

بلبل پھول کو یاد کرتی ہے

سُنی مصطفٰے کو یاد کرتا ہے

ہمارا سہارا مدینے والا ہے۔ کسی کا سہارا ماؤ۔ لینن اور سٹالن ہوگا۔ ہمارا سہارا مدینے کا تاجدار ہے۔

بچپن میں حضور کا عدل

حضرت حلیمہؓ فرماتی ہیں کہ جب میں رسول کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گھر لے کر گئی اور میں نے سرورِ کائنات کو دودھ پلانا چاہا۔ تو میں نے ایک طرف سے دودھ پلایا۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک طرف سے دودھ پیا اور دوسری طرف سے چہرہ پھیر لیا۔

میرے آقا بعد میں فرمایا کرتے تھے اے میری پیاری امی حلیمہؓ! میں انسانیت کے لئے عدل کا پیغام لے کر آیا تھا۔ انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ ایک طرف سے دودھ میں پیئوں اور دوسری طرف سے میرے رضاعی بھائی پیئیں۔ میرے آقا کا بچپن کا عالم ہے اور عدل کی بات کی جا رہی ہے۔ بچپن کا عالم ہے مگر عدل کا پیغام دیا جا رہا ہے۔ بچپن میں ہیں ایک طرف سے دودھ خود پیتے ہیں دوسری طرف سے رضاعی بھائیوں کے لئے چھوڑ دیتے ہیں۔

انصاف کا بہترین نمونہ

جب مدینہ منورہ میں ریاستِ مسلمہ کا قیام ہوا۔ مدینہ کی مسجد ہے۔ منبرِ ختم نبوت ہے قبیلہ قیس کی عورت فاطمہ نے چوری کی۔ مقدمہ دربارِ ختم نبوت

میں آیا میرے آقا نے فرمایا۔ اس کے ہاتھ کاٹ دو۔ تمام سردار اکٹھے ہو گئے انہوں نے کہا کسی طریقے سے سفارش کروائیں۔ انہوں نے اسامہ ابن زید کو ہاتھ میں لیا۔ اور کہنے لگے کہ جب نبی بڑے خوش ہوں تو نبی سے ہماری سفارش کر دینا۔ کیونکہ تو نبی پاک کو وضو کرواتا ہے

حضرت اسامہ نے بات مان لی، حضور سرور کائنات وضو فرما رہے تھے، بڑے ادب سے عرض کی۔ یا رسول اللہ! اگر اجازت ہو تو عرض کروں؟

حضور نے فرمایا۔ کہو اسامہ ابنِ زید؟

- سنو، سنو! کالج میں پڑھنے والو، یونیورسٹیوں کی سندلے کر آنے والو، عدل کی بات کرنے والو، آقا کا نظامِ عدل بھی دیکھو۔

حضور نے فرمایا! کہو، اسامہ کیا بات ہے۔

اسامہ نے عرض کی! قبیلہ قیس کے سردار کی بیٹی فاطمہ نے چوری کی ہے اگر اس کے ہاتھ کٹ گئے۔ برادری میں اس کی ناک کٹ جائے گی، کچھ رعایت فرمادیجئے

یکایک میرے نبی کا چہرہ سرخ ہو گیا، چہرۂ نبوت اور رسالت پہ خون عود کر آیا حضور نے اسی وقت مصلّے پہ جلوہ گر ہو کر فرمایا۔ اے لوگو! تم سے پہلے لوگ اس لئے گمراہ ہو گئے کہ انہوں نے امیروں کو معاف کر دیا اور غریبوں پہ حدیں قائم کیں۔ یہ تو قبیلہ قیس کے سردار کی بیٹی فاطمہ ہے۔ پیدا کرنے والے کی قسم! اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی۔ میں محمد اس کے ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔

اتنا بڑا نظامِ عدل آپ کو کہاں سے ملے گا۔ اور اب عدل تمہیں کہاں تلاش کرنے سے ملے گا۔

جس نے درود پڑھا جنّت میں میرے ساتھ ہوگا — حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مسجد نبوی میں تشریف لائے صحابہ کو دیکھ کر فرمایا۔

من صلی علی وجبت لہ شفاعتی

آج میں وعدہ کرتا ہوں جس نے نماز کے بعد میں محمد عربی پہ درود پڑھا قیامت کے دن مایوس نہیں کروں گا۔ اللہ کے پاس شفاعت کر کے جنت میں ساتھ لے جاؤں گا پھر حضور منبر پہ کھڑے ہو گئے ہاتھ میں مصلائے نبوت ہے اور فرمایا۔ اگر کسی نے مجھ سے بدلہ لینا ہو تو لے لو۔ مسلمانوں کسی کا حق نہ کھاؤ، یتیموں پہ ظلم نہ کرو، ہمسائیوں کی عزت کرو باپ کی قدر کرو۔ نوجوانوں ماں کو گالی نہ دو، ماں سے تلخ کلامی نہ کرو۔ اپنی ماں کو اُف تک نہ کہو، اپنے بزرگوں کا ادب کرو، کسی پر ظلم نہ کرو، کسی کا حق نہ کھاؤ۔

جس نے بدلہ لینا ہے لے لے

اگر میں نے کسی کا بدلہ دینا ہے تو مجھ سے ابھی لے لے۔ یہ کون کہہ رہا ہے۔

رسولوں کا رسولؐ

نبیوں کا نبیؐ

اماموں کا امامؐ

پیغمبروں کا پیغمبرؐ

عرب کا جھومر

عجم کا زیور

امن و سکون کا پیکر

خدا کا پیغمبرؐ

فاطمہ کا اباؐ

کعبے کا کعبہ

کسی نے بدلہ لینا ہو مجھ سے، لے لو؟ سکوت ہو گیا۔

مجمعے میں سے ایک بوڑھے صحابی اٹھے جن کا اسم گرامی حضرت عکاشہ رضی تھا۔ کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! میں آپ سے بدلہ لینا چاہتا ہوں۔

میرے آقا نے فرمایا! قریب آؤ عکاشہ، کیا بدلہ لینا چاہتے ہو۔

عرض کی! ایک جنگ میں آپ تشریف لے گئے تھے۔ آپ نے اپنا چابک اپنی سواری کو مارنا چاہا، مگر وہ میری پشت پہ آ لگا۔ آقا میں وہی بدلہ لینا چاہتا ہوں

میرے آقا نے فرمایا۔ بلالؓ وہ چابک میری بیٹی بتولؓ کے گھر میں ہے۔ جا فاطمۃ الزہرا کے گھر سے وہ چابک لے آؤ۔ چابک آ گیا۔ مدینہ کی مسجد میں کہرام برپا ہو گیا۔

صحابہؓ کی آنکھوں میں آنسوؤں کی لڑیاں جھڑ گئیں۔

فاروق اعظمؓ جیسا مردِ مومن کہتا ہے اے عکاشہؓ مجھ سے بدلہ لے لے میرے نبی کو کچھ نہ کہہ

مہرِ نبوّت کو چومنے والا جنتی

مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہیں کہ قیامت کے دن کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ حضورؐ ہر ایک کو تسلی دے رہے ہیں کہ قیامت کے دن نفسا نفسی کا عالم ہو گا۔ کوئی کسی کا یاور نہیں ہو گا۔ زمین میں بھونچال آ جائے گا۔ ستارے گر جائیں گے۔ فضائیں رُخ بدل لیں گی، سمندروں کے پانی ختم ہو جائیں گے، دریاؤں کے رُخ بدل جائیں گے اُس وقت باپ بیٹے کی پہچان نہیں کرے گا، بیٹا باپ کی پہچان نہیں کرے گا۔

آؤ عکاشہ قریب آؤ۔ عکاشہ قریب آتے ہیں۔

حضورؐ نے فرمایا! آؤ بدلہ لے لو۔

رو کے کہتا ہے یارسول اللہ۔ آپ نے خود ہی فرمایا ہے کہ بدلہ لو۔ جب میری پشت پر آپ کا چابک لگا تھا تو میری کمر ننگی تھی، میری پیٹھ ننگی تھی۔

دوستانِ محترم! رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوراً اپنے جسم مبارک سے اپنی مزمل کی چادر ہٹائی۔ قمیض اتار کے فرمایا جلدی کر بدلہ لے۔

وہ قریب آیا۔ چابک دُور جا گرا، آ کر مہر ختم نبوت کو بوسہ دینے لگا۔

میرے آقا نے فرمایا! تو بدلہ کیوں نہیں لیتا؟

اس کی چیخیں نکل گئیں۔ کہنے لگا میرے آقا۔ عرب کے تاجدار، بے سہاروں کے سہارے، آدمیت کے لئے پیغام انسانیت دینے والے میرے پیارے رسول! میں کون ہوتا ہوں بدلہ لینے والا۔

ایک دفعہ آپ نے فرمایا تھا کہ جو مہر ختم نبوت کو چُوم لیتا ہے اس پر جہنم کی آگ حرام ہو جاتی ہے۔ اُسی دن سے سوچ رہا تھا کون سا بہانہ بناؤں، چابک کا بہانہ ہے اصل میں آپ کی مہر نبوت کو چومنے کا نشانہ ہے۔

بہت سے مسئلے حل ہو گئے

ایک ہی مسئلے میں کتنے مسئلے حل ہو گئے۔ حقوق کا مسئلہ بھی حل ہو گیا، چومنے کا مسئلہ بھی حل ہو گیا، جس نے مہر ختم نبوت کو چوما اس پر جہنم کی آگ حرام ہو جاتی ہے

دوستانِ محترم! میرے رسول نے نظام عدل دیا۔ آج نوجوان نسل کو یہ بتانا ہے کہ ہمارا نبی صرف عام پیغمبروں جیسا نہیں تھا۔ تمام نبی شان والے مگر جو شان ہمارے نبی کو ملی ہے وہ کسی پیغمبر کو نہیں ملی۔

پچھلے دنوں میں لندن گیا، میں نے مانچسٹر میں تقریر کی، ایک عیسائی نے کہا تھا۔ کہ ہمارے عیسٰی علیہ السلام بڑا ورفل نبی ہیں۔ اللہ نے ان کو یہ اختیار دیا تھا کہ

وہ کسی اندھے کو ہاتھ لگاتے تو آنکھوں میں نُور آجاتا تھا۔

اُن کی خاکِ قدم روشنی بن گئی

میں نے کہا تم ٹھیک کہتے ہو، ہم عیسٰی علیہ السّلام کی عظمت کو سلام کہتے ہیں۔ ہم عیسٰی علیہ السّلام کو مانتے، ہم عیسٰی علیہ السّلام کے درجات و مراتب کے قائل ہیں۔ مگر سُن لو، جہاں تک میرے مدینے والے نبیؐ کا تعلق ہے تمہارا پیغمبر ہاتھ لگاتا تھا تو آنکھوں میں نُور آجاتا تھا اور میرے نبیؐ کے تلووں کی اور نعلین کو لگنے والا غبار آنکھوں میں لگتا تو نُور آجاتا تھا۔

اگر آپ نے عیسائیت کو اپنی طرف متوجہ کرنا ہے تو تمہیں داعیٔ اسلام کی تعریف سُنانا پڑے گی۔

اگر تم نے کافروں کو مُسلمان کرنا ہے تو تمہیں رسول اللہ کا نعرہ لگانا پڑے گا۔

اگر تم نے یہودیوں کو دینِ اسلام کی شان بتانی ہے تو داعیٔ اسلام کی شان سنانا پڑے گی۔

حضورؐ کی عظمت بیان کرو

رسولؐ کی تعریف سنانا پڑے گی۔

معاذ اللہ معاذ اللہ! ہم نے کبھی یہ نہیں کہا کہ نبیؐ خُدا ہوتا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ نبیؐ خُدا کا محتاج ہوتا ہے۔

مگر خُدا کے بعد اگر کسی کی شان ہے تو وہ مدینے والے کی ہے۔

خدا کے بعد اگر کسی کی شان ہے تو ہمارے نبیؐ برحق کی ہے

ہمارا نبی بہت کچھ ہے۔ خدا کے بعد سب کچھ ہے۔

دوستانِ محترم! اب میں آپ کو میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس جلسہ عام میں یہ بات بتا دینا چاہتا ہوں کہ مسلمانانِ عالم کے لئے نمونہ رسول کی ذات ہے
آیئے مدینہ منورہ کا منظر دکھاؤں اللہ تعالیٰ سب کو مدینہ لے جائے۔

صحابہؓ کی محفلِ میلاد

ربیع الاول کا مہینہ ہے حضرت عمرؓ عرض کرتے ہیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج اگر اجازت ہو تو ہم ثابت کے بیٹے سے آپ کا بچپن سُن لیں۔ آپ کی تعریف سن لیں
میرے نبی نے فرمایا۔ حسانؓ قریب آؤ۔ تم نے لکھا ہے میرے بارے میں
عرض کی! یا رسول اللہ، چند تعریفی کلمات لکھے ہیں۔
حضورؐ نے فرمایا۔ پھر اس طرح نہیں جی چاہتا ہے منبر قریب کرو۔ حسان منبر پر بیٹھے اور میری شان سنائے۔ آج تاریخ اسلام کی بات نہیں بلکہ محدثینؒ کی روایت ہے۔ کہ میرے نبی نے خود حسانؓ بن ثابت کو منبر پر بٹھایا۔ سامنے رسول کا چہرہ تھا حسانؓ کی زبان پہ رسول اللہ کا سہرا تھا۔

حضرت حسان بن ثابت فرماتے ہیں

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ کُلِّ عَیْبٍ
کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَآءُ

یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے عیب بنایا
آپ کو ایسے بنایا جیسے آپ نے چاہا
حضرت حسان بن ثابت تعریف کر رہے ہیں

وَاَجْمَلُ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ
وَاَحْسَنُ مِنْکَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَیْنِیْ

یارسول اللہ، اللہ نے آپ کو بے عیب بنایا
ایسے بنایا جیسے آپ نے چاہا
یارسول اللہ! میری آنکھ نے آپ جیسا حسین وجمیل نہیں دیکھا۔
یارسول اللہ! قیامت تک کوئی مائی آپ جیسا حسین نہیں جنے گی۔
حضرت صدیق اکبر سبحان اللہ کہتے ہیں۔
حضرت عمر فاروق جزاک اللہ کہتے ہیں۔
حضرت عثمان غنی واہ واہ کہتے ہیں۔
حضرت مولا علی ماشاء اللہ کہتے ہیں۔
اور نبی اپنے کندھائے نبوت سے مزمل کی چادر اتار کے انعام میں دیتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضؓ نے حضورؐ کی نعت پڑھی

آدھی رات ہوگئی رسول اللہ صحابہ کرامؓ کے درمیان ایسے بیٹھے ہوئے تھے، جیسے چودھویں کا چاند، ستاروں کے درمیان ہو۔
جب آدھی رات ہوگئی تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں گئے۔ تو دیکھا حضرت عائشہ کی آنکھوں میں آنسو ہیں۔
فرمایا! عائشہؓ کیوں روتی ہے؟
عرض کی! یارسول اللہ! آج میری باری تھی، آپ دیر سے آئے میں ڈر رہی ہوں کہیں مجھ سے لغزش تو نہیں ہوگئی کوئی خطا تو نہیں ہوگئی آپ دیر سے آئے۔
میرے آقا نے نبوت والا ہاتھ جبینِ عائشہ پر رکھ کے فرمایا میری پیاری عائشہؓ! آج میرے دوست اکٹھے ہو گئے تھے اور حسان بن ثابت سے میری نعت سن رہے تھے اس لئے دیر ہوگئی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی، اچھا یارسول اللہ! اگر اجازت ہو تو ایک شعر میں بھی سنادوں
میرے نبی فرماتے ہیں۔ تو کب سے شاعرہ بنی ہے۔
عرض کی! یارسول اللہ! جب سے آپ کا جلوہ دیکھا ہے۔
وہ حضرت حسان کا شعر تھا۔ آئیے ام المومنین کی بات سنیئے۔
حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ شمسٌ لنا وللآفاق شمس
شمس خیراً من شمس سماءً
اے لوگو آسمان کا سورج بھی ہے مگر میرا بھی سورج ہے۔ میرا سورج آسمان کے سورج سے زیادہ خوبصورت ہے۔
شمس الناس قد لو بعد فجراً
وشمس طلع بد عشاء
لوگوں کے سورج صبح طلوع ہوتے ہیں اور مغرب کے وقت غروب ہو جاتے ہیں۔ مگر میرا سورج تو عشاء کے بعد بھی جگمگاتا رہتا ہے۔
فرمانبردار بیٹے وہ ہوتے ہیں جو ماں کے طریقے پہ چلیں۔ ہم کہتے ہیں کہ آؤ سیدہ عائشہ کی سنت ہے۔ حضور کی تعریف کرنا۔

میرا نبی آفتاب نبوت ہے

اے نوجوانوں! اگر سورج نہ ہوتا دھوپ نہ ہوتی
دھوپ نہ ہوتی تپش نہ ہوتی۔
تپش نہ ہوتی حرارت نہ ہوتی۔
حرارت نہ ہوتی گرمی نہ ہوتی
گرمی نہ ہوتی پھولوں کا نکھار نہ ہوتا۔

اگر سورج نہ ہوتا۔ نہ پھولوں کا نکھار ہوتا۔ نہ روشنی ہوتی۔
اور اگر آفتاب ختم نبوت نہ ہوتا۔ نہ وحئ الٰہی کا تار ہوتا
نہ مسجد کی اذان کی للکار ہوتی
نہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کی قطار ہوتی۔
میرا نبی آفتاب ختم نبوت ہے

کیا گنبدِ خضریٰ بھی پاکستان میں ہے؟

مجھے یاد آرہا ہے وہ واقعہ جب میں مسجد نبوی میں پڑھا کرتا تھا۔ اُن دنوں کی بات ہے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ کے سامنے کھڑا تھا۔ آٹھ سال کا بچہ تھا۔ مجھے قریب آکر کہتا ہے کہ اے پاکستانی دودھ پیو۔
ربیع الاول کا مہینہ ہے۔ وہ مجھے کہہ رہا ہے۔ اے پاکستانی دودھ پیو۔ میں نے کہا۔ کیوں؟ اس نے کہا ربیع الاول کی خوشی میں دودھ تقسیم کیا ہے۔ سبحان اللہ کیا منظر ہے آٹھ سال کا بچہ ہے۔ سر پر رومال ہے اوپر کالا اٹکا رہے چوغہ اس کا لال ہے۔ عربی بولنے میں ویسے ہی بے مثال ہے۔ اور وہ کہتا ہے

یا اهل المدینہ ۔ انتم جوار الرسول اللہ
اے مدینے والو! کتنے اچھے لوگ ہو تم رسول اللہ کے ہمسائے ہو۔
هذا شهر الربیع الاول یولد المحترم
کہنے لگا! مدینے والو، ربیع الاول کا مہینہ ہے۔ اس ماہ محترم میں رسول اللہ کی ولادت ہوئی۔
اشرب الاحلیب ۔ صلوا علی الحبیب
پیئو دودھ ۔ پڑھو درود۔

کیا مضطرب ہیں یہ بتا بچے! میرے ساتھ پاکستان چل مجھے یہ لفظ بڑے پسند آئے میں دوستوں سے کہوں گا یہ مدینے کا رہنے والا ہے۔

کہنے لگا وہاں کیا ہو گا۔ میں نے کہا۔ ائیر کنڈیشنڈ کمرے میں بٹھاؤں گا۔ مرسڈیز اور ٹویوٹا کار پر بٹھاؤں گا۔ پی آئی اے کے جہاز میں اڑاؤں گا۔ میں دوستوں سے کہوں گا یہ مدینے کا رہنے والا ہے۔ میری طرف دیکھ کر انگلی اٹھاتا ہے روضۂ رسول کی طرف اور مجھے کہتا ہے۔

او پاکستانی! مانا تیرے ملک میں کاریں بھی ہوں گی۔ کوٹھیاں بھی ہوں گی، بنگلے بھی ہوں گے۔ ذرا یہ تو بتا تیرے ملک میں یہ سبز گنبد بھی ہو گا۔

میں تڑپ گیا۔ میں نے کہا۔ یار یہ گنبد وہاں نہیں ہے

کہنے لگا۔ جہاں نبی کا ڈیرہ وہیں ہمارا بسیرا۔

میں نے کہا آٹھ سال کے بچے ذرا یہ بتا۔ ہمارا نبی بس یہیں ہے۔

آٹھ سال کا بچہ تھا۔ اسے جوش آیا اس نے اپنے سر سے کپڑا اتارا۔ اور انگلی اٹھا کے کہتا ہے۔

یا پاکستانی انظر الی الشمس

دیکھ ذرا سورج کی طرف۔ سورج ایک جگہ پہ ہے۔

مگر اس کی دھوپ مکے میں بھی ہے مدینے میں بھی ہے۔

بدر میں بھی ہے اُحد میں بھی ہے

ریاض میں بھی ہے دمام میں بھی ہے

سورج ایک جگہ ہے روشنی ہر جگہ

کہنے لگا۔ سورج ایک ہے روشنی ہر جگہ۔ سورج ایک مقام پہ ہے مگر اس

کی شعاعیں ملتان میں بھی پڑتی ہیں۔ پشاور میں بھی ہیں۔ مردان میں بھی ہیں۔ کوہاٹ میں بھی ہیں۔ لالہ موسیٰ میں بھی ہیں۔ بھکر میں بھی ہیں۔ سکھر میں بھی ہیں۔

کہنے لگا یہ سورج عام ہے۔ ٹھہرا ایک جگہ ہے اور جس کے بارے میں تو سوال کر رہا ہے وہ تو آفتاب ختم نبوت ہے۔ سورج ایک مقام پر ہے مگر اس کا نور ہر مقام پہ ہے

مگر آفتاب ختم نبوت مدینے میں ہے

رسول کا جسم مدینے میں ہے

مگر حضور کا نورِ نبوت ہر مومن کے سینے میں ہے۔

حضور کی اطاعت کریں

آج بھی اگر ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت کریں۔ حضور کے اسوۂ حسنہ کو اپنائیں کوئی وجہ نہیں کہ بے شک مسلمان اقوام عالم کے پیچھے ہیں۔ آج سب سے بڑی کمزوری مسلمانوں کی یہ ہے کہ مسلمان عمل سے بہت دور ہو چکا ہے۔ رسول اللہ کے ذکر سے بہت دور ہو چکا ہے۔ میں علمائے پاکستان اور خصوصاً واعظین اور مبلغین سے اپیل کرتا ہوں کہ اس دور کے اندر اختلافات کی باتیں ختم کرو، بڑا علامہ وہ نہیں جو انگریزی مشین کی طرح بولے۔ بڑا علامہ وہ نہیں جو جغرافیہ کی طرح زمین میں گھومے۔

بڑا علامہ وہ نہیں جو گھر گھر کے مسلمانوں کو کافر و مشرک بنائے۔

بڑا علامہ وہی ہے جس کے ایک ایک لفظ کے اندر جلوے نظر آئیں

حضور کی تعریف کی باتیں ہوں۔

رسول اللہ کے فکر کی پکار ہوں۔

آج مملکت پاکستان کی سرزمین کو ضرورت اس بات کی ہے کہ پاکستان کی ہر گلی میں ہر کوچے میں۔ پاکستان کی ہر بستی میں۔ صرف پاکستان کے شہروں میں نہیں بلکہ ایوان تجارت اور ایوان صدارت میں یارسول اللہ کے نعرے لگیں۔ حضور کی تعریف ہو نبی پر درود و سلام پڑھا جائے۔

انشاء اللہ زمین رزق اُگلے گی

آسمان ہمارے لئے رحمت کی بارش کرے گا

اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائے گا۔

حضور کی ذات بہترین نمونہ ہے

ہمارے لئے بہترین نمونہ رسول اللہ کی ذات ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

ہمارے لئے بہترین نمونہ رسول اللہ کی ذات ہے۔

اگر بچے ہو تو عبد اللہ کے یتیم کو دیکھو

اگر تاجر ہو تو حضرت خدیجہ کے سامان لے جانے والے کو دیکھو

اگر زمیندار ہو تو فدک اور خیبر کے مالک کو دیکھو

اگر کمانڈر انچیف ہو، بدر کے سپہ سالار کو دیکھو

اگر جیٹر مین ہو اعلان نبوت سے پہلے حجر اسود کو نصب کرنے والے کو دیکھو۔

اگر بیویوں والے ہو تو خدیجہ و عائشہ کے شوہر کو دیکھو۔

اگر بچوں والے ہو حسن و حسین کے نانا کو دیکھو۔

اگر مملکت کے صدر ہو تو تاجدار مدینہ کو دیکھو۔

حضور نے زندگی کے ہر شعبے میں اور زندگی کے ہر موڑ پر، رسول اللہ نے نمونہ دیا۔

مسرت اور انبساط کا عالم ہے۔ نوجوانوں کے دلوں میں یہ تڑپ پیدا ہوئی اور انہوں نے جلسہ میلاد النبیؐ رکھا۔

اللہ تعالیٰ جس پر اپنا کرم کرتا ہے۔ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذکر کی توفیق دے دیتا ہے۔

(وما علینا الا البلاغ المبین)

شانِ صحابہ

نہایت ہی واجب الاحترام علمائے اہل سنت نوجوان ساتھیو، بانیان جلسہ پاک میرے قابل قدر بزرگو دوستو اور ملت کے جوانو!

بات کرنی ہے محبت کی۔
بات کرنی ہے عقیدت کی۔
بات کرنی ہے الفت کی۔
بات کرنی ہے گلشنِ صداقت کے مہکتے ہوئے پھول کی
بات کرنی ہے جانشین رسول کی
بات کرنی ہے ملت اسلامیہ کے شفیق کی۔
اور بات کرنی ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔

اگر ہم اسلام کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو یہ بات اچھی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ختم نبوت کا اعلان کیا تو تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ اس وقت جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکے کے عام شہری نہیں تھے بلکہ مکے کی سب سے بڑی عدالت کے سب سے بڑے چیف جسٹس تھے اس وقت تک فیصلہ تکمیل تک نہیں پہنچتا تھا جب تک صدیق اکبر تصدیق کر کے اپنی مہر نہ لگاتے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ختم نبوت کا اعلان کیا تو حضور غار حرا سے نکلے اور سیدہ حضرت خدیجہ الکبریٰ کے مکان میں تشریف لائے تو آپ نے فرمایا!

اے خدیجہ کمبل دو کمبل دو۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی ! اے ابن عبداللہ ! آپ پر پسینہ کیوں ہے۔ میرے پیارے آقا اپنی زبان ختم نبوت سے فرماتے ہیں۔ خدیجہ ایک تجھے بات بتاتا ہوں وہ آج تک میں نے کسی سے نہیں کہی۔ آ خدیجہ ! تجھے ایک راز کی بات بتاؤں میں تو اللہ کا آخری پیغمبر ہوں۔

فرمایا، اے خدیجہ میں بشارت حضرت عیسیٰ ابن مریم ہوں جس پیغمبر کی خوشخبری جناب عیسیٰ علیہ السلام نے دی میں وہی آخری پیغمبر ہوں۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ فرماتی ہیں میں نے آپ کو نبی مانا تھا تو نکاح کیا تھا آپ تو اب بتا رہے ہیں، ورقہ بن نوفل نے تو پہلے ہی بتا دیا تھا۔

عرض کی، ورقہ بن نوفل نے تو پہلے ہی بتا دیا تھا۔ یہ اللہ کے آخری پیغمبر ہوں گے تو حضرت خدیجہ سے میرے آقا فرماتے ہیں۔ اے خدیجہ میرا کلمہ پڑھ کے میری ختم نبوت کا اعلان کر، حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی۔

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

حضور سرور کائنات نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اسلام کی تبلیغ کی، آپ سفید چادر میں سوئے ہوئے ہیں۔

اللہ نے فرمایا جبریل میرے نبی سے کہہ دو۔ **یا ایھا المدثر،** اے سفید چادر اوڑھنے والے اگر نبی کالا کمبل اوڑھے ہوئے ہیں تو اللہ نے فرمایا۔ **یا ایھا المزمل،** اے کالی کملی والے اگر نبی نے سفید چادر اوڑھی تو اللہ نے فرمایا۔ **یا ایھا المدثر** اے سفید چادر اوڑھنے والے کھڑے ہو جاؤ گھر والوں کو تو نبوت کا پیغام سنا دیا اب باہر نکلو اور مجمع عام میں تبلیغ کی بات کرو۔ گھر والوں کو تبلیغ سناؤ باہر والوں کو تبلیغ سناؤ۔

میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے گھر میں دعوت دی بڑے بڑے

سرداران قریش اکٹھے ہوئے

میرے پیارے آقا نے فرمایا۔ اے سرداران قریش۔ میں نے تمہیں کیوں دعوت دی ہے مقصد یہی ہے کہ میں تمہیں بتا دوں کہ میں وہی نبی ہوں جس کی خوشخبری تورات و انجیل میں آئی ہے۔ میں وہی پیغمبر ہوں۔ میں وہی رسول ہوں۔ سب خاموش ہو گئے ابولہب نے کہا تمہارا ہاتھ ٹوٹ جائے معاذ اللہ۔ تم نے ہمیں اس لئے بلایا کہ ہم تجھے نبی مانیں۔ میرے نبی غمگین ہوئے اللہ نے فوراً جبریل امین کو مبعوث فرمایا۔

نبی کا ہاتھ خدا کا ہاتھ

فرمایا جا جبریل! میرے محبوب سے کہہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ اگر اس نے گندی زبان سے الفاظ ادا کئے ہیں تو ہم قرآن میں لکھ دیتے ہیں۔

تَبَّتْ یَدَاۤ اَبِیْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ

ابولہب نے اپنی گندی زبان سے یہ کہہ دیا ہے تمہارا ہاتھ ٹوٹ جائے، اے نبی مایوس نہ ہونا تیرا ہاتھ تو میں خدا کا ہاتھ ہے۔ اے پیارے تیرا ہاتھ تو میں خدا کا ہاتھ ہے اس کے ہاتھ جلیں گے ہم قیامت تک لکھ دیں گے،

اے پیارے نبی تیرا ہاتھ تو ید اللہ ہے۔

تیرا چہرہ وجہ اللہ ہے۔

تیری زبان لسانِ اللہ ہے۔

تیرا حکم امر اللہ ہے۔

تیری شفقت نور اللہ ہے۔

تیرا پیغام کلام اللہ ہے۔

تیری شفقت نور اللہ ہے۔

اے پیارے تیرا سبق لا الٰہ الا اللہ ہے۔
اور تیرا سارا وجود محمد رسول اللہ ہے

حضرت علی نے اسلام قبول کر لیا

حضرت خدیجہ نے کلمہ طیبہ پڑھا میرے آقا نے سرداران قریش کو بلایا۔ کسی نے بات نہ مانی۔ سب اپنی اپنی جوتیاں پہن کر جانے لگے تو ایک آٹھ سال کا بچہ ٹھہرا تھا آنکھیں آئی ہوئی تھیں ٹانگیں کمزور تھیں وجود بڑا نحیف تھا نام اس کا علی ابن ابی طالب تھا۔ فوراً ہی مجمع میں کھڑے ہو گئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بڑے بڑے سردار واپس جا رہے ہیں بڑے بڑے قریشوں کے قائد واپس جا رہے ہیں بڑے بڑے سردار واپس جا رہے ہیں مگر جب تک علی کے جسم میں جان ہے وہ جان آپ کے نام پر قربان ہے۔

تو حضرات محترم! سب سے پہلے عورتوں میں حضرت خدیجہ نے کلمہ طیبہ پڑھا بچوں میں حضرت علی نے حضور کی نبوت کا اقرار کیا اور نوکروں میں حضرت بلال نے کلمہ طیبّہ پڑھا تو اب میرے پیارے نبی مکے کے بازار میں آئے اور فرمایا۔ اے بازار والو، پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہیں تھی دیکھو میں اللہ کا دلدار ہوں، اُمت کا غم خوار ہوں مدینے کا تاجدار ہوں سارے نبیوں کا سردار ہوں۔ اتنی دیر میں مکے کے چوہدری اکٹھے ہو گئے کہنے لگے بتا تجھ پر کون ایمان لایا ہے تجھے ایک سال ہو گیا ہے تجھ پر کون ایمان لایا ہے۔ فرمایا، حضرت خدیجہ نے کلمہ پڑھا تو لوگوں نے اعتراض کیا وہ تیری بیوی ہے جس طرح میاں کہے گا بیوی مانے گی یہ کوئی بہادری تو نہیں کہ تیری بیوی نے مان لیا۔ تو میرے نبی فرماتے ہیں حضرت علی نے مان لیا۔ لوگوں نے کہا اگرچہ سچا ہے یہ بھی آٹھ سال کا بچہ ہے علی تو بچہ ہے۔ کوئی

جوان بتا جس نے تیرا کلمہ پڑھا ہو تو میرے پیارے آقا فرماتے ہیں بلال نے کلمہ پڑھا۔ مکے کے لوگوں نے اعتراض کیا وہ تو نوکر ہے کوئی ایسا بتا کوئی عاقل بھی ہو بالغ بھی ہو، سمجھ دار بھی ہو نمبر دار بھی ہو۔ یہ طعنہ میرے نبی کو مکے کے سرداروں نے دیا کوئی ایسا جوان بتا جو تجھ پر ایمان لایا ہو جو آزاد بھی ہو، سمجھ دار بھی ہو۔

صدیق نے کلمہ پڑھ لیا

میرے پیارے صدیق اکبر عدالت کی کرسی پر جلوہ گر تھے جب معلوم ہوا میرے یار کو طعنہ ملا کرسی کو ٹھوکر لگائی۔ مکے کے چوک میں آ کے اعلان کیا۔ مکے والو تم نے میرے دوست کو طعنہ دیا ہے کہ تجھ پر کوئی جوان ایمان لایا ہے۔ دیکھو میں تمہاری سب سے بڑی عدالت کا سب سے بڑا قاضی القضاۃ بھی ہوں۔ میں جوان بھی ہوں میں سمجھدار بھی ہوں میں قبیلے کا سردار بھی ہوں اور جب تک ابوبکر کے جسم میں جان ہے۔ محمد کی نیند پر قربان ہے۔

صدیق نے مکّے والوں کے منہ بند کر دئیے

جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کلمہ طیبہ پڑھا۔ اب میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبانِ نبوت سے فرمایا! میں نے جس کو بھی دعوتِ اسلام دی ہے اس نے سوچنے کا موقع مانگا ہے اس نے کہا ہے کہ ہیں ذرا غور کر لوں، لیکن ایک یہ میرا ابوبکر ہے جس نے سوچا ہی نہیں فوراً کلمہ پڑھ کے مکے والوں کے منہ بند کر کے کہا کہ ابوبکر اپنے پیارے نبی کے نام پر جان قربان کرتا رہے گا۔

میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر کا ہاتھ فضائے مکہ میں بلند کیا

اور فرمایا!

یاابوبکر انت صاحبی فی الدنیا والآخرۃ

اے لوگو کوئی دوست ہوتا ہے تجارت کے لئے

کوئی دوست ہوتا ہے زراعت کے لئے

کسی کی دوستی ہوتی ہے دنیا کے نفع کے لئے

فرمایا! میرا دوست صرف مکے کا نہیں، مدینے کا نہیں، ابوبکر دنیا کا بھی دوست ہے اور آخرت کا بھی دوست ہے۔

الیکشن کے دوست

دوست وہ نہیں ہوتے جو مشکل وقت میں بھاگ جائیں وہ دوست کیسے وہ کیسے دوست ہیں جب الیکشن کا وقت آئے تو یارسول کے نعرے لگائیں

وہ کیسے دوست ہیں جب وقت آئے تو پیر بہاؤالحق کی قبر پر چادر چڑھائیں

وہ کیسے دوست کہ جب الیکشن کی منزل سامنے آئے تو داتا گنج بخش کے مزار پر چادر چڑھائیں۔

الیکشن کے وقت ختم دلا کر حلوے کی دیگ میں چمچا بھی پھیر دیں۔

مزار کا ساتھی

وہ کیسے دوست ہیں کہ جب تک اقتدار ہاتھ میں ہو تو ساتھ ہو لیکن جب وقت نکل جائے تو دوستی دشمنی میں تبدیل ہو جائے۔ ارے دوست وہ ہوتا ہے جو ہر وقت میں ساتھ ہو۔

خوشی میں ساتھ

غمی میں ساتھ

مکے میں ساتھ

مدینے میں ساتھ

بدر میں ساتھ

اُحد میں ساتھ

خندق میں ساتھ

تبوک میں ساتھ

نماز میں ساتھ

جنگلوں میں ساتھ

بیابانوں میں ساتھ

قیام میں ساتھ

رکوع میں ساتھ

بہاروں میں ساتھ

غاروں میں ساتھ

اور آج تک مزاروں میں ساتھ

ہجرت کا ساتھی

اسلام کی تاریخ بتاتی ہے کہ ساری دنیا میرے نبی کے پاس گئی مگر ہجرت والی رات میرا نبی صدیق کے دروازے پر گیا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت پر ربانی قربان جائے میرے پیارے نبی سرورِ کائنات کی خدمت میں عرض کرتے ہیں یارسول اللہ! اگر اجازت

ہو تو وطن چھوڑ نہ دیں۔

فرمایا! ابو بکر میں اللہ کا نبی ہوں اور کوئی کام اپنی مرضی سے نہیں کرتا۔ جو حکم خدا ہوتا ہے وہی پیغام مصطفےٰ ہوتا ہے۔ ایک دن آئے گا جب مکہ چھوڑ دیں گے

حضرت علی کو بستر رسول پر سلایا گیا

حضرت ابو بکر صدیق تیاری میں ہیں انتظار میں ہیں کہ کب رسول اللہ آتے ہیں آخر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا اور حضرت علی کو بستر رسول پر سلایا گیا

میرے پیارے نبی فرماتے ہیں۔

اے میرے علی امانتیں سپرد کر کے آنا۔ میں ابو بکر کے ہاں جا رہا ہوں۔

یہ ساری کائنات جانتی ہے کہ رسول کہاں جا رہا ہے یہ عرب کا جھومر، یہ امن وسکون کا پیکر، یہ خدا کا پیغمبر، یہ فاطمہ کا ابا، یہ کعبے کا کعبہ یہ کہاں جا رہا ہے؟

ہجرت کے لئے روانگی

اسلام کی تاریخ بتاتی ہے کہ میرے پیارے اور نبیوں کے امام آج صدیق کے دروازے پر ہیں۔ دروازے پر دستک دی۔ اندر سے آواز آئی کون؟ فرمایا! اَنَا محمد رسول اللہ۔ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہوں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ اونٹنی تیار ہے۔

میرے پیارے آقا صدیق اکبر کے ساتھ جا رہے ہیں

اسلامی نظام کے لئے

آئین قرآن کے لئے

دستورِ اسلام کے لئے
حیاتِ انسانی کے لئے
دنیا کو جہنم سے بچانے کے لئے
جنت کا دروازہ دکھلانے کے لئے۔
حضرت صدیق اکبر اور حضورؐ جا رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ آپ سب کو لے جائے
میں نے چار سال تک اس پہاڑ کی زیارت کی ہے۔

غارِ ثور میں آمد

جب میرے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غارِ ثور کے قریب گئے تو عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا دل برداشت نہیں کرتا کہ آپ پیدل جائیں۔

ابوبکر نے حضورؐ کو کندھوں پر اُٹھا لیا

میرے پیارے نبی نے فرمایا، اب کیا ہوگا
عرض کی! یا رسول اللہ میرے کندھے حاضر ہیں۔ میں بیٹھ جاتا ہوں آپ اوپر تشریف رکھیں۔
میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ تو نبوت کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ بلکہ میرے نبی نے ارشاد فرمایا۔ ابوبکر بیٹھ جاییں تجھ پر سواری کرتا ہوں۔
جو لوگ تاریخ کا مطالعہ رکھتے ہیں ان سے پوچھو، اُن سے سوال کرو کہ جب ابوبکر صدیق نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ ہمارے کندھے پر تشریف رکھیں تو نبی نے یہ نہیں فرمایا کہ تو نبوت کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔

حضرت ابوبکر صدیق بیٹھ گئے۔ میرے نبی نے دائیاں قدم اِدھر کیا بایاں قدم اُدھر رکھا۔ صدیق اکبر پوچھتے ہیں آقا بیٹھ گئے؟

حضور نے فرمایا! ہاں پیارے بیٹھ گئے۔

معراجِ صدیق کیسے ہوئی؟

اب حضرت ابوبکر صدیق کھڑے ہونے لگے۔ تو میرے نبی نے نبوت والے دونوں ہاتھ صدیق کے سر پر رکھ دیئے۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ صدیق اکیلا ہے اس پر ختم نبوت کے ہاتھوں کا سہارا ہے۔ صدیق اکبر نے دیکھا کہ وقت بڑا پیارا مل گیا کبھی دایاں قدم چومتے ہیں کبھی بایاں قدم چومتے ہیں۔

کیا کر رہے ہو۔ ابوبکر!

عرض کی! آقا معراج کر رہا ہوں

فرمایا معراج کیسا؟ آقا آپ کا معراج ہے لوح و قلم تک اور

صدیق کا معراج ہے آپ کے قدم تک

اللہ اکبر! میرے پیارے صدیق کس کو اٹھا کر لے جا رہے ہیں میرے نبیؐ کو کس کو اٹھا کر جا رہے ہیں کہہ دو قرآن والے کو

قرآن کے آگے نہ چلو

اگر میرانی صاحب مجھے نہیں ربانی بڑی مدت کے بعد تو میری مسجد میں آیا ہے جی چاہتا ہے کہ ان تمام دوستوں کو بھی ساتھ لے چل میرے مکان پہ چل دعائے خیر کر دے ہاتھ میں قرآن اٹھا لے برکت ہو جائے گی آپ حضرات سے پوچھتا ہوں کہ میں ایک بچے کے ہاتھ میں قرآن مجید کا نسخہ دے دوں۔ آپ جتنے

حضرات ہیں نیچے کے آگے چلیں گے یا پیچھے اگر کہو بچے کے پیچھے چلوگے اگر بچہ قرآن اٹھائے تو ربانی پیچھے قاری پیچھے ہاشمی پیچھے، پیچھے علامہ سیرانی، پیچھے ولی پیچھے قطب پیچھے، اگر کوئی سید ہے تو وہ بھی۔ اگر ایک بچہ قرآن اٹھائے سید ہو تب بھی پیچھے میرا صدیق قرآن والے کو اٹھا کر جا رہا تھا۔ علی کی کیا طاقت تھی کہ صدیق سے آگے چلتے۔

ساری تاریخ پڑھ کے دیکھ لیجئے کہ میرے علی صدیق کے آگے نہیں چلے، علی تم اہل بیت کے چشم و چراغ ہو۔ فرمایا۔ تم ٹھیک کہتے ہو لیکن وہ صدیق قرآن والے کو اٹھا کر جا رہا ہے۔

ہم حضرت علی کو مولا علی کہتے ہیں

ہم حضرت علی کو حیدر کرار مانتے ہیں۔

ہم حضرت علی کو کاشفِ اسرار مانتے ہیں۔

ہم حضرت علی کو صاحبِ اسرار مانتے ہیں۔

علی کے دشمن کی نماز نہیں

ربانی کا کراچی کے ساحل سمندر سے لے کر پشاور کے پہاڑوں تک ایک ہی اعلان ہے۔

آؤ علی کے دروازے پر جو علی کا نعرہ نہیں لگاتا ہمیں اس کی نمازوں کا کوئی اعتبار نہیں۔

جسے علی سے پیار نہیں ہمیں اس کی نمازوں پر اعتبار نہیں،

پھر ہم کہتے ہیں اگر علی کو مانتے ہو تو اس کو بھی مانو جس کے پیچھے ڈھائی سال تک علی نے نماز پڑھی۔ تاریخ میں ایسا کوئی مقام نہیں ہے جہاں صدیق ہو، علی

نہ ہو
جہاں علی وہیں صدیقؓ
جہاں صدیق وہیں علیؓ

علی مومنوں کے امام ہیں

آج غلط فہمیاں پیدا ہوگئی ہیں کہ یہ سُنی حضرت علی کو نہیں مانتے۔
ہم حضرت علی کے در کے گدا ہیں۔
ہم حضرت علی کے ماننے والے ہیں۔
لیکن ہم اتنا کہتے ہیں کہ سب کے سب امام المتقین، علی متقیوں کے امام ہیں۔
علی پرہیزگاروں کے امام ہیں
علی بھنگ پینے والوں کے امام نہیں۔
علی چرس پینے والوں کے امام نہیں۔
علی کسی کی بہن کو گندی نگاہ سے دیکھنے والوں کے امام نہیں۔
علی پیر بہاؤ الحق زکریا کے امام ہیں
علی شاہ رکنِ عالم نوری حضوری کے امام ہیں
علی پاک پتن کے فرید کے امام ہیں۔
علی تونسے کے شاہ سلیمان کے امام ہیں
علی بے نمازیوں کے امام نہیں علی تو نماز پڑھنے والوں کے امام ہیں
ہم کہتے ہیں آؤ علی کے دروازے پر آؤ علی علی کرو۔
ہم حضرت علی کو عظمت کا نشان مانتے ہیں لیکن ہم اتنا مانتے ہیں کہ جب علی کو مانو تو اس کے دوستوں کو بھی مانو

میرے نبی نے فرمایا "علی مجھے پیارا ہے"

ابوبکر کا حق ادا نہیں ہو سکا

میرے آقا نے اپنی زبانِ نبوت سے فرمایا! علی کے والد حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میری پرورش کی لیکن میں نے حضرت علی کو اپنی بیٹی سیدہ فاطمہ دے کر اپنا حق ادا کر دیا۔ ایک ابوبکر ہے جس کا حق میں ادا نہیں کر سکا۔

حضور فرماتے ہیں ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میری خدمت کی میں نے اس کا بدلہ دنیا میں ادا کر دیا حضرت علی المرتضیٰ کو اپنی بیٹی سیدہ فاطمۃ الزہرا دے دی

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام کی خدمت کی تو ہم نے اپنی دو بیٹیاں سیدہ ام کلثوم اور حضرت رقیہ نکاح میں دے دیں

حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام کو سہارا دیا ہم نے فاروقِ اعظم کو تاج پہنا دیا مگر ایک صدیق ہے جس کا قرض ہم نہیں اتار سکے، ابوبکر کا قرض ساری کائنات کا مالک خود ادا کرے گا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ غار کے اندر پہلے تشریف لے گئے اور تاریخ بتاتی ہے۔

حضور کی مدینہ آمد

میں نے چار سال تک مدینہ میں قیام کیا۔ آج تک مدینے والے یوں بیان کرتے ہیں مدینے والے کہتے ہیں جب حضور سرورِ کائنات ؐ اور جناب صدیق اکبرؓ غارِ ثور سے باہر آئے اور مدینہ منورہ کی طرف رُخ کیا قبیلہ بنی نجار کی چھوٹی چھوٹی لڑکیاں کہہ رہی تھیں۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا

مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ

وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعٍ

آگیا آگیا چودھویں کا چاند آگیا۔ مگر کسی کو پتہ نہیں ہے کہ ان دونوں میں رسول کون ہے قبیلہ بنی نجار کی بچیاں چھوٹی ہوں یا بڑی سب کہہ رہی تھیں

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا۔

آگیا آگیا چودھویں کا چاند آگیا۔ اب لڑکیاں پوچھتی ہیں۔ ارے وہ نبی کون ہے سب نے انگلیاں صدیق اکبر کی طرف اٹھائیں میری ملت کے جوانو!

ربانی دعوت فکر دینے آیا ہے ذرا غور تو کرو۔

حضور کا احترام

جب صدیق اکبر نے دیکھا کہ سب کی نظریں میری طرف ہیں۔

سب کی انگلیاں میری طرف ہیں مجھے ہی نبی سمجھ رہے ہیں۔ جناب صدیق اکبر نے اپنی قمیض اتار لی اور حضور کو ہوا دینے لگے کہ پتہ چل جائے کہ میں تو غلام ہوں آقا یہ آرہا ہے

میں تو غلام ہوں آقا یہ آرہا ہے۔

میرے پیارے آقا نے فرمایا! ابوبکر یہ کیا کیا؟

ابوبکرؓ نے عرض کی! اللہ کے رسول ساری دنیا میری طرف متوجہ ہو رہی تھی میں نے آپ کی طرف متوجہ کیا۔ تو میرے پیارے آقا نے فرمایا۔ جو تیری طرف متوجہ ہوگا،

کبھی گمراہ نہیں ہوگا۔

ناقۂ رسول انصاری کے دروازے پر

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر آدمی کی خواہش تھی کہ حضورؐ میرے گھر قیام کریں۔ بہت سے سرداروں نے مجمع کیا۔
اے ابوبکر ہماری سفارش کر۔ حضور ہمارے گھر میں قیام کریں
مگر میرے پیارے آقا نے ارشاد فرمایا کہ میری اونٹنی کو چھوڑ دو،
میری اونٹنی جس کے گھر کے سامنے بیٹھ جائے گی۔ ہمارا قیام بھی اسی کے گھر میں ہوگا
حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اونٹنی چھوڑ دی گئی۔ اب اونٹنی چل رہی ہے اور سب کی نظریں لگی ہوئی ہیں۔ اونٹنی چل کر حضرت ابوایوب انصاری کے گھر کے سامنے بیٹھ گئی۔

خلافت کا مسئلہ حل ہوگیا

جو لوگ خلافت کے جھگڑے کرتے ہیں۔ ربانی ساحل سمندر سے کرا لجبر کی پہاڑیوں تک یہ بات کہتا پھرتا ہے کہ خلافت کا مسئلہ اُسی دن حل ہوگیا تھا جس دن مسجد نبوی کی بنیاد رکھی گئی۔
میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے نبوت والے ہاتھوں سے پتھر اٹھایا پتھر اٹھایا اور میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ اَیْنَ اَبَا بَکر۔ ابوبکر کہاں ہیں۔
عرض کی! جی یارسول اللہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہا جلدی کرو اپنا پتھر میرے پتھر کے قریب رکھو۔
آج کیا کریں ہماری قوم کے معیار بدل گئے۔ آج بات بات پہ کہیں گے،

"کان پر ہاتھ رکھ کے آواز آئی مومنوں"

آج ہر بات میں صحابہ کو گالیاں دینے والے کہتے ہیں۔

آواز آئی۔ روڑاں وچوں آواز آئی۔ خیمے وچوں آواز آئی، گھوڑے دیاں لگاماں وچوں آواز آئی۔ فرات دے پانی وچوں آواز آئی۔

ربّانی کہتا ہے اللہ کی بارگاہ سے ڈرو جس منبر پر بیٹھے ہو اس منبر والے کا حیاء کرو، میرے رسول کا دانت غزوۂ اُحد کے اندر پہاڑ کے کسی روڑے سے آواز نہیں آئی۔ رسول اللہ طائف کے میدان میں خون و خون ہو گئے، خونِ نبوت رسالت کی نعلیں میں جم گیا مگر طائف کے کسی ٹیلے سے آواز نہیں آئی۔

ہر بات پہ کہتے ہو آواز آئی۔

ربّانی کہتا ہے غلط کہتے ہو آواز نہیں آئی، عرش کے فرشتوں کا سلام آیا ہے

مسجد نبوی کی تعمیر اور ابوبکر

یہ چار یار کوئی ہم نے نہیں بنائے، یہ اُسی دن سے بنے تھے جب مسجد نبوی کی بنیاد رکھی گئی تھی۔

میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے مسجد نبوی کی بنیاد رکھی۔ سب سے پہلا پتھر میرے نبی نے رکھا۔ کہہ دو سبحان اللہ

پھر میرے نبی نے کہا ابوبکر کہاں ہیں۔ عرض کی حاضر ہوں۔ فرمایا جلدی کرو اس کے ساتھ اپنا پتھر رکھو پھر آواز آئی۔ اَیْنَ عُمَرَ ابن الخطّاب۔ عمر بن خطاب کہاں ہے۔

عرض کی! لبیک یارسول اللہ

فرمایا۔ اس پتھر کے برابر اپنا پتھر رکھو۔

اس کے بعد میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا۔ أَيْنَ عثمان ابن عفان،
کہاں ہیں میرے عثمان؟
عرض کی حضور حاضر ہوں۔ فرمایا! اس کے برابر اپنا پتھر رکھو۔
پھر میرے نبی نے فرمایا۔ أَيْنَ عَلِىُّ اِبنِ اَبِى طَالِب، کہاں ہیں میرے علی
عرض کی! حضور حاضر ہوں۔ فرمایا۔ اس کے برابر میں اپنے پتھر رکھو۔ مجھ سے پوچھا
کتنے پتھر رکھے گئے۔ پانچ۔ پہلا پتھر نبی نے رکھا۔ دوسرا ابو بکرؓ نے رکھا، تیسرا عمرؓ
نے رکھا، چوتھا عثمانؓ نے رکھا۔ پانچواں علیؓ نے رکھا۔

بنیادِ مسجد نبوی اور بنیادِ خلافت

جب یہ پانچ پتھر بالترتیب رکھے گئے تو میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ہاتھ اٹھایا۔ اللّٰھُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ جس ترتیب سے میں نے مسجد نبوی
میں بنیاد رکھی ہے۔ اس بنیاد کو قیامت تک برقرار رکھنا۔ خلافت کا مسئلہ اُسی
دن حل ہو گیا تھا جس دن مسجد نبوی کی بنیاد رکھی گئی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ عظمت کے نشان ہیں۔
حضرت علی المرتضیٰ کو صدیق اکبر سے پیار تھا۔
بھئی آپ لوگ سمجھدار بیٹھے ہوئے ہیں کہ جس مولوی پر آپ کو اعتبار نہ ہو اس
کے پیچھے آپ نماز پڑھیں گے۔
حضرت علی کو اعتبار تھا تو پورے اڑھائی سال نماز پڑھی۔

حضرت ابو بکر کا وصال

اور آیئے! میری ملت کے جوانو! جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کا آخری وقت قریب آیا۔ تو اپنے بیٹے عبدالرحمٰن سے فرمایا! جاؤ میرے بیٹے! حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہو جن ہاتھوں سے تم نے رسول اللہ کو غسل دیا تھا۔ ہمارا جی یہی چاہتا ہے کہ انہیں ہاتھوں سے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی غسل دو۔

ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مبارک کو غسل حضرت علی نے دیا تھا

ابوبکر کو غسل علی نے دیا

اس بات کو سمجھنے کی بڑی ضرورت ہے کہ جب حضرت علی المرتضیٰ نے حضور کو غسل دیا ہوگا اور آپ کو بالکل پتہ چل گیا ہوگا کہ حضور پردہ فرما گئے ہیں تو آپ بتلائیے کہ حضرت علیؓ کو صدمہ ہوا ہوگا کہ نہیں۔ کالج میں پڑھنے والو۔ یونیورسٹیوں کی سندیں لینے والو!

حضرت علی نے سینہ کوبی نہیں کی

ربانی کہتا ہے۔ اپنی طرز فکر بدلو!

جب حضورؐ نے پردہ فرمایا تو حضرت علی کو صدمہ ہوا تو میرے علی نے سینے پہ ہاتھ نہیں مارا۔ حضرت علی المرتضیٰ شہید ہو گئے لیکن امام حسن و حسینؓ نے سینے پر ہاتھ نہیں مارا۔ حضرت امام حسن شہید ہو گئے ظالموں نے زہر پلادی۔ آنتیں کٹ کٹ کے سینے سے باہر آنے لگیں لیکن امام حسین نے سینے پہ ہاتھ نہیں مارا۔ حضرت امام حسین چھ ماہ کے علی اصغر کو ہاتھ میں اٹھا کر جام شہادت نوش کروا رہے ہیں ظالموں نے تیر مارا۔ حسین نے سینے پہ ہاتھ نہیں مارا۔ اٹھارہ ۱۸ سال کے علی اکبر کی جوانی لٹ گئی۔ حضرت امام عالی مقام نے سینے پہ ہاتھ نہیں مارا۔ بائیس ۲۲ سال

کا قاسم شہید ہوگیا میرے امام حسین نے سینے پہ ہاتھ نہیں مارا۔

جو کام اماموں نے کیا وہی کرو

ربانی کہتا ہے جو کام اماموں نے کیا وہی کام تم بھی کرو۔ حضرت امام حسین نے قرآن کی تلاوت کی تم بھی سینہ کوبی نہ کرو۔ اللہ کے قرآن کی تلاوت کرو۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غسل مولا علی نے دیا۔ حضرت علی المرتضیٰ نے غسل بھی دیا اور کفن بھی۔ جب جنازہ تیار ہوا تو دائیں طرف کندھا دینے والے بھی مولا علی تھے

خوش قسمت کون ہے؟

آج اخبارات کے اندر شہ سرخی سے خبر ہوتی ہے کہ بڑا خوش قسمت انسان ہے اس کے جنازے کو ملک کے صدر نے کندھا دیا۔ کہتے ہیں ناں!

پہلی خبر ہی یہ ہوتی ہے کہ بڑا خوش قسمت انسان تھا۔ کہ کمشنر، ڈی سی، اور ایس پی آئے۔ اور انہوں نے آکر اس کے جنازے کو کندھا دیا۔

ربانی کہتا ہے کہ طرز فکر بدلو۔ کہ جس کے جنازے کو ایس پی، ڈی ایس پی اور کمشنر آکے کندھا دیں۔ تم کہتے ہو پاور فل جنٹلمین تھا جس کے جنازے کو ملک کا صدر کندھا دے تم کہتے ہو بڑی شان والا تھا۔

ربانی اس صدیق پر کیوں نہ قربان جائے جس کے جنازے کو کندھا دینے والا حیدر کرار تھا۔

لوگوں نے کہا! حضرت ابوبکر صدیق پردہ کر گئے۔

میری ملت کے جوانو!

آج تک مدینے کے لوگ بیان کرتے ہیں کہ جب صدیق اکبر کا جنازہ اُٹھا

توچھوٹے چھوٹے بچے رو رہے تھے، عورتیں گھروں میں آہ و بکا کر رہی تھیں کہ آج رسول اللہ کی نشانی چلی گئی

علی کے دل میں محبّت صدیق

اللہ اکبر! حضرت علی کی آنکھوں میں اتنے آنسو آئے کہ حضرت حسن روائت کرتے ہیں کہ میرے ابا کی داڑھی آنسوؤں سے تر تھی۔

لوگوں نے کہا۔ جلدی کرو، جلدی کرو حضرت علی فرماتے ہیں۔

عاشق کا جنازہ ہے ذرا جھوم کے نکلے

ہر گلی و کوچے ذرا گھوم کے نکلے۔

حضرت علی کندھا دے رہے ہیں آنکھوں میں نم ہے

حضرت امام حسن کے چہرے پہ غم والم ہے۔

حضرت امام حسین کے دل میں غم ہے۔

کون جارہا ہے ؟ جانشین رسول جارہا ہے۔

صاحب غار ہے۔

دروازہ رسول پر

حضرت عبدالرحمٰن نے جاکر حضور کے روضۂ رسول کے سامنے رکھا اور عرض کی۔ یارسول اللہ، غار والا آگیا۔

دروازہ بند تھا۔ یکایک دروازہ کھلا آواز آئی

اُدْخُلَ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ۔

اگر غار والا بھی یہی ہے تو مزار والا بھی یہی ہے

میں نے مدینہ منورہ میں ریسرچ کی۔ کہ لحد مبارک بھی حضرت علی نے تیار کی جناب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لحد مبارک حضرت علی نے اپنے یدان ولائت مبارک سے تیار کی۔

دینے والا علی لینے والا نبی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب قبر انور کے اندر اتارا گیا تو حضرت علی نے فرمایا میرے ساتھیو گواہ رہنا۔ میں نے نبی سے بیٹی لی تھی ابوبکر نے نبی کو بیٹی دی تھی۔

صحابہ پر اعتراض نہ کرو

کوئی ایسا عمل بتاؤ آج دنیا میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہ طرح طرح کے اعتراضات کرتی ہے۔ میں اپنے جوانوں کو متوجہ کرتا ہوں۔ جاگنے کی بڑی ضرورت ہے۔

آج جو لوگ اہل بیت کی آڑ میں صحابہ پر اعتراضات کرتے ہیں ہم اُن سے اُلجھنا نہیں چاہتے ہم ملک پاکستان میں امن چاہتے ہیں۔ ہم ملک پاکستان میں امن چاہتے ہیں۔ ہم ملک پاکستان میں اتحاد چاہتے ہیں

ہم ملک پاکستان کی فضا کو خراب کرنا نہیں چاہتے۔

لیکن ہم یہ بات واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ملک پاکستان کے مسلمان بے غیرت نہیں ہیں۔ گناہ گار تو ضرور ہیں۔ لیکن محمد بن قاسم کے متوالے ہیں ہم کٹ تو جائیں گے۔ مگر صدیق اکبر کی توہین برداشت نہیں کریں گے، جس کی عزت رسول نے کی۔

ابھی پچھلے دنوں میں برطانیہ گیا تھا وہاں سے جب واپس آیا تو اللہ نے مجھے سعادت دی میں مدینہ منورہ حاضر ہوا مجھے مدینے والے کہنے لگے۔

ربانی یہ دیکھ یہ جنت البقیع ہے۔

صدیق کے بال سے سارے قبرستان کی شفاعت

ایک دن میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! ابوبکر آ ذرا مدینے کی سیر کریں۔

ایک اُمت کا شفیق ہے۔

دوسرا سینوں کا صدیق ہے۔

دونوں سیر کے لئے جارہے ہیں توجہ ہے ناں۔

آمیرا ابوبکر ذرا مدینے کی سیر کریں جناب صدیق اکبر حضور کے ساتھ مدینے کی سیر کر رہے ہیں، سیر کرتے کرتے اسی قبرستان سے گزرے جب قبرستان کو عبور کر چکے تو میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا ابوبکر تو کتنی شان والا ہے حضرت صدیق اکبر عرض کرتے ہیں۔ یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ کے نام پر قربان ہو جائیں۔ میری کیا شان ہے۔

فرمایا! ابوبکر جب تو قبرستان سے گزر رہا تھا اور ایک تیز ہوا چلی، اس ہوا سے تیری داڑھی کا ایک بال قبرستان میں گر گیا تو اللہ نے حکم دیا۔ فرشتو، جتنے قبرستان میں قبر والوں پہ عذاب آرہا ہے، جلدی عذاب ختم کر دو، میرے پیارے محبوب کے یار کی داڑھی کا بال مبارک گر گیا ہے۔

مسجد نبوی کے مینار چار ہیں

آپ اندازہ لگائیے جب حضور نے مسجد نبوی بنوائی تو حضور نے فرمایا۔ ہمیں ایسی مسجد تیار کرنا چاہیے جو نہ یہودیوں سے مشابہت کرے نہ عیسائیوں سے،

جناب حضرت علی المرتضیٰ نے تجویز پیش کی، کہ ہماری مسجد کے چار مینار ہونے چاہیئے
مینار اوپر ہونے چاہئیں اور دو دروازے پہ ہونے چاہئیں۔
حضور نے فرمایا! میری مسجد کے مینار بھی چار ہیں یار بھی چار ہوں گے۔
میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں علی آج سے میں نے تیرا نام
حیدر رکھ دیا ہے۔

چار کا عدد

آج سے ہم نے آپ کا نام حیدر رکھا ہے۔ اس لئے کہ بہت سے لوگ نام
رالیں گے مگر چار کے قائل نہیں ہوں گے ہم نے تیرا نام اس لئے حیدر رکھا ہے
ب وہ حیدر کہیں گے تو چار کا عدد تو ادا ہو جائے گا (ح، ی، د، ر) حیدر
ے حرف بھی چار اس لئے کہ نبیؐ کے یار بھی چار،
کسی نے پوچھا، آقا، آپ کا نام کیا ہے
فرمایا! زمین پہ نام ہے محمدؐ اور آسمانوں پہ احمد،
کہا کیا مطلب؟
فرمایا! (م، ح، م د) محمد کے حرف بھی چار (ا، ح، م، د) احمد کے حرف بھی چار
س لئے کہ میرے یار ہیں چار،
کسی نے پوچھا، فاطمہ آپ کا نام؟
فرمایا میرا نام تو فاطمہ ہے لیکن نبیؐ نے محبت سے میرا نام بتول رکھا ہے
کہا (ب، ت، و، ل) بتول کے حرف بھی چار، اس لئے کہ ابا نبیؐ کے یار چار
کسی نے پوچھا! اے کربلا کے مسافر تیرا نام کیا ہے؟
فرمایا! میرا نام حسین ہے۔ (ح، س، ی، ن) اس لئے کہ میرے نانا کے

یار بھی چار ہیں۔

کسی نے پوچھا یہ جو کتاب ہے آسمانی نازل کرنے والا ہے رب العالمین لانے والا ہے جبرئیل امین! جس پر نازل ہوئی مل کے کہہ دو وہ ہے رحمۃ اللعالمین کہا قرآن، فرمایا کیا مطلب (ق، ر، آ، ن) قرآن کے حرف بھی چار، اس لئے کہ جس کے قلب سلیم پر نازل ہوا۔ اس کے یار بھی چار،

کسی نے پوچھا وہ تو رب ہے، مومن ہے مھیمن ہے عزیز ہے متکبّر ہے، جبار ہے، اوّل ہے آخر ہے۔ باطن ہے، علیٰ کل شئی قدیر ہے مگر اس کا اصلی نام کیا ہے ؟

تو آقا نے فرمایا۔ اس کا اصلی نام ہے۔ اللہ کہہ دو اللہ

فرمایا! (ا، ل، ل، ہ) اللہ کے حرف بھی چار۔ اس لئے کہ اس کے محبوب کے یار بھی چار ہیں۔

میری ملت کے جوانو! بھول چکے ہو، ربّانی دعوتِ فکر دیتا ہے۔

حسین کے حرف بھی چار

بتول کے حرف بھی چار

محمد کے حرف بھی چار

احمد کے حرف بھی چار

قرآن کے حرف بھی چار

اللہ کے حرف بھی چار

نبی کے یار بھی چار

نبی کی بیٹیاں بھی چار

جنہوں نے مانا اِن چاروں کو تو اُنہیں کا بیڑا پار"

ربّانی نے نہیں ربّ نے بنائے

یہ چار یار ربّانی نے نہیں بنائے، علامہ سیرانی نے نہیں بنائے غزالیٔ زماں نے نہیں بنائے، امام اہل سنت نے نہیں بنائے یہ چار یار تو بنانے والے پاک پیغمبر نے بنائے۔

آج لوگ کہتے ہیں خصوصاً جو کالجوں میں پڑھ رہے ہیں ان کی توجہ دلاتا ہوں اگلے دن لاہور میں ایک پروفیسر نے کہا ہے دیکھئے جناب قرآن کہتا ہے کہ ابوبکر صدیق ڈر گئے۔ نبی کو کہنا پڑا کہ نہ غم کھا۔ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

میں اپیل کرتا ہوں کالج کے جوانوں کے اذہان کو متوجہ کرتا ہوں کہ عربی مطالعے میں وسعت پیدا کرو، حُزن کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آدمی خود ڈر جائے عربی میں دو الفاظ ہیں ایک ہے خوف، ایک ہے حُزن، توجہ ہے نہ۔

ایک خوف ہے دوسرا حزن ہے، خوف اسے کہتے ہیں جسے اپنے جان کا ڈر ہو۔ حُزن اس کے لئے استعمال ہوتا ہے، جسے دوسرے کا غم کھائے جا رہا ہو، قرآن کے اندر خوف کا لفظ نہیں ہے، حالتِ ربّانی کے اندر حُزن کا لفظ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ

یاد کرو جب غار میں وہ تھے

اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ

جب تیرے ساتھی نے کہا۔

یارسول اللہ آ گئے۔ تو آپ نے اپنے دوست سے کہا، اپنے صحابی سے کیا کہا، ہم سب صحابہ کے ماننے والے ہیں۔

میرے بھائیو! سب صحابہ برحق مگر صدیق اکبرؓ ایسے صحابی ہیں جن کی گواہی خود قرآن نے دی۔

اذ یقول لصاحبہ

جب اُس کے صحابی نے کہا۔ جب تو نے اپنے دوست سے کہا، لاتحزن نا غم کھا۔ خوف کی بات نہیں۔

تو فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا ، بے شک اللہ تو ہمارے ساتھ ہے۔

جن لوگوں نے غارِ ثور کی زیارت کی ہے، میں ان کو متوجہ کرتا ہوں۔ کہ غارِ ثور کی شکل اسی طرح ہے جیسے انسان کے دل کی ہوتی ہے۔ غارِ ثور کا نقشہ یہی ہے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اشارا کر دیا۔ کہ جس غار میں صدیق ہے وہیں نبی ہے اور جہاں نبی ہے۔ وہیں

اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا ۔ اللہ ساتھ ہے۔

جس غار میں صدیق ہو

جس غار میں نبی ہو

جس غار میں رحمان ہو

چاہے لاکھ دشمن آجائے کوئی اس کو تکلیف نہیں دے سکتا۔ ارے جو پتھر کی غار ہے اس کا نام ہے غارِ ثور اور جو چمڑے کی غار ہے اُس کا نام ہے۔

قلبِ مومن ، مومن کا دل۔

پتھر کی غار میں صدیق ہے نبی ہے، اور خدا ہے

جہاں صدیق وہیں نبی۔

جہاں نبی وہیں خدا۔

جہاں صدیق نبی اور خدا ہو وہاں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اسی طرح یہ بھی

مومن کی غار ہے اگر محبتِ صدیق ہے تو محبت نبی ہے۔

دشمنِ صدّیقؓ کو مار پڑتی رہے گی

محبتِ نبیؐ ہے تو توحیدِ خدا ہے۔ جس دل کے اندر صدیق کی محبت نہیں۔ اس سینے نے مار ہی کھانا ہے۔

جس سینے میں صدّیق سے نفرت ہے وہ سینہ مار ہی کھائے گا۔ جتنی زیادہ نفرت ہوگی اتنا ہی پٹے گا۔

جس کو تھوڑی نفرت ہے تھوڑا پٹے گا۔ جس کو نفرت زیادہ ہوگی وہ زنجیروں سے پٹے گا۔

ربّانی کہتا ہے۔ آؤ اس غار کے اندر صدّیق کی محبّت پیدا کرو، جس کے دل میں صدّیق کی محبت پیدا ہوگی کبھی کوئی اس غار کو مار نہیں سکتا۔

یہ تو اچھا ہوا۔ اللہ نے دنیا میں دکھا دیا جس نے میرے صدیق سے محبت کی ہے۔ میں نے ہاتھوں سے پٹوا دیا۔ اگر کوئی دوسرا پیٹتا تو قانون حرکت میں آتا۔

فرمایا! ایسا کام کروں گا کہ قانون میں بھی حرکت نہ ہو، مارشل لاء ٹکٹکی باندھ کے کوڑے نہ لگائے۔ تمہیں کوئی تکلیف نہ ہو۔ کوئی آرڈی ننس حرکت میں نہ آئے۔ اور تمہیں عبرت ہوتی رہے کہ دیکھو۔ کس طرح اپنے آپ کو مارا جا رہا ہے۔ جتنی صدّیق سے نفرت ہوگی اتنی مار زیادہ ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے آؤ میرے نبی کے صحابہ سے محبت کرو۔

وما علینا الا البلاغ المبین

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

اللهم صل علیٰ سیدنا و مولانا محمد و علیٰ آلِ سید نا و مولانا

محمد و بارك وسلم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ

نہایت ہی واجب الاحترام علمائے اہل سنت نوجوانانِ ملت، بانیانِ جلسہ پاک میرے قابلِ قدر بزرگو اور دوستو نوجوان ساتھیو، آپ نے اشتہارات کے ذریعے پڑھ لیا ہوگا۔ کہ یہ جلسۂ عام صرف اور صرف اس لئے منعقد کیا جارہا ہے کہ ہم سب کے سب دربارِ غوثیت میں سلام عرض کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ میں ربِ کعبہ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ میرا اور آپ سب کا آنا قبول فرمائے۔ بلند آواز سے کہہ دیجئے۔ آمین! اللہ تعالیٰ ہم سب کو قیامت کے دن غوثِ اعظم کا سایہ نصیب فرمائے۔

اللہ کے دوست اللہ کے ولی

جہاں تک اللہ کے ولیوں کے ذکر کا تعلق ہے۔ جہاں تک اولیاء اللہ کا تعلق ہے قرآن مجید اور احادیث نبویہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ کہ اللہ کے ولی اللہ کے دوست ہیں۔ اللہ کے ولی اللہ کے دوست ہیں۔

اللہ کے ولی اللہ کے پیارے ہیں۔

اللہ کے ولی، اللہ رب العزت سے منوانے والے ہیں
عربی لغت کے اندر ولی کا معنیٰ ہے دوست،
ولی کا معنیٰ ہے رفیقِ سفر،
ولی کا معنیٰ ہے اِشارا کرنے والا،
ولی کا معنیٰ ہے، بات کو منوانے والا

اُمت کے اَولیاء میں سب سے اعلیٰ

حضرت غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ شہنشاہِ اقطاب زمانہ، قطبِ ربانی، حضرت شیخ مکانی، حضرت غوث الاعظم جیلانی رحمتہ اللہ علیہ، اللہ کے ان ولیوں میں سے ہیں۔ جن کے بارے میں خود رسولِ کائنات نے فرمایا تھا۔ جس طرح میں تمام نبیوں میں افضل و اعلیٰ ہوں اسی طرح میری اُمتوں کے ولیوں سے اعلیٰ ہیں
آج تک مسجدِ مدینہ کے مینار گواہ ہیں،
آج تک حضرت ابوہریرہ کی روایت گواہ ہے، کہ مدینہ منورہ کی مسجد تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم واعظ سنا رہے ہیں۔
واعظ سُننے والا علی ہے، سنانے والا نبی ہے،

یہودی کا واقعہ

حضور فرماتے ہیں آئیے میں تمہیں موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا ایک واقعہ سناؤں حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں میں قلم اور دوات لے کر بیٹھ گیا، میرے پیارے آقا نے فرمایا۔ اُکتُب یا عَبداللہ "عبداللہ لکھو،
موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ تھا، ایک آدمی نے ننانوے قتل کئے۔ دل میں ارادہ ہوا۔

میں بڑا ظالم ہوں۔ بڑا جابر ہوں، بڑے گناہ کئے ہیں ذرا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کر معافی مانگوں،

کوئی ہے ایسا شخص جو مجھے معافی دلائے ؟ ایک راہب ملا۔
سوال کرنے لگا جناب ننانوے آدمیوں کا قاتل ہوں میری بخشش کی کوئی اُمید ہے ؟

اس نے جواب دیا ہوش کر، ننانوے آدمیوں کا قتل ناحق کیا ہے۔
اب بھی اپنی نجات کی امید رکھتا ہے۔
اُس نے کہا ! جب میری نجات ہی نہیں۔ جب اللہ مجھے معاف ہی نہیں کرے گا جب اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے معافی نہیں دے گا۔ تو پھر یہ ننانوے کیوں رہیں سو کی گنتی پوری کیوں نہ ہو جائے۔

سَو پُورے کر دیئے

میرے پیارے آقا فرماتے ہیں۔ اس نے خنجر اٹھایا۔ اُسی کو دے مارا۔ سو آدمیوں کو قتل کرنے کے بعد پھر مدتِ دراز کے بعد اُس کو خیال آیا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں جھک جاؤں۔ ایک آدمی کے پاس گیا۔ کہنے لگا۔ صاحب اس آدمیوں کا قاتل ہوں اللہ کے دربار میں معافی کا سوالی بن رہا ہوں کوئی ایسا شخص ہے جو بارگاہِ صمدیت میں اُس دربارِ جبروت میں اُس جبار و قہار کی عدالت ربِّ لم یزل سے مجھے آزادی کا پروانہ دلا سکے۔

اُس نے کہا ! یہاں سے پانچ میل کے فاصلے پر ایک اللہ کا ولی بیٹھا ہے۔ وہیں چلا جا۔ وہ تیرے لئے دُعا کے ہاتھ اٹھائے گا۔ اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے سارے گناہ معاف فرما دے گا۔

ایک قدم اُٹھایا اور نجات ہوگئی

میرے پیارے آقا فرماتے ہیں کہ ابھی اس نے ایک قدم ہی اٹھایا تھا کہ اُس کی روح جسم سے نکلی، عزرائیل کا فرشتہ آبیٹھا، روح قبض ہوگئی جہنم کے فرشتے آبیٹھے، ہم اس کی روح کو ایک مقام خاص پر لے جائیں گے۔ اس لئے کہ یہ جہنمی ہے سو آدمیوں کا قاتل ہے، بڑا جابر ہے بڑا ظالم ہے

میرے آقا نے فرمایا۔ تھوڑی دیر گزری کہ جنّت کے فرشتے آگئے۔

انہوں نے کہا! ہم اس کو اپنے مقام جنّت کی طرف لے جائیں گے۔ اس کی روح کو مقامِ اعلیٰ کی طرف لے جائیں گے۔

جہنم والوں نے کہا! یہ سو آدمیوں کا قاتل ہے۔

جنّتیوں نے کہا! اگرچہ سو آدمیوں کا قاتل تھا مگر جارہا تھا اللہ کے ولی کے پاس۔

میرے پیارے آقا فرماتے ہیں۔ دُنیائے انسانیت کے محسن فرماتے ہیں۔ کہ جھگڑا ہوگیا۔ آخر یہ مقدمہ بارگاہِ احکم الحاکمین میں پہنچا۔ تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا جہنم کے فرشتے تم کیوں گئے؟

اُنہوں نے عرض کی! یا اللہ تو دلوں کے رَاز بہتر جانتا ہے۔ سو آدمیوں کا قاتل ہے۔

جنت کے فرشتو تم کیوں گئے؟ یا اللہ تو ہی دِلوں کے رَاز جانتا ہے۔ اگرچہ قاتل تھا، مگر جارہا تھا تیرے پیارے مقبول بندے کے پاس،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ زمین کو ناپو اگر زمین ولیٔ کامل کے قریب ہے تو پھر اس کی نجات ہے۔ اور اگر ولی سے دور ہے تو جہنم کے فرشتے جہاں مرضی آئے لے جائیں

ہمیں نجات کیوں نہ ملے گی؟

میرے پیارے آقا فرماتے ہیں! ابھی اس نے ایک قدم ہی اٹھایا تھا جب فرشتے زمین کو ناپنے گئے، تو ربّ العالمین نے فرمایا! اے زمین اپنی طنابوں کو کھینچ دے، تمہیں پتہ نہیں میرے پیارے دوست کے پاس جارہا تھا۔ اب اس کے اعمالِ بد کو دیکھوں یا یار کی یاری کو دیکھوں؟

ربانی سوالیہ نشاں لگا کے پوچھتا ہے۔ دنیا والو، اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا یہودی میرے پیارے نبی کے فرمان کے مطابق، ابھی اس نے توبہ نہیں کی ابھی ولی کے دربار میں نہیں پہنچا۔ ابھی صرف ایک قدم ہی اٹھایا۔ اور اللہ نے فرمایا کہ میرے دوست کے پاس جانے کا ارادہ رکھتا تھا، تو اللہ نے زمین کی طنابوں کو حکم دیا کہ زمین اکٹھی ہو جا تاکہ یہ نجات کا پروانہ حاصل کر سکے اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا یہودی ایک ولی کے دربار میں جانے کا ارادہ کر کے نجات کا حقدار بن سکتا ہے تو ہم کلمہ پڑھنے والے جب بغداد کے شہنشاہ کا ذکر کریں گے تو ہمیں نجات کیوں نہیں ملے گی؟ شہنشاہِ بغداد غوث اعظم معاذاللہ معاذاللہ خدا نہیں۔

لوگ کہتے ہیں تم ولیوں کا درجہ خدا سے بڑھا دیتے ہو۔

ہم کہتے ہیں ولی خدا کے محتاج ہیں۔

اللہ کے ولی خدا کے محتاج ہیں۔

نبی خدا کے محتاج ہیں

سارے مرسلین خدا کے محتاج ہیں۔

اللہ کے ذاکر مرتے نہیں

مگر اللہ فرماتا ہے۔ جو میرا ذکر کرتے ہیں۔ پھر وہ مردہ نہیں ہوتے، پھر میں ہوتا ہوں۔

ابھی پچھلے دنوں میں لیہ تقریر کے لئے گیا، رات کے بارہ بجے جلسہ ختم ہوا ایک بجے پلیٹ فارم پر پہنچا میں نے دیکھا ایک کمزور سا جوان ہے اس کو آٹھ نوجوان تھامے ہوئے ہیں مگر وہ کسی کے قابو نہیں آرہا میں نے کہا جناب یہ کمزور ہے آپ ہٹے کٹے ہو اس کو قابو میں نہیں لا سکتے کہنے لگے مولانا اس کے اندر جنّ ہے جنّ

میں نے کہا! کیا مطلب؟

اُس نے کہا! بظاہر اعصاب اس کے ہیں، اندر قوّت جن کی ہے بظاہر وجود اس کا ہے اندر طاقت جن کی ہے۔

آنکھیں اس کی ہیں دیکھنا جن کا ہے۔

کان اس کے ہیں سُننا جن کا ہے۔

پاؤں اس کے ہیں چلنا جن کا ہے۔

بظاہر یہ کمزور سا ہے مگر اندر پاور جن کی ہے۔

ربّانی کہتا ہے! جس کے اندر جن کا سایہ چلا جائے تم کہتے ہو وہ جن کا مظہر ہو سکتا ہے تو ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ جو آدمی فنا فی الشیخ ہو کر، فنا فی الرسول ہو کر فنا فی اللہ کے مقام پر پہنچتا ہے تو پھر

آنکھیں اس کی ہوتی ہیں دیکھنا خدا کا ہوتا ہے۔

کان اس کے ہوتے ہیں سننا خدا کا ہوتا ہے۔

پاؤں اس کے ہوتے ہیں چلنا خدا کا ہوتا ہے۔

ہاتھ اس کے ہوتے ہیں قوت خدا کی ہوتی ہے۔
اشارا اس کا ہوتا ہے کام خدا کا ہوتا ہے۔

اللہ کے ولی برحق ہیں

آئیے۔ اللہ کے ولی برحق ہیں ہمارے شہنشاہِ بغداد پیرانِ پیر روشن ضمیر بڑے بڑے بزرگوں نے چلّے کاٹے۔

حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ نے بھی چلّا کاٹا۔ لوگوں نے پوچھا حضرت آپ بغداد شریف گئے تھے کیا منظر تھا۔

ب۔ بغداد شہر دی کی نشانی اُچیاں لمیاں چیراں ہُو
تن میرا اے پُرزے پُرزے جیوں درزی دیاں لیراں ہُو
گل میراں دی کفنی پاکے رلساں سنگ فقیراں ہُو
بغداد شہر دے ٹکڑے منگساں کرساں میراں میراں ہُو

بڑے بڑے بزرگانِ دین نے چلّے کاٹے، حضور شہنشاہِ بغداد نے بھی چلّہ کاٹا۔
غوث پاک جامع مسجد بغداد میں چلّہ کاٹ رہے ہیں تو آسمان سے نور ظاہر ہوا، نور میں سے آواز آئی عبدالقادر۔ کوئی نماز نہ پڑھا کر میں تیرا تو میرا، اب پیر بھی پیر تھا علم ظاہر بھی تھا علم باطن بھی، دماغِ ولایت سے سوچا اور طریقت کی زبان سے کہا عبدالقادر تو کون ہوتا ہے کہ تجھ پر نماز معاف ہو جائے۔

ہمارے نبی ساری ساری رات کھڑے کھڑے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قیام کرتے رکوع کرتے، سجود کرتے۔ جناب اُمّ المومنین عرض کرتیں۔ یارسول اللہ سو بھی جائیں۔
میرے نبی فرماتے، میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں جس نے مجھے انبیاء کا امام بنایا ہے
نبی ساری رات عبادت کرتے۔

صدیقِ اکبر پر نماز معاف نہ ہوئی۔
فاروقِ اعظم پر نماز معاف نہ ہوئی۔
عثمانِ غنی پر نماز معاف نہ ہوئی۔
مولا علی پر نماز معاف نہ ہوئی۔
حضرت امام حسین کربلا کے میدان میں ایک ایک بچے کو جامِ شہادت نوش کروا رہے تھے خود چونتیس زخم تلوار کے تینتیس نیزے کے آئے تھے اُن پر نماز معاف نہ ہوئی۔
عبدالقادر تو کون ہوتا ہے تجھ پر نماز معاف ہو جائے۔
زبانِ ولایت سے فرمایا۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم
وہ جتنا بھی نور تھا دھواں بن گیا، اندر سے آواز آئی عبدالقادر تجھے تیرے علم نے بچا لیا۔
فرمایا! ظالم اب بھی گمراہ کرتا ہے، مجھے میرے علم نے نہیں میرے اللہ نے بچا لیا۔ مجھے اپنے علم نے نہیں مجھے اللہ نے بچا لیا حضرت پیرانِ پیر اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اے لوگو غور سے سن لو جو آدمی نماز کا پابند ہے پنجگانہ نماز پڑھتا ہے نماز کے بعد درود پاک پڑھتا ہے ماں کی عزت کرتا ہے باپ کا ادب کرتا ہے مسجد کے نمازی کی قدر کرتا ہے اور پھر ہر جمعہ کے دن آیت الکرسی پڑھ لیتا ہے حضرت عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں جب قیامت کا دن ہوگا وہ جہاں بھی پھر رہا ہوگا میں عبدالقادر جیلانی اس کی شفاعت کروں گا۔ پیرانِ پیر گیارہویں والے پر آج لوگ اعتراض کرتے ہیں تم نے گیارہویں کہاں سے بنائی ہم ان سے کہتے ہیں محبت کے جام پیو عقیدت اور اُلفت کی نگاہ سے دیکھو یہ گیارہویں شریف کی باتیں گیارہویں پر طرح طرح کے اعتراض کرنے والو تاریخ کا مطالعہ کرو۔

سائل کو واپس نہیں کیا

حضرت پیرانِ پیر روشن ضمیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جہاں ایک اللہ کے دلی تھے وہاں ایک عظیم تاجر بھی تھے ایک دن ملک شام سے واپس آئے دیکھا دروازے پر ایک سائل ٹھہرا ہوا ہے گھر سے آواز آئی معافی دو فرمایا ہمارے در سے سائل خالی چلا جائے جب ہوتا ہے تو دے دیتے ہیں جب نہیں ہوتا تو معافی کہہ دیتے ہیں۔ فرمایا نہیں میں نہیں چاہتا کہ عبدالقادر کے دروازے سے کوئی خالی چلا جائے سارے تلامذہ اکٹھے کئے سارے شاگرد آئے۔

گیارہویں شریف کیا ہے

اپنے آئے۔ بیگانے آئے سب اکٹھے ہوئے جمعہ کی نماز کے بعد فرمایا بتاؤ میں یہ چاہتا ہوں کہ ایک دن مقرر کرلوں اس دن تم بھی گھر میں رہو میں بھی گھر میں رہوں شاگرد بھی موجود رہیں میرے مُرید بھی موجود رہیں اور ہر سائل کو معلوم ہو کہ آج عبدالقادر گھر میں موجود ہوگا میں سارا مہینہ کماؤں گا ایک دن اور ایک رات اللہ کے راستے میں تقسیم کردوں گا

شاگرد دو بتاؤ میں کون سا دن مقرر کروں۔ حضور آپ کے پاس علم ظاہر بھی ہے علم باطن بھی فرمایا

جب آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی
دن دسویں کا تھا رات گیارہویں کی تھی۔
جب نوح علیہ السلام کی کشتی جودی پہاڑ سے لگی
دن دسویں کا تھا رات گیارہویں کی تھی۔

جب ابراہیم علیہ السلام پر آگ کا چنحہ گلزار ہوا۔
دن دسویں کا تھا رات گیارہویں کی تھی۔
جب یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے باہر آئے
دن دسویں کا تھا رات گیارہویں کی تھی
جب یوسف علیہ السلام تختِ مصر پر پہلی دفعہ حضرت یعقوب سے ملاقات کرنے لگے۔
دن دسویں کا تھا رات گیارہویں کی تھی۔
اور جب موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر پہنچے اور اللہ سے پہلی دفعہ ہم کلامی کا شرف حاصل کیا۔
دن دسویں کا تھا رات گیارہویں کی تھی
اور جب میدان کربلا میں امام حسین علیہ السلام اپنے بچوں کو جام شہادت نوش کرا رہے تھے
دن دسویں کا تھا رات گیارہویں کی تھی۔
ہم بھی یہی دن اور یہی رات مقرر کرتے ہیں کہ دن دسویں کا ہوگا رات گیارہویں کی ہوگی جو بھی عبدالقادر کے دروازے پر آئے گا خالی واپس نہیں جائے گا۔

گیارہویں والا پیر

ذرا جوش سے آواز آئے نعرۂ غوثیہ اس دن سے مشہور ہوا گیارہویں والا پیر بولو گیارہویں والا ہر فقیر کو پتہ ہے ہر طالبِ دنیا اور ہر طالب علم یہ جانتا تھا کہ آج عبدالقادر گھر میں موجود ہوگا جو بھی آتا خالی نہ جاتا اسی دن سے مشہور ہوا گیارہویں

والا پیر اب حضرت کے کئی مرید تھے جن کے ہاں جانور تھے انہوں نے سوچا، کہ ہمارے پیر صاحب تو گھر میں رکھتے ہی کچھ نہیں ہم بھی ان تاریخوں کو بجائے دودھ فروخت کرنے کے یا دودھ گھر میں استعمال کرنے کے اللہ کے راستے میں نہ تقسیم کردیں آج لوگوں نے یہ بنا لیا جب تک گیارہویں شریف نہ دیں ان کی بھینس مرجائیں گی پتہ نہیں ان کو گردش آجائے گی۔ ہم کہتے ہیں اختلافات کی بات نہ کرو پاکستان میں امن وامان کی بڑی ضرورت ہے پاکستان میں اتحاد کی بڑی ضرورت ہے عالم اسلام اس وقت ایک نازک دور سے گزر رہا ہے افغان مجاہدین کا حال پڑھ لو آج مسلمان اضطراب کے اندر ہیں اگر اس وقت نجات ہوسکتی ہے تو تب ہوسکتی ہے جب ہم اللہ کے ولیوں اور بزرگانِ اسلام کے دروازوں پر کاسئہ گدائی دراز کریں۔ آپ دنیا کو بلائیں ابھی پچھلے دنوں میں لندن گیا برطانیہ کے مسلمانوں نے مجھے بلایا ایک نوجوان کھڑا ہو گیا کہنے لگا مولانا تم کہتے ہو کہ اللہ کے ولیوں کو مانو آپ ہی ذرا بتائیے دنیا اس قدر ترقی کرچکی ہے کہ مریض کے سینے میں پلاسٹک کا دل لگایا جاتا ہے اگر ایک آدمی بیمار ہو جاتا ہے اس کا دل تبدیل کرکے اس کے اندر پلاسٹک کا دل لگا دیتے ہیں حیات نو دے دیتے ہیں۔

آپ کہتے ہیں جی اللہ کے ولیوں کی بات کرو، کتنی سائنس ترقی کرگئی میں نے کہا اوملت کے نوجوان سن تم کہتے ہو پلاسٹک کا دل لگانا کمال ہے ربانی کہتا ہے پورے پاکستان میں ربانی ڈنکے کی چوٹ پر کہتا پھرتا ہے کراچی سے لے کر پشاور تک میں نوجوانوں کی فکر کو تبدیل کرنا چاہتا ہوں۔ ربانی کہتا ہے تمہاری سائنس کو ہم سلام کرتے ہیں مگر یاد رکھو مریض کے سینے میں پلاسٹک کا دل لگانا کمال نہیں ہے قبر پہ جاکے پاؤں کی ٹھوکر سے مُردے کو زندہ کرنا کمال ہے۔

مُردے کو زندہ کر دیا

حضرت پیران پیر روشن ضمیر گیارہویں والے پیر شہنشاہِ بغداد حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جمعہ کا خطبہ دے رہے ہیں اور کہتے ہیں لوگو امیرا نبی شان والا کہہ دو ہمارا نبی جوش سے آواز آئے ہمارا نبی للکار کے آواز آئے ہمارا نبی، ایک عیسائی کھڑا ہو گیا کہنے لگا عبدالقادر اپنے نبی کی بڑی تعریف کر رہا ہے تیرے نبی نے بھی کوئی مُردہ زندہ کیا ہے۔ ہمارے عیسیٰ علیہ السلام نے تو کئی مُردے زندہ کئے۔ حضرت پیران پیر منبر پر کھڑے ہو گئے فرمایا میں نبی نہیں ہوں۔ اسی مدینے والے نبی کے غلاموں کے غلاموں کے غلاموں کے غلاموں کے غلاموں کا غلام ہوں۔ مجھے کسی قبر پہ لے جا میں ابھی مُردہ زندہ کر دوں گا۔ منبر سے نیچے اُترے۔ مسجد سے باہر نکلے لوگوں نے کہا حضرت نماز جمعہ کا وقت جا رہا ہے فرمایا خاموش رہو وقت کی نبض ہمارے ہاتھ میں ہے قبرستان پہنچے آج تک تاریخ بغداد کا ایک ایک لفظ گواہ ہے لفظ کا ایک ایک حرف گواہ ہے حرف کی ایک ایک شدّ مدّ گواہ ہے، بغداد کی مسجد کا مینار گواہ ہے کہ حضرت پیران پیر نے فرمایا بتا کون سا مُردہ زندہ کرنا ہے اس نے اشارہ کیا ایک قبر کی طرف، میرے پیران پیر نے فرمایا ہوش کر اس کو مرے ہوئے ایک صدی گزر چکی ہے اس کو مرے ہوئے ایک سو سال گزر چکا ہے بتا یہ قوم کا میراثی ہے بین بجاتا ہوا آئے یا ویسے ہی اُٹھ کھڑا ہو۔

نبی کا معجزہ ہے ولی کی کرامت ہے

آج لوگ کہتے ہیں جناب تم یہ کیا کرتے ہو میں کہتا ہوں حضرت عبداللہ ابن

مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت پڑھو حضور سرور کائنات نے فرمایا جو کام خدا کر سکتا ہے اور کوئی نہیں کر سکتا اگر نبی کرے تو اس کو معجزہ سمجھا کرو اور اگر ولی کرے تو کرامت سمجھا کرو آنکھوں میں نور دینا اللہ کا کام ہے عیسیٰ علیہ السلام ہاتھ لگاتے تھے نور آجاتا تھا ہم نے اس کو معجزہ کہا۔

حضور کی نعلین نور دیتی ہیں

برطانیہ میں یہی بات ہوئی انہوں نے کہا ہمارا نبی ہاتھ لگاتا تھا نور آجاتا تھا میں نے کہا او مسٹر پادری ساؤتھ ہال کے گرجا گھر میں مَیں نے کہا او عیسائیو لندن کی فضاؤں میں بیٹھنے والو ولیوں کا مقام مقام ہی ہے مگر آؤ میرے نبی کی بات کرتے ہو تمہارے نبی کی عظمت کو سلام کرتا ہوں تمہارا نبی ہاتھ لگاتا تھا تو نور آ جاتا تھا میرے نبی کے پاؤں میں پہننے والی جوتی مبارک کے تلوں کا غبار لگتا تھا نور آجاتا تھا۔

خواجہ اجمیری اور پرتھوی راج

نوجوانو! ذرہ غور سے سُنیئے پاکستان کی تاریخ پڑھو پاک و ہند کی تاریخ پڑھو کہ آج مسجد کے مینارے گواہی دے رہے ہیں کہ اللہ کے ولیوں کا چرچا ہندوستان کے اندر کون لایا نہ گھوڑا نہ کوڑا نہ ہاتھی نہ جوڑا گھوڑا نہ لشکر نہ سپاہ نہ مال نہ دولت نہ لشکر جرار پھٹا ہوا لباس تھا پاؤں میں لکڑی کی کھڑاویں تھی گلے میں قرآن تھا آنکھوں میں توحید الٰہی کے سُرمے تھے اور سینے میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نغمے تھے حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ آئے پرتھوی راج کی حکومت تھی سیدھے دربار میں آئے پرتھوی راج نے کہا فقیر

یہاں کیوں آیا یہاں سے نکل جا۔

" فرمایا تو ہی بدل جا۔ توجہ ہے ناں

" یہاں سے نکل جا فقیر۔

فرمایا تو ہی بدل جا۔

کیسے آئے ہو

فرمایا۔ اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں

مجھے ہے حکم اذاں لاالٰہ الا اللہ

تجھے جہنم سے بچانے آیا ہوں

جنت کا دروازہ دکھانے آیا ہوں

گائے سے ہٹانے آیا ہوں

کعبے کا تعارف کرانے آیا ہوں

یارسول اللہ کا نعرہ لگوانے آیا ہوں

جوگی جے پال اور خواجہ اجمیری

اس نے جوگی جپال کو بلایا جوگی قریب آ جب جوگی قریب آیا۔
کہنے لگا اب تک تم نے ہمارے خزانے سے بہت کچھ کھایا ہے اس فقیر کے ساتھ مقابلہ کر جوگی جپال میدان میں آیا مقابلہ ہو رہا ہے۔

اُدھر جائز

اِدھر جائز

اُدھر ظلمت

اِدھر نورؐ

اُدھر حرام

اِدھر حلال

اُدھر کفر

اِدھر اسلام

اُدھر باطل

اِدھر حق

اُدھر مادیت

اِدھر روحانیت

اُدھر جادو

اِدھر کرامت

اُدھر جوگی جے پال

اِدھر خواجہ معین الدین چشتی اجمیری

جوگی جے پال نے ہاتھ میں ایک چیز پکڑی بتا میرے ہاتھ میں کیا ہے اگرچہ ہندو تھا مگر جانتا تھا جو علم غیب بتا دے سچا وہی ہے۔ حضرت نے نگاہ فقر سے دیکھا۔

فرمایا تیرے ہاتھ میں گنگا اور جمنا کی ریت ہے کہنے لگا ٹھیک ہے اس نے منتر پڑھا فضا میں اُڑا حضرت نے اپنی جوتی کو دیکھا فرمایا فقیر کی جوتی، کفر آسمانوں میں تو یہاں اسی وقت حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ کی جوتی مبارک اڑی جوگی کے سر پر لگی جوگی نے کہا میں مان گیا۔ یہ مادیت نہیں روحانیت ہے جادو نہیں کرامت ہے اسی وقت حضرت خواجہ معین الدین اجمیری نے پچیس ہزار ہندوؤں کو کلمہ طیبہ پڑھا دیا آج کا لج

میں پڑھنے والا نوجوان کہتا ہے یہاں محمد بن قاسم آئے یہاں صلاح الدین ایوبی آئے۔

اسلام اولیاء نے پھیلایا

ربانی کہتا ہے ٹھیک کہتے ہو صلاح الدین ایوبی آیا محمود غزنوی آیا محمد بن قاسم آیا اگر کالج کے پڑھنے والو اسلامیات کے پروفیسر سے پوچھو محمد بن قاسم نے صلاح الدین ایوبی نے محمود غزنوی نے ہندوؤں کی گردنیں جھکائی تھیں ہندوؤں کے دل جھکانے والا خواجہ معین الدین اجمیری تھا اسلام کی تاریخ بتاتی ہے۔

محمود غزنوی اور ابوالحسن خرقانی کا جُبّہ

جب سومنات کا مندر فتح ہونے لگا تو محمود غزنوی سیدھا ابوالحسن خرقانی کے پاس آیا کہنے لگا ابوالحسن تو میرا پیر ہے بہت بڑا لشکر جرار ہے مقابلہ بڑا سخت ہے حضرت پیران پیر نے فرمایا ابوالحسن خرقانی نے فرمایا محمود فکر نہ کر جب مشکل وقت آجائے لشکر اسلام پر ایک مشکل کا وقت آجائے مصلے بچھا کر یہ میں جُبّہ دے رہا ہوں اس جُبّے کو اللہ کی بارگاہ میں وسیلے کے طور پر پیش کر دینا یہ جذبات کی جولانی نہیں تقریر کی روانی نہیں، بلکہ ایک صحیح حقیقت ہے کہ جب سومنات کے مندر کو فتح کرنے لگے کمانڈر انچیف آف اسلام نے آ کر کہا بادشاہ سلامت نازک وقت آچکا ہے کفر کے بادل سر پر منڈلا رہے ہیں شکست کے آثار نظر آرہے ہیں، دشمن پورے زور پر ہے مسلمان پسپا ہو رہے ہیں قتل عام ہو چکا ہے اب ہماری فتح مشکل نظر آرہی ہے آج تک تاریخ کا ورق بتا رہا ہے کہ محمود غزنوی نے مصلّے بچھایا سر جھکا کے عرض کی۔ اے رب ذوالجلال تو جانتا ہے میرے دامن میں کوئی نیکی نہیں مگر تیری بارگاہ بے نیازی

میں تیرے ولی کا جُبّہ وسیلہ پیش کرتا ہوں سلام پھیرا سپاہ سالار اسلام نے آ کر کہا بادشاہ سلامت مبارک ہو، شکست فتح میں تبدیل ہو چکی ہے، سومنات کے مندر پر اسلام کا پرچم لہرایا جا چکا ہے، آج لوگ کہتے ہیں تم درباروں پر جاتے ہو ہم کہتے ہیں ایسی تقریریں نہ کرو اللہ کے ولیوں کے درباروں پر جایا کرو،

ہر مسجد کے ساتھ روضہ ہے

آج کتنا ظلم ہے کہ آج کہا جاتا ہے کہ جس مسجد کے ساتھ قبر ہو وہاں نماز مکروہ ہو جاتی ہے، ربّانی کہتا ہے جہاں اللہ کا ولی ہے وہاں مسجد ہے اور جہاں مسجد ہے وہاں ولی کا روضہ ہے کہاں کہاں تم روکو گے۔

ملتان آؤ مسجد کے ساتھ پیر بہاؤالحق کا روضہ، قلعے سے نیچے اترو مسجد کے ساتھ شاہ رکن عالم کا روضہ

پاک پتن چلے جاؤ مسجد کے ساتھ بابا فریدالدین شکر گنج کا روضہ
مٹھن کوٹ چلے جاؤ مسجد کے ساتھ خواجہ غلام فرید کا روضہ
تونسہ شریف چلے جاؤ مسجد کے ساتھ شاہ سلمان کا روضہ
قصور چلے جاؤ مسجد کے ساتھ پیر بلھے شاہ کا روضہ
بغداد شریف چلے جاؤ پیران پیر کا روضہ
نجف اشرف چلے جاؤ مسجد کے ساتھ مولیٰ علی کا روضہ
کربلا چلے جاؤ مسجد کے ساتھ امام حسین کا روضہ
مدینہ شریف چلے جاؤ مسجد کے ساتھ رسول اللہ کا روضہ

اولیاء اللہ کے پاس آؤ

دوستانِ محترم! ہم اس ملک کے اندر اتحاد چاہتے ہیں ہم کہتے ہیں جب بھی

مشکل وقت پڑا تمہیں بزرگوں کے دروازے پر جانا پڑا جب بھی مشکل وقت آیا تمہیں بزرگوں کے دروازے پر جاکر چادریں چڑھانی پڑیں۔ آج بھی مشکل وقت آیا عالم اسلام پر اگر مسجد اقصیٰ کی پاک گناہی چاہتے ہو ملک پاکستان کا استحکام چاہتے ہو تو ہر بزرگ کے دربار پر سلام کرنا پڑے گا اللہ کی قسم منبرِ رسول پر بیٹھا ہوں جتنی تحریکیں چلی توجہ ہے جتنی تحریکیں چلیں کام اللہ کے ولی آئے کام درویش آئے کام فقیر آئے۔ ؎

نہ تاج و تخت میں ہے نہ لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مرد قلندر کی بارگاہ میں ہے

پاکستان اولیاء نے بنایا

پاکستان بنا تو اللہ کے ولی کام آئے تحریک نظامِ مصطفےٰ چلی تو اللہ کے ولی کام آئے تحریک ختم نبوت چلی تو اللہ کے ولی کام آئے جاؤ ہائی کورٹ کی فائلیں کھولو کہاں کہاں ولی کام آئے جب ختم نبوت کی تحریک چلی تمام علمائے ملت نے کہا کہ قادیانی کافر ہیں۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ختم نبوت کو نہیں مانتے مقدمہ ہائی کورٹ کی عدالت میں پہنچا۔ قادیانیوں نے کہا یہ مولوی ایسی تقریریں کرتے ہی رہتے ہیں ان سے کہو اگر مناظرہ کرنا ہے تو تحریری مناظرہ کرو، میری ملت کے جوانوں ملک پاکستان کے غیور مسلمانوں آج تک عدالت کی فائلیں اس بات پر گواہ ہیں کہ سب مولوی خاموش ہو گئے مگر گولڑے کا پیر مہر علی اُٹھا۔

کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء
گستاخ اکھیاں کتھے جا اڑیاں

پیر مہر علی اور قادیانی نبی

حضرت پیر مہر علی شاہ اُٹھے فرمایا او قادیانیوں ہمیں تمہاری شرط منظور ہے
تمہیں بھی ہماری شرط منظور کرنا پڑے گی مناظرہ ہائی کورٹ کی عدالت میں ہو
اب ہماری بھی شرط ہے کہ مناظرہ مہر علی کرے گا عدالت کے کٹہرے میں کرے گا
میری شرط یہ ہے کہ تم عدالت کی میز پر قلم تم بھی رکھدو قلم میں بھی رکھدوں کاغذ
تم بھی رکھدو کاغذ میں بھی رکھدوں جس کا قلم خود بخود تحریر کرتا جائے سچا وہی ہو
گا قادیانی خاموش ہو گئے حضرت پیر مہر علی شاہ فرمایا کرتے تھے یہ جو تسبیح ہے
یہ شہنشاہِ بغداد نے دی ہے گیارہویں والے پیر نے دی ہے۔ ہاتھ میں تسبیح رکھا
کرو۔ درود پاک پڑھا کرو یہ تسبیح یہ گیارہویں والے پیر کا دیا ہوا تحفہ ہے۔

پیر مہر علی اور انگریز

حضرت پیر مہر علی شاہ ہاتھ میں تسبیح رکھا کرتے تھے،
گزرتے کے پلیٹ فارم پر گھوم رہے ہیں،
گاڑی رکی انگریز اترا گلے میں پستول ہے اس نے دیکھا بابا یہ کیا ہے۔
قریب آ کے کہنے لگا بابا جی یہ کیا ہے آپ نے ایک سیکنڈ کے لئے خاموشی اختیار
کی پھر اس کے پستول کی طرف دیکھا انگلی اٹھا کے کہا یہ کیا ہے اس نے کہا
یہ میرا ہتھیار ہے حضرت نے فرمایا یہ میرا ہتھیار ہے کچھ دیر گزری وہ خاموش نہ
رہ سکا اس نے تسبیح کو ہاتھ لگا کے کہا بابا یہ ہتھیار آپ کو کس نے دیا حضرت
نے انگلی اٹھائی، اس کے پستول کی طرف کر کے فرمایا بابا یہ ہتھیار آپ کو کس نے
دیا کہنے لگا مجھے یہ ہتھیار حکومت کے کمانڈر لارڈ ویلف مائیوٹل نے دیا حضرت نے۔

فرمایا مجھے شہنشاہِ بغداد نے دیا مجھے گیارہویں والے پیر نے دیا۔ انگریز کو پھر بھی چین نہ آیا قریب آ کے تسبیح کو ہاتھ لگا کے کہتا ہے بابا جی یہ ہتھیار کس کام آتا ہے اعحضرت نے اس کے پستول کی طرف انگلی کی فرمایا یہ ہتھیار کس کام آتا ہے اس نے پستول کھولا گولی بھری درخت پے پرندہ چہک رہا تھا حضرت پیر مہر علی شاہ کو قریب کر کے کہتا ہے بابا دیکھو میرے ہتھیار کا کمال وہ سامنے پرندہ بیٹھا ہے ذرا دیکھنا اس نے فائر کیا گولی ہواؤں فضاؤں خلاؤں کو چیرتی ہوئی پرندے کے سینے میں لگی پرندہ تڑپ کے زمین پے ٹھنڈا ہو گیا انگریز مسکرا کے کہتا ہے دیکھا بابا میرے ہتھیار کا کمال ابھی زندہ تھا۔ ابھی مُردہ ہو گیا۔ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحبؒ نے اپنی درود والی تسبیح مردہ پرندے کو لگائی وہ اُڑتا ہوا چہکتا ہوا فضاؤں سے ہوتا ہوا درخت پہ جا بیٹھا، آؤ اللہ کے ولیوں کے دروازے پہ آؤ نجات تب ہوگی مادیت کے ساتھ مقابلہ تب ہوگا۔ جب اللہ کے ولیوں کے دروازے پر سلام کرنے جاؤ گے پاک پتن والے حضرت بابا فرید الدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کے ذرا اونچی آواز سے صدقے جاؤں زور سے کہہ دو۔

بابا فرید گنج شکر کا واقعہ

حضرت بابا فرید الدین شکر گنج کی عمر چار سال کی ہے امی نے کہا بیٹے بڑے ہو گئے ہو نماز پڑھا کرو،

- امی نماز کس کی ہے
- کہا اللہ کی
- امی اگر اللہ کی نماز پڑھیں تو اللہ کیا دے گا

آپ اپنے چھوٹے بچوں سے۔ بچہ یہ کام کر تو وہ پوچھے گا اچھا میں اگر یہ کام کروں تو تم کیا دو گے آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ بیٹے کی فلانی چیز سے زیادہ رغبت ہے آپ

اسی چیز کا نام لیں گے تو وہ فوراً کام کرے گا۔

حضرت بابا فرید الدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کو پیار تھا شکر سے جو بیسہ دھیلا لیا، جا کے شکر لے لی ماں نے کہا بیٹا نماز ہے اللہ کی تم نماز پڑھو گے تو اللہ شکر دے گا، اچھا امی اللہ شکر دے گا۔

ہاں میرا بیٹا فرید، اللہ شکر دے گا۔

اُٹھے لوٹا لیا وضو کرنے لگے، امی نے جلدی سے مصلیٰ بچھایا مصلےٰ بچھا کے ایک شکر کی پڑیا مصلےٰ کے نیچے رکھ دی حضرت بابا فرید الدین شکر گنج تشریف لائے نماز شروع کی امی میں نماز ٹھیک پڑھ رہا ہوں۔

بیٹا بہت پیاری نماز پڑھ رہے ہو، سلام پھیرا۔

امی شکر، کہا! بیٹا مصلےٰ اٹھا مصلےٰ اٹھایا تو شکر کی پڑیا تھی بڑے خوش ہوئے امی سود دالنقد ونقد اے نماز پڑھیں گے شکر کھائیں گے۔

ہفتہ دس دن اسی طرح ہوتا رہا آپ وضو کرتے امی شکر کی پڑیا بنا کے مصلےٰ کے نیچے رکھ دیتے، ایک دن محلے کے یاروں کے ساتھ ٹھہرے ہیں۔ مسجد سے اذان کی آواز آئی اپنے یاروں سے کہنے لگے میں ذرا رب سے شکر لے آؤں، ارے عقل کر ربّ بھی شکر دیتا ہے۔

کہا تم مانو نہ مانو، ہمیں تو دیتا ہے۔

روزانہ گھر میں آ کر وضو فرماتے آج راستے میں نہر تھی نہر کے کنارے پر بیٹھ کے وضو کیا روزانہ والدہ مصلیٰ بچھاتی تھیں آج خود مصلےٰ لے کر کھڑے ہو گئے

امی نے کہا بیٹا وضو نہیں کرنا۔

امی آج میں وضو کر کے آیا ہوں

ماں بھی ماں تھی سفید بالوں کو فضائے آسمانی کی طرف کر کے عرض کی، اے

ربِ ذوالمنن تو دلوں کے راز جانتا ہے پہلے بیٹا فرید وضو کرتا تھا میں جلدی سے شکر کی پڑیا بنا کے مصلے کے نیچے رکھ دیتی تھی اب خود مصلے پہ کھڑا ہو گیا ہے اگر اس کے سامنے شکر کی پڑیا رکھی یہ کہے گا امی رب تو نہیں رکھتا تھا یہ تو آپ رکھا کرتی تھیں۔ اے میرے پروردگار یہاں تک لانا میرا کام آگے سنبھالنا تیرا کام!

سلام پھیرا امی شکر، کہا، بیٹے نئے ہو گئے ہو مصلے اٹھاؤ۔

مصلےٰ اٹھایا تو حیران ہو گئے روزانہ شکر کی پڑیا تھی آج مصلےٰ ہے مصلےٰ کے نیچے حوض ہے حوض سارا شکر سے بھرا ہوا ہے امی یہ کیا، روزانہ پڑیا آج حوض۔ فرمایا بیٹے روزانہ میں رکھا کرتی تھی آج خود رکھ گیا ہے۔

ولیوں کی کرامت حق ہے

اللہ کے ولیوں کے دروازوں پر آؤ ولی کی کرامت حق ہے کہو ولی کی کرامت آپ کشف المحجوب پڑھ لو، داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ لاہور میں آج بھی اُن کا دربار شایانِ شان موجود ہے، لاہور میں مسجد بنوائی داتا صاحب نے، لوگوں نے کہا اس مسجد میں نماز جائز نہیں، مفتی نے فتویٰ دے دیا اس کی مسجد میں کوئی نہ جائے اس لئے کہ مسجد کا رخ کعبے کی طرف نہیں ہے۔ سارے جوان آگئے واہ علی ہجویری اچھی مسجد بنوائی جس کا رخ ہی کعبے کی طرف نہیں داتا علی ہجویری مسکرائے فرمایا آج نماز مغرب کے وقت اعلان کر دو، کہ جس نے کعبہ دیکھنا ہو آج نماز مغرب میرے پیچھے پڑھ لے اعلان عام ہوا۔ اپنے آئے بیگانے آئے چھوٹے آئے بڑے آئے ادنیٰ آئے اعلیٰ آئے آخر وہ مفتی شہر بھی آئے آج تک کشف المحجوب کی عبارت گواہ ہے۔ داتا علی ہجویری مصلےٰ امامت پر کھڑے ہوئے نماز شروع کی۔ جتنے بھی پیچھے کھڑے تھے کعبہ سامنے دیکھ رہے تھے، سلام پھیرا تو قدموں میں

گر پڑے حضرت یہ کیا۔ فرمایا جو ولی ہوتے ہیں وہ جھوٹے نہیں ہوتے اور جو جھوٹے ہوتے ہیں وہ ولی نہیں ہوتے میں لاہور میں تقریر کی بہت بڑی کانفرنس تھی جب تقریر ختم ہوگئی تو معاشیات کا ایک پروفیسر مجھے ملا کہنے لگا مولانا ہم پڑھے لکھے لوگ ہیں یہ آپ نے کیسی بات کہہ دی کہ لاہور میں داتا صاحبؒ کو کعبہ نظر آگیا بائیس سو میل کا سفر ہے درمیان میں سمندر ہے فضائیں ہیں ہوائیں ہیں خلائیں ہیں پہاڑوں کی اونچائیاں ہیں کیسے نظر آگیا میں نے کہا پروفیسر صاحب اگر آپ کے سامنے قرآن پڑھوں تو آپ کہیں گے شاید معنی غلط حدیث پڑھوں تو آپ کہیں گے شاید راوی کمزور ہے

ہاکی میچ لاہور میں کیسے نظر آیا؟

آئیے ذرا آپ کو آپ کے ذہن کی بات کروں ابھی میں لاہور کے چوک سے گزرا جم غفیر ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے کہنے لگے مولانا محمد علی ڈنمارک میں "کمہ" بازی کا مظاہرہ کر رہا ہے میں نے کہا مظاہرہ کرے ڈنمارک میں مظاہرہ کرے امریکہ میں اور نظر آئے لاہور میں کہنے لگے مولانا آپ اسی بات پر حیران ہو رہے ہیں ربانی صاحب اگر پاکستان کی ہاکی ٹیم میچ کھیلے لندن کی سرزمین پر تو وہ نظر آتی ہے کھیلتی ہوئی ملتان کی سرزمین پر کیونکہ ٹیلی ویژن ایک اعلیٰ ایجاد ہو چکا ہے، سیاروں کی قوت سے وائرلیس سسٹم نظام کی قوت سے ہم ان کی شکلیں ان کی حرکات ایک جگہ سے دوسری جگہ پر پہنچا سکتے ہیں تو میں نے کہا تو پھر عقل ہوتی تو بحث نہ کرتے اگر تمہاری سائنس امریکہ میں کھیلنے والے اور لندن میں کھیلنے والے کی شکل لاہور اور ملتان میں دکھا سکتی ہے تو میرا رب بھی زمین کی طنابیں کھینچ کر داتا کو کعبہ دکھا سکتا ہے۔

بتوں کی آیات ولیوں پر نہ لگاؤ

اللہ کے ولیوں کو اللہ نے طاقت دی بولو کس نے دی آج جو لوگ بتوں کی آئتیں اللہ کے ولیوں کے لئے پڑھتے ہیں وہ اپنی عاقبت برباد کر رہے ہیں ربّانی اُن کو متوجہ کر رہا ہے کہ آؤ اپنی عاقبت کو سنوارو، جو آئتیں بتوں کے لئے نازل ہوئی ہیں۔ وہ اللہ کے ولیوں پر پڑھنا علم نہیں جہالت ہے۔

یہ بتوں کے لئے ہے

اکثر یہ آیت پڑھی جاتی ہے

افسوس ہے تم پر اللہ کو چھوڑ کر اُن کی عبادت کرتے ہو جو سن بھی نہیں سکتے

یہ فقرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کے لئے بولا تھا جب جناب ابراہیم علیہ السلام کو گرفتار کر کے لایا گیا اور کہا گیا سجدہ کرو نمرود کے دربار میں فرمایا میرے رب کے سوا کسی کو سجدہ جائز نہیں ہے تو نمرود نے کہا رب تو میں ہوں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا، رب الذی یحیی ویمیت، میرا رب وہ ہے جس کے ہاتھ میں موت بھی ہے جس کے ہاتھ میں حیات بھی ہے مرضی آئے موت دے مرضی آئے زندگی دے، نمرود نے دو قیدی بلوائے ایک کو آگ میں ڈال دیا دوسرے کو رہا کر دیا کہا ابراہیم علیہ السلام اب تو رب مان ایک کو موت دے دی دوسرے کو حیات دے دی، حضرت ابراہیم نے فرمایا۔

میرا رب سورج نکالتا ہے مشرق کی طرف سے اگر تیرے قبضہ اختیار میں ہے تو نکال کر دکھا مغرب کی طرف سے، اللہ فرماتا ہے شرمندہ ہو گیا قالو کہنے لگا

ابراہیم ہمارے بتوں کے ساتھ یہ سلوک تم نے کیا فرمایا
اس سے پوچھو جو بڑا ہے ان سے پوچھو اگر یہ بول سکتے ہیں سب نے کہا ابراہیم تو جانتا ہے بول نہیں سکتے تو حضرت ابراہیم نے اسی وقت فرمایا۔

اللہ کو چھوڑ کر ان کی پرستش کرتے ہو جو بول بھی نہیں سکتے آج پڑھے لکھے لوگوں نے اپنے آپ کو بڑا مفسر بڑا خطیب کہتے ہیں آج انہوں نے یہی آیت حضرت بہاؤ الحق زکریا کے لئے پڑھی۔

حضرت شاہ رکن عالم نوری حضوری کے لئے پڑھی

بابا فرید کے لئے پڑھی

حضرت داتا علی ہجویری کے لئے پڑھی

شہنشاہ بغداد کے لئے پڑھی۔

میں ان کو عوام کی عدالت کے کٹہرے میں بلا کے پوچھتا ہوں کیا ولی بُت ہے بُت بُت ہے ولی ولی ہے حل کے کہہ دو بُت بُت ہے ولی ولی ہے۔

ولی سے رب کو پیار ہے

بُت پر اللہ کی مار ہے

ولی سے رب کو پیار ہے

بُت مادیت ہے۔

ولی حقانیت ہے۔
بُت پتھر کی مورت ہے۔
ولی سُنیوں کی ضرورت ہے
بت میں نبض ہے نہ حشت ہے
ولی مست شراب الست ہے۔
بت کی آنکھ میں لکیر ہے۔
ولی کی آنکھ میں تاثیر ہے۔
بت دکھاتا ہے تو جسامت دکھاتا ہے۔
ولی دکھاتا ہے تو کرامت دکھاتا ہے۔
بت کو کچھ سنائے تو مردہ جان بن جاتا ہے۔
ولی کو کچھ سنائے تو خود خدا ولی کے کان بن جاتا ہے۔
ایک فقرہ کہتا ہوں ذرا اپنے دامن میں رحمت کے موتی بھر کے لے جاؤ

بُت کیا ہے بت کی مندری کیا ہے
ولی کے آگے شان سکندری کیا ہے
بُت کی اطاعت بت پرستی ہے
ولی کے دل میں خدا کی مستی ہے

غیراللہ نہیں اولیاءاللہ کہو

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا، الاخبردار اِنَّا بیشک اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ، اللہ کے ولی، جو دوست عربی لغات کا مطالعہ رکھتے ہیں انہیں اندازہ ہے کہ عربی شعراء نے جہاں عربی شعراء نے اللہ کا لفظ بولا ہے وہاں آنا کا نہیں بولا جہاں انا کا لفظ بولا ہے وہاں

الہ کا لفظ نہیں بولا کیونکہ اللہ بھی حرف تاکید انا بھی حرف تاکید مگر اللہ تعالیٰ نے جب اپنے پیارے ولیوں کا ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے اللہ بھی کہا اور انا بھی کہا، یا اللہ اتنی تاکید کیوں کی اللہ جانتا تھا کہ کچھ لوگ اللہ کے ولیوں کو غیر اللہ کہہ کر پکاریں گے تو اللہ نے حرف تاکید اللہ بھی لگایا اور انا بھی لگایا کہ خبردار بے شک وہ اپنی پوری مشینری کی طاقت لگائیں گے کہ غیر اللہ ہے اللہ نے اپنی پوری توحید کی طاقت سے اعلان کیا یہ غیر اللہ نہیں یہ اولیاء اللہ ہیں یا اللہ ان کو کیا ہے فرمایا!

لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ.

نہ انہیں کوئی غم ہے نہ انہیں کوئی ڈر ہے۔

دِل زندہ ہو گیا

کیا ڈر ہو گیا غم ہو جو خدا کا بن گیا خدا ان کا بن گیا جن جن لوگوں نے اللہ کی طرف اپنے دل کو متوجہ کر لیا ان کا دل زندہ ہو گیا، مدینے کے منبر میں حضور نے فرمایا تھا کہ اے میرے کلمہ پڑھنے والو پورے جسم کے اندر ایک لوتھڑا ہے اگر وہ صحیح آدمی صحیح اگر وہ غلط آدمی غلط اگر وہ زندہ آدمی زندہ اگر وہ مردہ آدمی مردہ حضرت حذیفہ نے سوال کیا حضور وہ کیا چیز ہے فرمایا وہ دل ہے اگر دل زندہ آدمی زندہ اگر دل مردہ آدمی مردہ اگر دل مردہ ہے آدمی بیٹھا کار میں تب بھی مردہ ہے۔

اگر دل زندہ ہے آدمی سویا ہوا مزار میں ہے تب بھی زندہ ہے، دل کی زندگی سے انسان کی زندگی وابستہ ہے اور فرمایا **الا بذکر اللہ تطمئن القلوب** خبردار ہو جاؤ دلوں کو اطمینان ملتا ہے سکون قلب ملتا ہے تو اللہ کے ذکر سے حضرت شیخ سعدی نے ایک بڑا پیارا مسئلہ حل کیا۔ وہ فرماتے ہیں

غوث پاک کا نام لو۔

ولیوں کا نام لو۔
درباروں پہ جاؤ۔
اللہ کے ولیوں کے قریب بیٹھو۔

شیخ سعدیؒ کی حکایت

شیخ سعدی فرماتے ہیں میں حمام میں گیا مجھے ایک دوست نے مٹی دی میں نے سونگھا تو بڑی خوشبو آئی میں نے کہا مٹی تو عنبر ہے کہ مشک فرماتے ہیں،

بگفتہ من گلے ناچیز بودم
مدت گل نشستم
جمال ہم نشین دامن اثر کر
وگرنہ من خاک

شیخ سعدی فرماتے ہیں کہنے لگی کہ چند عرصہ گلوں کے ساتھ رہی ہوں، ہوں مٹی مگر کچھ عرصہ میں نے پھولوں کے ساتھ وقت گزارا جمال ہم نشین درمن اثر کر، جن کے ساتھ رہی ہوں ان کا اثر ہو گیا، شیخ سعدی فرماتے ہیں اگر مٹی گلوں کے ساتھ رہے تو پھولوں کی خوشبو آجائے اور اگر گنہ گار اللہ کے ولی کے ساتھ رہے تو خدا کے خوف کی خوشبو آجائے۔

قبر چومنا صحابی کی سنت ہے

اگر گناہوں سے نجات چاہتے ہو اللہ کے ولی کا قرب اختیار کرو، اللہ کے ولیوں کے قریب رہو، اللہ کے ولیوں کے دربار پہ جاکر دعا کرو ہم نے یہ کبھی نہیں کہا کہ قبروں پہ جاکر سجدے کرو۔

ہم مجدد الف ثانی کے غلام ہیں۔
امام ربانی کے ماننے والے ہیں۔
شیخ سرہندی کے روحانی فرزند ہیں۔
ہم جس نے جہانگیر کے سامنے سینہ تان کے کہا تھا گردن کٹ تو سکتی ہے مگر اللہ کے سوا کسی کے آگے جھک نہیں سکتی، قبروں پر سجدہ کرنا حرام ہے مگر قبر کو چومنا حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی سنت ہے۔ دوستان محترم اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے اللہ تعالیٰ آپ کو آباد و شاد رکھے۔

جنگِ بدر

نہایت ہی واجب الاحترام بزرگو قابل قدر دوستو اور نوجوان ساتھیو!

آج میری تقریر کا عنوان ہے غزوۂ بدر میں نے آپ کی خدمت عالیہ میں آج یہ بیان کرنا ہے کہ بدر کے میدان میں سامان والے کون تھے اور ایمان والے کون تھے یہ غزوۂ بدر کیوں آئی، غزوہ بدر کے اندر مجاہدین اسلام کے پاسبان اور سالار کون تھے اور اسلام کے مجاہدین کے مقابلے میں کون لوگ تھے جن کو اپنے سامان پہ ناز تھا اپنی حکومت پہ ناز تھا اپنے اقتدار پہ ناز تھا اپنی دولت پہ ناز تھا اپنی سرداری پہ ناز تھا۔ اور نبی کے غلاموں کو اپنی غلامی پہ ناز تھا، یہ غزوہ بدر ہجرت کے دوسرے سال پیش آئی رمضان المبارک کا ستارھواں روزہ تھا گرمی کا موسم تھا اور صحابہ اللہ اور اس کے رسول کا نام لے کر میدان میں آئے۔

کفار کا مقصد کیا تھا

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اللہ کی توحید کا اعلان کیا، فرمایا! اللہ کے سوا کوئی سجدے کے لائق نہیں ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے مکے کے لوگوں نے حضور کو تکالیف دینا شروع کر دیں۔ یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس راستے سے گزرتے تھے ظالم اپنے سارے گھر کا گند، حضور کے راستے میں ڈال دیتے، یہاں تک ان ظالموں نے کیا کہ مسلمانوں کے ساتھ تعلق توڑ دیا میرے نبی نے مکہ چھوڑ دیا وطن چھوڑ دیا۔

برادری چھوڑ دی کنبہ چھوڑ دیا قبیلہ چھوڑ دیا مکہ سے آپ مدینہ منورہ تشریف لائے، حضور جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہاں بھی مکے والوں نے آپ کو آرام سے نہ بیٹھنے دیا مکے کے سرداروں نے یہ فیصلہ کیا کہ ملک شام کی طرف ایک قافلہ بھیجتے ہیں جو تجارت کرے گا اور اس تجارت کا جو نفع ہوگا اس سے ہم سامان خریدیں گے تلواریں خریدیں گے اور مدینے جاکر مسلمانوں سے جنگ کریں گے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات کا علم اللہ نے جبریل امین ؑ کے ذریعہ دیا کہ وہ قافلہ ملک شام کی طرف تجارت کرنے گیا ہے اور اس قافلے کا سردار ابوسفیان ہے اور وہ قافلہ مدینے سے گزرے گا۔ تو میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کے مجمع میں بیٹھ کے فرمایا کہ میں اللہ کا آخری نبی ہوں مجھ پر نبوت ختم ہو چکی ہے اب قیامت تک اسی کی بادشاہی ہوگی، تو محمد کی مصطفائی ہوگی، میرے بزرگو! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اے دوستو! وہ قافلہ جو ملک شام سے آرہا ہے وہ مدینے سے تین میل کے فاصلے پر سے گزرے گا وہ اس لئے آرہا ہے کہ ہمارے ساتھ جنگ کریں گے، مکہ مکرمہ میں جاکر سامان اکٹھا کریں گے۔ آؤ اس قافلے کے تعاقب میں نکلیں، لہذا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ آپ ص اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ سے باہر آئے پتہ چلا کہ وہ قافلہ کل یہاں سے گزرے گا۔

رمضان المبارک میں جہاد

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے کہا۔ یہاں آرام کیجئے۔ رمضان کے دن تھے گرمی کا موسم تھا۔ شدت کی گرمی تھی اور میرے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمارہے تھے جس نے رمضان میں روزہ بھی رکھا اور جنگ بھی کی جہاد بھی

کیا. قیامت کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ حجاب ہٹائے گا نقاب ہٹائے گا، اپنا پردہ اٹھائے گا اور اپنی شکل ان مجاہدین اسلام کو دکھائے گا،

اللہ اللہ! وہ کیسے صحابہ کرام تھے جن کی نظریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کرتی تھیں، صبح وشام حضور کی زیارت کیا کرتے تھے۔ نبیؐ پر درود سلام پڑھ رہے ہیں۔

زمیم کی چالاکی

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں آئے ہوئے ہیں، دوستو! اتنی دیر ہوئی کہ ابوسفیان نے زمیم غفاری کو جو ایک بہت بڑا کھگ کاریس تھا جو اس قافلے کے ساتھ تھا زمیم غفاری کو روانہ کیا کہ تو کسی طریقے سے جلدی مکے پہنچ جا اور مکے والوں سے جاکے جھوٹ بولدے کہ مسلمانوں نے ہمارے قافلے کو لوٹ لیا ہے

وہ زمیم غفاری جو تھا اس نے اپنی تلوار سے، اپنے اونٹ کی ناک کاٹ ڈالی اور اپنے کپڑے پھاڑ دیئے اور مکے میں جاکر شور کیا کہ مسلمانوں نے ہم پر حملہ کر دیا ہے ہمارے آدمی زخمی کر دیئے ہیں، ہمارے مال لوٹ لئے ہیں۔

زمیم کی آہ وبکا

ہے کوئی تم میں ایسا جو میدان کی طرف چلے اور مسلمانوں سے جنگ کرے؟

یہ جھوٹی خبر سن کر، یہ جھوٹا پراپیگنڈہ سن کر مکے والے طیش میں آئے اور ابوجہل کی قیادت میں ایک ہزار نوجوان بین بلجے بجاتا ہوا مکے سے نکلا۔

یہ قافلہ بدر کے میدان میں آیا، بدر میں ایک کنواں تھا، جس کا پانی بڑا میٹھا تھا انہوں نے آکر اس کنویں پر قبضہ کر لیا۔

میدان بدر میں حضور کی آمد

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی قافلے کا تعاقب کرتے کرتے میدانِ بدر میں پہنچ گئے

پتہ چلا کہ مسلمان ہار گئے ہیں۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا جا کر بتا کرو یہ کتنی تعداد میں ہیں؟
حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے انہوں نے دور ٹیلے پر کھڑے ہو کر دیکھا اور پھر واپس ہی چلے آئے اور کہنے لگے! آقا! اُن کا لشکر تو بہت زیادہ ہے۔

میری حفاظت کرنے والا اللہ ہے

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سعد کی بات سنی اور فرمایا اگر مکّے کے سارے کافر بھی اکٹھے ہو جائیں مجھ محمد عربی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے مقابلہ نہیں کر سکتے، میری حفاظت کرنے والا میرا اللہ ہے۔
میرا دین سچّا ہے اللہ کے سوا کوئی سجدے کے لائق نہیں ہے۔
اللہ کے سوا کوئی اس کائنات کا خالق نہیں ہے۔
ساری کائنات اللہ نے تمہارے لئے بنائی ہے اور تم اللہ کے لئے ہو۔

غلامان محمد جان دینے سے نہیں ڈرتے

دوستو! آخر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے آکر بتایا کہ اُن کے پاس ایک ہزار کا لشکر ہے، تلواریں بھی ہیں۔ ڈھالیں بھی ہیں، نیزے بھی ہیں۔ گھوڑے بھی ہیں کوڑے بھی ہیں اور ان کے ساتھ فاحشہ عورتیں ہیں، بدکار عورتیں ہیں، جو انہیں

گانے سُنا سُنا کر اُن کے جذبات کو مشتعل کرتی ہیں۔
حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جنگ کے لئے نہیں آئے تھے حضور تو اس قافلے کا تعاقب کرنے کے لئے آئے تھے
اب آپ نے صحابہؓ سے مشورہ کیا کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہیے۔
صحابہ نے عرض کی! اے اللہ کے نبی ہم موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی طرح نہیں ہیں جنہوں نے کہا تھا اے موسیٰ جا تو لڑ اور تیرا اللہ لڑے
آقا ہم آپ کے غلام ہیں یہ گردن رہے یا نہ رہے غلامانِ محمدؐ جان دینے سے نہیں ڈرتے، یہ سر کٹ جائے یا رہ جائے بہ کچھ پرواہ نہیں کرتے۔

ہم سمندر میں چھلانگ لگا دیں گے

آقا اگر آپ ہمیں حکم دیں گے تو ہم سمندروں میں چھلانگ لگا دیں گے۔
حضرت سعد نے اُٹھ کے کہا آقا اگر آپ اشارہ کریں گے تو ہم پہاڑوں کی چٹانوں سے ٹکرا جائیں گے۔
آقا آپ ہمیں اپنی جانوں سے زیادہ عزیز ہیں
میرے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، سچے ایمان والوں کی نشانی یہی ہوتی ہے۔
جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہؓ سے یہ بات سُنی اور ایک دعا کی
"اللھم یا مالک الملک ان ابراھیم نبیک وخلیلک الی اھلِ مکہ وانا محمد نبیک وحبیبک ادعوت الا اھل المدینۃ"
حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مدینہ منورہ کی طرف رُخ کر کے کہا!
اے مالک الملک۔

اے پیدا کرنے والے خدا
اے بادشاہوں کے بادشاہ

اے رب اللعالمین! حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے نبی تھے تیرے خلیل بھی تھے انہوں نے مکے والوں کے لئے دعا کی تھی۔

دانا محمد نبیك و حبیب انا دعوت الا اھل المدینه

یا اللہ میں تیرا نبی ہوں یا اللہ میں تیرا حبیب ہوں میں اہل مدینہ کے لئے دعا کرتا ہوں۔

یا اللہ مدینے والوں کو آباد رکھنا۔
یا اللہ مدینے والوں کی حفاظت کرنا۔

سب روزے سے ہیں

جو لوگ مکے سے ہجرت کر کے گئے تھے انہیں اسلام کی تاریخ میں مہاجر کہا جاتا ہے اور جو لوگ مدینے میں اسلام قبول کر چکے تھے انہیں انصار کہا جاتا ہے انصار کا معنیٰ ہے مدد کرنے والے۔ مہاجر کا معنیٰ ہے ہجرت کرنے والے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصارِ مدینہ کے لئے دعا کی،

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کون ایسا صحابی ہے جو روزے سے نہ ہو، صحابہ کی گنتی ہونی شروع ہوگئی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ کی گنتی کرنے والے تھے، اٹھ کر عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ سچے نبی، ہم میں تین سو تیرا جوان ہیں اور دو بچے ہیں اور اللہ کے فضل سے ہم سب روزہ دار ہیں،

آج یہ ائیر کنڈیشن روم بنے ہوئے ہیں۔
آج پنکھوں کی ہوا موجود ہے۔

آج ٹھنڈے پانی موجود ہیں

اور وہ تین سو تیرہ صحابہ تھے، میں قربان جاؤں اُن پر جن کے لئے کوئی ٹھنڈا پانی نہ تھا

کوئی ائیر کنڈیشن نہ تھا

کوئی کولر نہ تھا

کوئی ٹھنڈی ہوا نہ تھی

ہاں اگر اُن کو خوشبو آتی تھی تو خدا کی رضا کی آتی تھی، اگر ائیر کنڈیشن ہوا آتی تھی، تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی آتی تھی۔

معوّذ اور معاذ کی جانبازی

اللہ اللہ! حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں وہ دو بچے کون سے اشارہ کیا گیا۔

اس کا نام معاذ ہے اور اس کا نام معوّذ ہے،

ایک کی عمر نو سال ہے اور دوسرے کی عمر سات سال ہے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میرے ننھے مجاہدو، ہم تو قافلے کے تعاقب میں نکلے تھے تاکہ اس قافلے کو جا کے روکیں لیکن یہاں اب ہمیں جنگ کا امر آرہا ہے اور جنگ میں جوان لڑتے ہیں بچوں کے لئے جہاد فرض نہیں ہے واپس چلے جاؤ۔

معاذ نے عرض کی! یارسول اللہ! ہم واپس چلے جائیں!

ہاں بیٹا! تم واپس چلے جاؤ کیونکہ لڑائی کے آثار نظر آرہے ہیں۔

حضور فرماتے ہیں بچو واپس چلے جاؤ، تم ابھی بچے ہو،

میرے ملتان کے جوانو! حضرت بہاؤالحق زکریا کی نگری کے رہنے والے روشن ضمیرو! جب حضرت معاذ نے سُنا حضور فرما رہے ہیں تو حضرت معاذ اپنے پاؤں کی ایڑیوں پہ کھڑے ہو گئے، کہا

آقاؐ! دیکھنے میں ہم بچے ہیں مگر جو آپ کا دشمن ہے اس کے لئے شیر ہیں حضور نے حضرت معاذ کو شامل کر لیا، اب جناب معوّذ کہنے لگے معاذ میرا بھائی ہے حضور مجھے فرما رہے ہیں تو واپس چلے جا تو حضور کی خدمت میں روتے ہوئے آئے۔

حضورؐ فرماتے ہیں، اے معوّذ تجھے کس بات نے رُلایا،

عرض کی، آقاؐ! مجھے آپ نے واپس جانے کا حکم دے دیا ہے۔

فرمایا! ہاں معوّذ ہم تو قافلے کے تعاقب میں نکلے تھے مگر اب لڑائی کے آثار نظر آ رہے ہیں، بیٹا تم پہ لڑائی فرض نہیں ہے تم ابھی بچے ہو، بڑے ادب سے عرض کی!

آپ نے معاذ کو تو شامل کر لیا ہے

فرمایا! وہ ذرا تجھ سے بڑا ہے۔

تو عرض کی! آقا اگر اجازت ہو تو ایک بات کہوں،

کہو میرے غلام! لڑائی کے اندر عمر لڑتی ہے یا جذبہ لڑتا ہے

حضور نے مسکرا کے فرمایا! معوّذ لڑائی میں جذبہ لڑتا ہے، ہمت لڑتی ہے قمت لڑتی ہے اعصاب کی قوت لڑتی ہے دل کی طاقت لڑتی ہے،

کشتی فیصلہ کرے گی

تو عرض کی، آقا! میں معاذ سے زیادہ طاقت در ہوں تو حضور ہلکا سا تبسم

کر کے فرماتے ہیں

میرے معوذ کیا تو معاذ سے کشتی کر کے ہیں دکھلائے گا اگر تو نے معاذ کو پچھاڑ لیا تو ہم تجھے جنگ میں ساتھ رکھیں گے حضرت معوذ عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ مجھے منظور ہے

حضور نے حضرت معاذ کو بلایا۔ کہا

معوذ سے کشتی کرے گا۔

کہا آقا آپ کا حکم،

حضور نے فرمایا آ جاؤ کھلے میدان میں

ذرا توجہ کرنا وہ کیا منظر ہو گا جب ننھے مجاہدین کی کشتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھ رہے ہوں گے

اللہ اللہ! جناب معاذ نے معوذ کا ہاتھ پکڑا، حضرت معوذ نے کان میں کہا معاذ تو بڑا ہے بڑوں کا ادب ضروری ہے اب مہربانی کر تھوڑا سا پاؤں پھسلا دے ہم دونوں نبی کی غلامی میں قربان ہو جائیں گے،

معاذ نے معوذ کا ہاتھ پکڑا

سرکارؐ نے تھوڑا سا تبسم فرمایا!

آج لوگ دیکھتے ہیں بڑی بڑی کشتیاں ہوتی ہیں آج اتنی بڑی بڑی کشتیاں ہوتی ہیں کسی کی کشتی ٹیلی ویژن کی اسکرین پر آتی ہے کسی پہلوان کی کشتی ملک کا صدر دیکھتا ہے وزیر اعظم دیکھتا ہے۔

ربانی ان پہلوانوں پہ قربان نہ جائے جن کی کشتی نبیوں کا امام دیکھ رہا ہے رسولوں کا سردار دیکھ رہا ہے۔

معاذ نے معوذ کا ہاتھ پکڑا معوذ نے معاذ کا ہاتھ پکڑا، غور سے دیکھا

آنکھوں سے آنکھیں ملیں، نظر سے نظر ملی بھائی ادب کا تقاضہ ہے عشق کی بات ہے محبت کا پیمانہ زور پر ہے ذرا تھوڑا سا پاؤں پھسلا دے معاذ نے پاؤں پھسلایا مصداق روایات میں آتا ہے حضرت معاذ خود بخود لیٹے اور جناب معوذ سینے پہ چڑھ کے بیٹھ گئے حضور نے فرمایا میرا معوذ زندہ باد، تیری محبت زندہ باد۔

حضور نے فرمایا۔ معاذ اور معوذ قریب آؤ۔ حضور نے تھپکی دی اپنے نبوت والے ہاتھ سے کہا جیتے رہو میرے جوانو!

اللہ نے جہاد کے لئے چن لیا

اللہ نے تمہیں اپنے جہاد کے لئے چن لیا ہے۔ آج کے جوان کی خواہش ہے کہ آج کا جوان اپنی جوانی پتنگوں میں ضائع کر رہا ہے مکان کی چھتوں پر چڑھ کر پتنگیں اڑانے والے نوجوانو! اپنی اعصاب کی قوت کو ضائع مت کرو۔ اور اگر رسول کی شفاعت چاہتے ہو تو معاذ اور معوذ کی تقلید کرو، نمازی بن جاؤ مسلمان کی شان یہ ہے کہ مسلمان مصلے پہ آئے تو نمازی ہوتا ہے اور میدان جنگ میں جائے تو غازی ہوتا ہے اب دوستو حضور کی خدمت میں حضرت علی نے عرض کی۔ یا رسول اللہ، ان کے پاس پانی کا کنواں ہے اور ہمارے پاس ایک قطرہ بھی نہیں ہے ریت کے ٹیلے ہیں پاؤں ریت میں پھنس جاتا ہے۔

نبیؐ کا سجدہ اور دعا

اب دیکھو دوستو! حضور نے ایک سجدہ کیا
ذرا اس سجدے کی لذت آپ بھی محسوس کریں فرمایا!
اللھم انا وعدك الحق،

یا اللہ تیرا وعدہ سچا ہے۔
تو نے وعدہ کیا ہے کہ میں اپنے نبی کی مدد کروں گا
یا اللہ میں تین سو تیرہ و یارے کر آیا ہوں۔ اگر تیری مدد نہ آئی تو قیامت تک تیرا نام لینے والا کوئی نہیں ہوگا۔
اللہ نے فرمایا! جبریل
جبریل نے عرض کی! جی مولا
اللہ نے فرمایا، آج میرے نبی نے کہا ہے کہ اگر تیری مدد نہ آئی تو قیامت تک تیرا نام لینے والا کوئی نہیں ہوگا۔
جبریل جلدی کر پانچ ہزار فرشتوں کی جماعت تیار کرو اور ایسی پانچ ہزار فرشتوں کی جماعت جن کے نشانے ٹھیک ٹھیک لگیں۔
اب پانچ ہزار فرشتوں کی جماعت تیار ہوئی۔ جبریل پانچ ہزار فرشتوں کو لے کر چلا۔
اللہ نے کہا! جبریل
عرض کی! جی ربّ جلیل
اللہ نے فرمایا! میرے نبی کو سلام دینا اور کہنا، "اِنّی مَعَکُمْ" میں بھی تمہارے ساتھ ہوں۔ اللہ اللہ حفیظ جالندھری نے بڑی پیاری بات کہی تھی

تعداد میں تھے چار گھوڑے، چھ زرہیں اور آٹھ شمشیریں
پلٹنے آئے تھے یہ دنیا بھر کی تقدیریں

یہ لشکر (ہماری) دنیا میں انوکھا تھا نرالا تھا
کہ اس لشکر کا افسر ایک کالی کملی والا تھا

مددِ خداوندی آپہنچی

اللہ اللہ! میرے دوستو! حضور نے جب سجدہ کیا تو یکایک بادل آئے، جب بادل آئے تو بارش برسنا شروع ہوگئی۔ اِتنی بارش برسی کہ وہ جو کنواں جس پر مکّے کے کافروں نے قبضہ کیا تھا۔ اس کنویں سے بھی پانی اُبل اُبل کے باہر آیا جس جگہ انہوں نے خیمے لگائے تھے وہاں دلدل بن گئی کیچڑ بن گیا اور مسلمانوں نے گڑھا کھود لیا اور پانی جو اللہ کی طرف سے رحمت بن کر آیا تھا وہ پانی اکٹھا کیا ان کے لئے پانی جمع ہوگیا وہ جو ریت کے ٹیلے تھے جم گئے

اللہ فرماتا ہے کیوں میرے نبی کے غلاموں، میں نے تمہاری مدد کیسے کی۔ جن کو پانی پر بڑا فخر تھا کہ کنواں ہمارے قبضے میں ہے وہ کنواں اُن کے لئے مصیبت بن گیا اتنی دیر میں ابوجہل نے آواز دی۔

جنگ کی ابتداء

کہنے لگا یا محمد ابن عبداللہ جوش سے اپنے گھوڑے کی زین پر کھڑا ہوا، کھڑے ہوکر کہتا ہے۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جلدی کر، جنگ کے لئے تیار ہوجا۔ ہم اپنی صفوں کو درست کر رہے ہیں۔

میرے دوستو! تاریخ اسلام کا مورخ یہ نقشہ کھینچتا ہے کہ ادھر سامان تھا

اِدھر ایمان تھا

اُدھر کفر تھا اِدھر ابوبکر تھا۔

اُدھر لشکر جرار تھا

اِدھر حیدر کرار تھا

حضرت معوّذ اور معاذ کا جذبہ

اب صفیں درست ہونے لگیں حضرت سواد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں حضور کے ہاتھ میں چھڑی تھی اور حضور صفوں کو درست کر رہے تھے۔ معاذ اور معوّذ کو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دائیں بائیں ٹھہرایا گیا۔ جب دائیں اور بائیں جانب ٹھہرے تو عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں۔ جب میں نے دائیں بائیں دیکھا۔ تو دیکھا میرے ساتھ تو بچے ہیں۔ میدان جنگ ہے دشمن کی تلواریں ہیں لڑ کھڑائیں گی دشمنوں کی گردنیں گاجر اور مولی کی طرح کٹیں گی۔ میرے ساتھ تو بچے ہیں لیکن میں چپ ہو گیا۔ اتنی دیر میں پھر ابو جہل نے آواز دی کہ ہمارا تیر آ رہا ہے

فرماتے ہیں اُدھر گانوں کا شور تھا۔ ادھر درودوں کا زور تھا۔

فرماتے ہیں ابو جہل کی پارٹی گانوں والی تھی۔ رقص و سرود والی تھی، بدکار عورتوں والی تھی۔

میرے دوستو! رسول اللہ کے غلام نمازوں والے تھے درودوں والے تھے۔ اب ذرا غور کریں دیکھنا حضرات! حضور نے سختی سے منع کیا ہے کہ جس گھر میں فحش گانے ہوں، اس گھر میں برکت نہیں آتی۔ آج کل تو ہر جگہ گانے ہی گانے ہیں خیر میرا یہ موضوع نہیں لیکن میں اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ بدر کے میدان کے اندر درودوں کی کثرت تھی اور ہر صحابی کی آواز تھی۔

اَللّٰھُمَّ! اے ہمارے اللہ ہماری مدد فرما کیونکہ ہم تیرے نبی کے سچے غلام ہیں

جنگ شروع ہو گئی

پانچ ہزار فرشتوں کی جماعت بھی آ گئی۔ اب جنگ شروع ہوئی سب سے

پہلا تیر مارا ولید نے اور اُس کے مقابلے میں جواب دیا حضرت علی نے
دوسرا تیر ابوجہل نے مارا تو اس کا جواب حضرت سعد بن ابی وقاص نے دیا
ابھی صحابہ کرام آپس میں مشورہ ہی کر رہے تھے کہ کتنے تیر ہوں گے کہ یکایک اُن
کے دو آدمی آئے اور انہوں نے تلواروں سے وار کرنا شروع کر دیئے۔

ابُوجہل واصلِ جہنم کر دیا گیا

جب بھگدڑ مچا تو عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں جو میرے ساتھ ننھے بچے تھے
ایک کا نام معاذ اور دوسرے کا نام معوّذ تھا۔ وہ اپنی ایڑیوں پہ کھڑے ہو کے کہنے
لگے چچا جان، ذرا اتنا تو بتاؤ وہ ابوجہل کون سا ہے۔
حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے پوچھا۔ بیٹے ابوجہل کو کیا کرو گے
کہنے لگے!

قسم کھائی ہے مر جائیں گے یا ماریں گے اس ناری کو
سُنا ہے کہ گالیاں دیتا ہے وہ محبوب باری کو

ابوجہل کو کیا کہتے ہو، کہا، سُنا ہے کہ وہ ہمارے نبی پاک کا پکا دشمن ہے۔

فرمایا! بیٹو، وہ سامنے کھڑا ہے ابوجہل
حفاظت کر رہا ہے گرد اُس کے فوج کا دستہ
وہ دیکھو!
حفاظت کر رہا ہے گرد اُس کے فوج کا دستہ
بچے بولے
یہ دستہ کب تلک روکے گا عزرائیل کا رستہ
بچے بَرق کی رفتار سے پہنچے۔

بچے تیز رفتار سے پہنچے۔
ان کی رفتار اتنی تیز تھی کہ وہ بجلی کی رفتار سے پہنچے۔ ایک نے ابوجہل کی گردن پہ وار کیا۔ دوسرے نے ابوجہل کے گھوڑے کی لگام تھامی،
دُور کھڑا ہوا تھا ایک کافر اس نے وار کیا حضرت معوّذ کا بازو کٹنے لگا حضور دور سے دیکھ رہے ہیں جب میرے آقا دور سے دیکھ رہے ہیں تو میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔
پیارے کیا ہوا! آقا بازو کٹ گیا۔
فرمایا! قریب آ، اگر بازو کٹ گیا ہے تو جوڑنے والا محمد تو تیرے پاس کھڑا ہے۔
حضور نے لعاب دہن لگایا، بازو ٹھیک ہو گیا۔
میدان میں جنگ شروع ہے اور ہر آدمی کی زبان پہ ہے
اللّٰھم ارحم عَلَینَا
یا اللہ ہم پہ اپنی رحمت فرما۔

کھجور کی ٹہنی تلوار بن گئی

جب جنگ زور پہ تھی، جن کا نام تاریخ میں تمیم آتا ہے۔ وہ کھجوریں کھاتا ہوا حضور کے پاس آیا اور کہتا ہے یا رسول اللہ، اے اللہ کے رسول! مجھے آپ سے بڑی محبت ہے۔
حضور نے فرمایا، یہ خاک محبت ہے تجھے، جنگ ہو رہی ہے تلواریں چل رہی ہیں اور تو کھجوریں کھا رہا ہے۔
عرض کی آقا! میرے پاس تلوار نہیں ہے جس سے میں جنگ کروں،

حضور نے فرمایا! وہ دُور کھجور کا درخت کھڑا ہے جا چھڑی اتار کے لے آ۔ وہ بھاگتا گیا اور کھجور کی چھڑی لے آیا جب وہ چھڑی لایا تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی کالی کملی سے لگا دی۔

اور فرمایا۔ جا! اب اس سے لڑ، جا جلدی جا اب اس سے لڑ، وہ گیا اس نے چھڑی کو اٹھایا فضا میں لہرایا۔

جب لہرایا تو حضرت عمرؓ آگئے عرض کی یا رسول اللہ وہ دیکھئے وہ آدمی جس کے ہاتھ میں چھڑی ہے وہ اتنی شدت سے لڑ رہا ہے کہ ہماری تیز دھار والی تلواریں بھی اتنا کام نہیں کر تیں جتنی اس کی چھڑی کام کرتی ہے۔

حضور نے فرمایا! میرے یارو، اشارہ چھڑی کا ہوتا ہے کام جبریل کر رہا ہے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اللہ ہماری مدد کر رہا ہے دیکھتے ہی دیکھتے شور ہوا کہ ابوجہل مارا گیا۔

حضور فرماتے ہیں کہ دیکھو کس نے وار کیا۔ دیکھا تو وہی معوّذ تھا جو اس کی گردن پہ وار چلا رہا تھا۔

حضرت معوذ فرماتے ہیں جب میں نے اس کی گردن پہ تلوار ماری تو اُس نے کہا مجھے بڑا افسوس ہے اگر میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے کسی جوان کے ہاتھوں مارا جاتا تو مجھے افسوس نہ تھا۔ افسوس یہ ہے کہ ایک معصوم کے ہاتھوں مارا جا رہا ہوں۔

معاذ کہنے لگا۔ ذرا گردن نیچی کر کے کاٹ تاکہ جب گردنوں میں گردن پڑی ہوئی ہو تو پتہ چلے کہ کسی سردار کی گردن ہے۔

حضرت معاذ نے کہا! تیری سرداری کو ہم مٹانے آئے ہیں۔ اب سرداری ہے تو ہمارے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ہے۔

مجاہد کی اللہ مدد کرتا ہے

دوستو ذرا توجہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

چوتھا پارہ ہے سورۃ آل عمران ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یاد کرو وہ وقت جب میں نے بدر کے میدان میں تمہاری مدد کی۔ اور تم کمزور تھے۔

تم کمزور تھے ہم نے مدد کی، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اے مسلمان اب بھی نہ گھبرا اگر تو کمزور ہے تو اب بھی میں حیّ قیوم تیری مدد کے لئے موجود ہوں۔

سُپر پاور اللہ ہے

آج دنیا ڈرتی ہے کہ روس بڑی طاقت ہے امریکہ بڑی پاور طاقت ہے ربّانی کہتا ہے۔ آؤ آج بھی مدینے والے کے گدا بن جاؤ

جو نبی کا غلام ہے وہی ساری دنیا کا امام ہے۔

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو

اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

دوستو ذرا توجہ کرنا! اس جنگ کے اندر ابوجہل مارا گیا

مکے کے بڑے بڑے رئیس مارے گئے۔

مال غنیمت ہاتھ آیا۔ بہت سے کافر قید ہوئے۔

اب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُن قیدیوں اور مال غنیمت کو لے کر مدینہ منورہ

آئے:

بدر اور مدینہ منورہ کا درمیانی فاصلہ جو ہے اگر پہاڑی راستے سے جائیں تو وہ صرف بیس میل ہے اور اگر موجودہ راستہ جو اب حکومت نے بنایا ہے اس راستے سے بہت دور پڑتا ہے، ایک سو کلومیٹر دور پڑتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ آئے حضور نے فرمایا۔ اب ان قیدیوں پر رحم کرو اور ان کا فدیہ لے کر چھوڑ دو۔

آپ کے لئے ایک علمی بات کروں۔ تاریخ یہ کہتی ہے۔ کہ اس لڑائی کے اندر حضور کی بیٹی زینب کے خاوند حضرت ابوالعاص بھی قید ہو کر آئے وہ بھی ابوجہل کی صف میں پکڑے گئے اور قیدی ہو گئے۔

اب مدینے میں بندھے ہوئے بیٹھے ہیں، حضور نے فرمایا! ابوالعاص کو چھوڑو، غلام فدیہ دو۔ اپنے داماد سے کہہ رہے ہیں یہ ہے اسلامی اصول۔ فدیہ دو۔

حضور نے داماد کو فدیہ لے کر چھوڑا

ابوالعاص نے مکہ مکرمہ میں آدمی بھیجا اور اپنی بیوی حضرت زینب جو حضور کی بڑی بیٹی ہیں ان سے کہا۔ میرے فدیے کے لئے کچھ تعاون کر۔ حضرت زینب نے وہ ہار بھیجا جو حضرت خدیجۃ الکبریٰ نے اپنی بیٹی کو جہیز میں دیا تھا۔

جب وہ ہار آیا تو حضور کی آنکھوں میں آنسو آگئے حضرت خدیجہؓ یاد آگئیں اور رو کے فرمایا! میرے یارو آج سلطنت اسلام کی خاتون اوّل مجھے یاد آگئی ہے اگر تم معافی دے دو تو بہتر ہوگا۔ شرط یہ لگائی کہ میری بیٹی زینب کو واپس مدینے بھیج دو، چنانچہ ابوالعاص کو چھوڑ دیا گیا اور حضرت زینبؓ بھی مدینے آگئیں تاریخ کہتی ہے کہ کچھ دیر کے بعد ابوالعاص بھی مسلمان ہو کر مدینے آگیا۔

اب دوستو ذرا توجہ کرنا۔ جناب حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور کی پاکیزہ بیٹی ہیں ان کے شوہر بھی آئے۔ حضرت عباس حضور کے چچا ہیں۔ دیکھو یار کیسی جنگ ہو رہی ہے۔ بیٹا ایک طرف ہے تو باپ ایک طرف

حضرت ابوبکر اور بیٹے کا مکالمہ

حضرت ابوبکر صدیق ادھر ہیں تو بیٹا اُدھر ہے ایک دفعہ حضرت عبدالرحمٰن نے کہا تھا کہ ابا جان میدانِ بدر میں مَیں تھا ابوجہل کے ساتھ اور آپ تھے رسول اللہ کے ساتھ، کئی دفعہ آپ میری تلوار کے وار کے نیچے آئے مگر میں نے بچا لیا۔ کہ آپ میرے ابا ہیں۔

دوستو! تاریخ یہ کہتی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق کھانا تناول کر رہے تھے کھانے کا لقمہ وہیں رکھ دیا اور جوش میں آ کر کہا! بیٹا وہ تو تھا کہ باپ سمجھ کر تو نے بچا لیا تھا۔ خدا کی قسم! اگر اس دن تو میری تلوار کے نیچے آتا بیٹا سمجھ کے بچاتا نہ، حضور کا دشمن سمجھ کے تیری گردن اتار دیتا۔

بیٹا اُدھر ہے باپ اِدھر، قبیلہ ایک، برادری ایک ہے رشتہ داری ایک ہے مگر ایک حضور کے دین پر قربان ہونے آئے ہیں۔ دوسرے مٹانے آئے ہیں حضرت عباس جب مکہ مکرمہ آئے تھے تو اپنی بیوی کو کہہ کے آئے تھے یہ جو سونا ہے جو میں تجھ کو دے کر جا رہا ہوں اس کو دفن کر دے۔ آدھی رات کے وقت میاں بیوی نے مل کر سونا زمین کے اندر دفن کیا۔

اب حضرت عباس بندھے ہوئے آئے۔

حضور کو علم غیب دیا گیا

حضور فرماتے ہیں چچا جان! فدیہ ادا کرو

کہنے لگے۔ بھتیجے تُو تو جانتا ہے۔ میں غریب آدمی ہوں۔
میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے۔ حضور نے ہلکا سا تبسّم کر کے فرمایا جو اپنی گھر والی اور میری چچی کو سونا دفن کر کے دے کے آئے ہو وہ کیا ہو گا۔ وہ کہاں جائے گا۔ حفیظ جالندھری نے اس حدیث کا ترجمہ کیا۔

یہ سُن کر حضرت عباس پر رعشہ ہوا طاری
کہ محمد مصطفٰے تو ہیں خبر رکھتے ہیں دلوں کی بھی

اللہ اللہ ! وہ سب اعمالِ نیک و بد پہچان جاتے ہیں
اور محمد تو دلوں کی دھڑکنیں بھی جان جاتے ہیں

اللہ اللہ ! میرے بزرگو ! حضرت عباس پر رعشہ ہوا طاری کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو دلوں کی بھی رکھتے ہیں خبر گیری۔
عرض کی آپ کو یہ کس نے بتایا ہے
فرمایا ! جس نے مجھے رسول بنا کر بھیجا ہے۔
تو غزوہ بدر کے اندر یہ بھی مسئلہ حل ہو گیا کہ اللہ کی طاقت سے نبی جانتا ہے

مسلمانو پھر متحد ہو جاؤ

دوستو ! آج کی ساری گفتگو کا نچوڑ یہ ہے کہ یہ غزوہ بدر کفر و اسلام کی پہلی لڑائی ہے۔
یہ غزوہ بدر مسلمانانِ عالم کے عشق کی ابتداء ہے۔
یہ غزوہ بدر مجاہدین کی ضرب کا دوسرا نام ہے۔
یہ غزوہ بدر عابدین، شاہدین، پرہیز گاروں کی جماعت کا دوسرا نام ہے
اگر آج بھی مسلمان اکٹھے ہو جائیں تو امریکہ اور روس جیسی سپر طاقتیں مسلمانوں

کے سامنے جھک سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا کہ مسلمان میں نے تجھے اس لئے نہیں بنایا کہ تم ذلیل ہو، یا اللہ آج مسجد اقصیٰ یہودیوں کے قبضے میں ہے

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا

اللہ تعالیٰ کہتا ہے نہ غم کھا اور نہ پریشان ہو جا تم کامیاب ہو تم عزت والے ہو، اقتدار تمہارے ہاتھ میں ہوگا۔ ساری قوموں کی قیادت تم کرو گے۔

یا اللہ کیا! فرمایا۔ ذرا وہ شرط سننا نوجوانوں یہ رتانی کی بات نہیں ہے رب کی بات ہے۔

اللہ کہتا ہے! اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ۔

اگر تم ایمان دار ہو تو کامیابی تمہارے لئے ہے۔

اب آئیے! اس غزوۂ بدر کے شہداء اور غازیوں کو سلام پیش کیجئے غازی بنیئے اور قرآن کے قاری بنیئے۔ ایسی تقریریں نہ سنئے کہ جس میں مسلمانوں کو کافر، مشرک اور بدعتی بنایا جائے۔ تقریریں ایسی کرو کہ مسلمان بھائی بھائی بن جائیں۔ اختلافات ختم ہو جائیں، سارے مسلمان ایک ہو جائیں اور نیک ہو جائیں۔

وما علینا الا البلاغ المبین۔

حقوقِ والدین

الٰہی بحر مصطفٰے کے واسطے

سیدالانبیاء شاہِ دوسرا کے واسطے

یہ دُعا قبول فرما مولا میلادِ مُصطفٰے کے واسطے

کرم کر مولا صدیقِ اکبر باصفاء کے واسطے

رحم فرما مولا فاروقِ اعظم بے ریا کے واسطے

اَدب وحیا کی توفیق دے مولا عثمان باحیا کے واسطے

نظامِ مصطفٰے پر ثابت قدم رکھیو مولا

حضرت علی شیرِ خدا کے واسطے

ہم سب کی دعائیں قبول فرما مولا

شہیدانِ کربلا کے واسطے

یا اللہ اِسی مجمع میں جتنے لوگ ہاتھ اُٹھائے ہوئے ہیں سب کی حاضری قبول فرما

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ۔

قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیْنٌ

میرے قابل قدر بزرگو اور نوجوان ساتھیو آج ہم سب برکت کے حصول کے لئے حاضر ہوئے ہیں اللہ تعالٰی ہماری حاضری قبول فرمائے
جو اللہ تعالٰی کے رسول کا ذکر کرتا ہے اللہ تعالٰی اپنے پیارے حبیب کے صدقے اُن کے سارے کبیرہ گناہ معاف فرما دیتا ہے اور قیامت کے دن وعدہ کرتا ہے پیارے جو تیرا ذکر کرے گا میں ان کے اعمال بد کو قیامت کے دن نہ دیکھوں گا۔ تیرے نام کے صدقے اُن کے سارے گناہ بخش دوں گا۔ یہاں سی آئی ڈی کے حکام بھی بیٹھے ہوئے ہیں، میں ان سے عرض کروں گا کہ بڑے اطمینان کے ساتھ تشریف رکھیئے ہمارا یہ جلسہ صرف برکت کے لئے ہے۔
ہم صرف رُوحانیت حاصل کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔
مجھے میرے دوستوں نے کہا ہے کہ چار سال مدینہ شریف میں پڑھتا رہا ہے جو تو نے مدینے میں دیکھا ہے وہی سُنا میں نے کسی کا شکوہ نہیں کرنا کسی پہ طنز نہیں کرنا میں نے تو بات کرنی ہے مدینے والے کی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدینہ منوّرہ کی مسجد میں تقریر کر رہے ہیں مجمع صحابہ کا لگا ہوا ہے۔
جناب صدیق اکبرؓ بھی موجود ہیں
حضرت عمرؓ بھی موجود ہیں
عثمان غنیؓ بھی موجود ہیں
حضرت علیؓ بھی موجود ہیں

جناب عبدالرحمٰن بن عوفؓ بھی موجود ہیں۔
عبداللہ ابن مسعودؓ بھی موجود ہیں۔
میری ملت کے جوانو! آپ نے بڑے بڑے جلسے دیکھے ہوں گے مگر ربانی کہتا ہے اُس مجمع پہ قربان ہو جائیں جس مجمع میں سننے والا بلالؓ تھا سنانے والا آمنہؓ کا لالؐ تھا میرے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واعظ فرما رہے ہیں۔

درود پڑھنے والا قیامت میں میرے ساتھ ہوگا

میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھ لیا میں قیامت کے دن اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں لے جاؤں گا میرے پیارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جس آدمی نے پنجگانہ نماز کے بعد باجماعت ادا کرنے کے بعد مجھ نبیؐ پر دس مرتبہ درود پڑھ لیا قیامت کے دن اس کا گھر محمدؐ کے محل کے قریب ہوگا۔ میرے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں مجھ پر تو صرف انسان ہی درود نہیں پڑھتے۔

مجھ پر تو ملائکہ بھی درود پڑھتے ہیں
مجھ پر تو فرشتے بھی درود پڑھتے ہیں۔
ملک بھی درود پڑھتے ہیں
فلک بھی درود پڑھتے ہیں
میرے پیارے نبی کریم نے فرمایا
مجھ پر تو جبرائیل بھی درود پڑھتا ہے۔
عرش کے ملائکہ بھی درود پڑھتے ہیں

رب بھی درود پڑھتا ہے

میرے پیارے نبیؐ نے فرمایا مجھ پر تو ربّ العالمین بھی درود پڑھتا ہے جنگل کے درندے بھی میرے نبیؐ کو سلام کرتے ہیں اس لئے کہ میرے نبیؐ پوری کائنات کے نبی ہیں فرشتوں کے نبی ہیں انسانوں کے نبی ہیں جمادات کے نبی ہیں حیوانات کے نبی ہیں، ملائکہ کے نبی ہیں فرشتوں کے نبیؐ ہیں۔ سدرہ کی بلندیوں کے نبی ہیں ستاروں کی جھلملاہٹ کے نبیؐ ہیں آبشاروں کی کھڑکھڑاہٹ کے نبی ہیں میرے نبی ہواؤں کے نبی ہیں فضاؤں کے نبی ہیں خلاؤں کے نبی ہیں۔

حضورؐ انبیاء کے نبی ہیں

میرے نبی تو ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کے بھی نبی ہیں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدینہ منورہ میں صحابہ کرام کی امامت فرما رہے ہیں قربان جائیں ان نمازوں پر جن نمازوں کے امام امام الانبیاء تھے ایمان سے بتاؤ جن لوگوں کو نماز پڑھائی ہوگی داتا علی ہجویریؒ نے وہ لوگ شان والے ہیں کہ نہیں جن لوگوں کو نماز پڑھائی ہوگی بابا فریدالدین شکر گنجؒ نے وہ لوگ شان والے ہیں یا نہیں جن کو نماز پڑھائی ہوگی حضرت بہاؤالحق زکریا نے وہ شان والے ہیں یا نہیں جن کو نماز پڑھائی ہوگی پیران پیر نے وہ شان والے ہیں یا نہیں اور جن کو نماز ہی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پڑھائی ہو وہ صحابہ کتنی شان والے ہیں۔

درخت چل کر آتے ہیں

میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کو نماز عصر پڑھائی جب نماز عصر

پڑھا کر مسجد سے باہر نکلے ایک یہودی کہنے لگا اگر آپ اللہ کے نبی ہیں اس درخت کو بلائیں یہ درخت چل کر آپ کے پاس آئے میرے پیارے نبی مسکرائے فرمانے لگے یہودی تو کیا کہتا ہے کہنے لگا تو اگر اللہ کا نبی ہے، اللہ کا پیارا ہے اللہ کا مبعوث کردہ پیغمبر ہے ذرا درخت کو بلا یہ تیرے پاس چل کر آئے میرے پیارے نبی فرماتے ہیں او یہودی یہ کیا بہادری ہے میں نبی خود بلاؤں تو خود چلا جا اَیُّھَا الشَّجَرُ، اے درخت وہ سامنے زلفوں والا تجھے بلا رہا ہے مدینے والے یوں بیان کرتے ہیں یہودی بھاگتا ہوا گیا کہنے لگا اے درخت وہ سامنے زلفوں والا تجھے بلا رہا ہے میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جب نام لیا درخت دائیں ہلا بائیں ہلا آگے ہلا پیچھے ہلا زمین کو پھاڑتا ہوا جڑوں کو چیرتا ہوا میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں آ گیا میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اے درخت گواہی دے میں کون ہوں، درخت بتا میں کون ہوں درخت کے پتوں سے آواز آنے لگی۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

سب کچھ نبیؐ کے صدقے ملا

جب میں مدینے میں پڑھتا تھا اُن دنوں کی بات ہے جب میں نمازِ عصر پڑھ کر مسجد سے باہر نکلا تو ایک بارہ سال کا بچہ تھا لمبا اس نے چولا پہنا ہوا تھا سر پہ سفید رومال تھا چہرہ اس کا لال تھا اور عربی بولنے میں تو ویسے ہی بے مثال تھا۔ جب میں مسجد سے باہر نکلا کہنے لگا اللہ کے راستے میں دو۔ میں نے کہا شرم نہیں آتی مدینے میں بھیک مانگتے ہو۔ میری طرف دیکھ کر کہنے لگا او ربانی مدینے میں بھیک نہ مانگیں تو کہاں مانگیں میں حیران ہوا میں نے کہا کیا کہہ رہا ہے بچے کہنے لگا مدینے میں نہ بھیک مانگیں تو کہاں مانگیں ہمیں جو کچھ ملا نبی کے صدقے ملا ہے۔

صداقت ملی تو نبیؐ کے صدقے
امامت ملی تو نبیؐ کے صدقے
شرافت ملی تو نبیؐ کے صدقے
عدالت ملی تو نبیؐ کے صدقے
سخاوت ملی تو نبیؐ کے صدقے
شجاعت ملی تو نبیؐ کے صدقے
شہادت ملی تو نبیؐ کے صدقے
طہارت ملی تو نبیؐ کے صدقے
امامت ملی تو نبیؐ کے صدقے
ریاضت ملی تو نبیؐ کے صدقے
شریعت ملی تو نبیؐ کے صدقے
مُسکرا کے کہنے لگا
قرآن ملا نبیؐ کے صدقے
رمضان ملا نبیؐ کے صدقے
اور یہ خود رحمان ملا نبیؐ کے صدقے۔

کیا وہاں سبز گنبد بھی ہوگا

میں نے کہا آ بچے پاکستان میں چل کراچی کے امیر لوگ میرے دوست ہیں میں واعظ کروں گا میں کہوں گا یہ بچہ مدینے کا رہنے والا ہے مدینے کی فضاؤں میں پلنے والا ہے وہ تجھے ایئر کنڈیشنڈ بنگلوں میں بٹھائیں گے، تجھے کاروں میں چڑھائیں گے تجھے ہوائی جہازوں میں چڑھائیں گے. تجھے ٹیوٹا کاروں میں جھلائیں گے، تیری

دعوتیں کریں گے یقین کرو میری مِلّت کے جوانوں بچّہ بارہ سال کا تھا آنکھوں میں آنسو آگئے کہنے لگا او پاکستانی دیکھ میری طرف جب میں نے دیکھا تو اس نے ننھّی انگلی اٹھائی سبز گنبد کی طرف کر کے کہنے لگا ماما! تیرے ملک میں کاریں بھی ہوں گی کوٹھیاں بھی ہوں گی بنگلے بھی ہوں گے ذرا یہ تو بتا تیرے ملک میں یہ سبز گنبد بھی ہوگا میں نے نے کہا یار یہ تو نہیں ہے کہنے لگا جہاں نبیؐ کے ڈیرے ہیں ہمارے بھی وہیں بسیرے ہیں میں نے کہا ہمارے نبیؐ یہاں ہیں کہا یہاں بھی ہیں مگر ہر مومن کے دلوں میں بھی ہے۔

سُورج کی روشنی ہر جگہ ہے

دیکھئے سُورج چمکتا ہے سُورج ملتان میں چمکے اس کی دُھوپ پشاور میں ہو گی پنڈی میں بھی لالہ موسیٰ میں بھی جہلم میں بھی، ہوائی جہاز میں ملتان سے پرواز کی میں پشاور گیا میں نے دیکھا سورج کی دُھوپ وہاں بھی ہے میں راولپنڈی گیا میں نے دیکھا دھوپ وہاں بھی ہے میں کوئٹہ پہنچا میں نے دیکھا دُھوپ وہاں بھی ہے میں نے کہا یار سمجھ نہیں آتی سُورج ایک مقام پہ ٹھہرا ہے مگر اس کی دُھوپ کی کرنیں وہاں بھی پہنچ رہی ہیں۔

نبیؐ کا نور ہر جگہ ہے

مدینے والوں نے کہا سمجھ لے سراجاً منیرا ربّ کہتا ہے یہ جگمگاتا ماہتاب ہے جس طرح سورج ایک مقام پر ہے اس کی کرنیں ہر جگہ ہیں اسی طرح نبی جسمانی لحاظ سے مدینے میں ہے اور رُوحانی لحاظ سے ہر مومن کے سینے میں ہے (اللہ اکبر کبیرہ)

درود پڑھتے رہو

میرے پیارے دوستو! میرے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا کرو نماز باجماعت پڑھا کرو، اپنے بچوں کو قرآن کا قاری اور نماز کا عادی بناؤ اللہ اکبر وہ کتنا اچھا نوجوان ہے جو نبی پاک کی تعریف بھی کرتا ہے مسجد میں نماز بھی پڑھتا ہے اپنی والدہ کی عزّت بھی کرتا ہے۔ میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جو نوجوان اپنی ماں کی عزّت بھی کرتا ہے اپنے باپ کا احترام کرتا ہے اپنے اُستاد کو سلام کرتا ہے، مسجد کو آباد کرتا ہے میرے نبی نے فرمایا قیامت کے دن میں اس وقت تک جنّت میں نہیں جاؤں گا جب تک اس نوجوان کا ہاتھ پکڑ کے اپنے ساتھ نہ لے جاؤں وہ نوجوان کتنا اچھا ہے جو اپنی ماں کی عزت کرے، کہہ دو سبحان اللہ میرے دوستو میرے پاک نبی امام الانبیاء ہیں شمس الضحیٰ ہیں، بدر الدجیٰ ہیں، قمر الھدیٰ ہیں عقلِ انسانی سے ماورٰی ہیں میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہر درد کی دوا ہے اللہ کی قسم میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کر کے مسجد نبوی میں آئے مدینہ منورہ ہجرت کر کے آئے حضور اپنی مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں بڑی پیاری مسجد ہے ابھی کچی ہے مسجد کی دیوار بھی کچی

چھڑی دیاں کڑیاں تے چھپر اے کھجور دا
دنیا پئی ویندی اے جلوہ حضور دا صلی اللہ علیہ وسلم

حضور حضرت حلیمہؓ کی تعظیم میں کھڑے ہو گئے

بڑی پیاری مسجد ہے حضور کی حضور سرور کائنات کی مسجد ہے میرے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واعظ فرما رہے ہیں اتنی دیر میں باب السلام سے

حضرت حلیمہ آئیں میرے پیارے نبی تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے صحابہ نے عرض کی۔ حضور یہ کون سی خوش قسمت عورت ہے جس کی تعظیم نبیوں کا امام کر رہا ہے فرمایا تمہیں پتہ نہیں یہ میری اماں حلیمہؓ ہے جس کا دودھ تمہارے پیغمبرؐ نے پیا ہے، صحابہؓ فرماتے ہیں ہم حیران ہو گئے

کہ یہ نبی اللہ کا یار ہے۔

ربّ کا دلدار ہے

اُمّت کا غم خوار ہے

مدینے کا تاجدار ہے

کہ دو کل نبیوں کا بھی سردار ہے یہ نبی اتنی شان والا ہے اپنی ماں کی عزّت کرتا ہے جب حضرت حلیمہؓ آئیں میرے نبی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے۔

ماں کی عزّت کرو، فرمانِ نبویؐ

او نوجوانو! میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میں اپنی ماں کی عزّت کرتا ہوں تم بھی اپنی ماں کی عزّت کیا کرو، جہاں ماں بیٹھے اس کے برابر نہ بیٹھا کرو ماں باپ کے ساتھ تلخ کلامی نہ کیا کرو، ماں کے سامنے اونچا نہ بولا کرو اپنی ماں کے قدموں میں بیٹھو، میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں ماں کے قدموں میں جنت ہے میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں اپنی ماں کی عزّت کیا کرو وہ لڑکی کتنی بدبخت لڑکی ہے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو اپنی والدہ کے بالوں میں ہاتھ ڈالتی ہے جو اپنی والدہ سے بدکلامی کرتی ہے میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں نہ اس کی نمازیں قبول ہوں گی نہ اس کی قرآن کی تلاوت منظور ہے اپنی ماں کی عزت کیا کرو اپنے باپ کی قدر کیا کرو، اللہ فرماتا ہے وبالوالدین احساناً

اپنے والدین سے احسان کیا کرو۔ ماں کی عزت کیا کرو۔

حضرت موسیٰ اور اُن کی ماں

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہِ طور پہ پہنچے تو رب نے کلام کی، ایک دن کوہِ طور پہ جانے لگے اللہ نے فرمایا موسیٰ سنبھل کے آ موسیٰ سنبھل کے آ، یا اللہ تو نے آج تک کبھی نہیں کہا سنبھل کے آ۔ فرمایا موسیٰ آج وہ مرگئی ہے جو تیرے لئے دعائیں کیا کرتی تھی۔ تیری ماں کا انتقال ہو گیا۔ حضرت موسیٰ عرض کرتے ہیں یا اللہ قیامت کے دن میرا ساتھی کون ہوگا میں تیرا نبی ہوں کوہِ طور پہ آتا ہوں تیرے ساتھ کلام کرتا ہوں

حضرت موسیٰ اور قصاب

یا اللہ مجھے بتا قیامت کے دن میرے ساتھ کون ہوگا اللہ نے فرمایا میرے پیارے موسیٰ فلانی بستی کا قصاب ہوگا حضرت موسیٰ بڑے حیران ہوئے کچھ سمجھ میں نہیں آتا یہ معاملہ کیا ہے میں نبی وہ قصائی میں رسول وہ قصاب میں رسول ہوں اور وہ قصاب ہے کیسا جوڑ جوڑا اللہ نے، میں نبی ہوں وہ قصاب ہے لیکن جنت میں میرے ساتھ ہوگا حضرت موسیٰ علیہ السلام چل پڑے، چلتے چلتے بستی میں پہنچے قصاب کا پتا کیا دوکان پہ بیٹھ کے گوشت فروخت کر رہا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں میاں میں تیرا مہمان ہوں کہا بیٹھ جا گوشت بیچ رہا ہے بدکلامی بھی کر رہا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام بڑے حیران ہیں۔

والدہ کی عزت سے نبی کا ساتھ مل گیا

اللہ تو بڑا بے نیاز ہے تجھے پتا نہیں کون سی اس کی ادا پسند آئی جب وہ

گوشت بیچ چکا گوشت فروخت ہو گیا دوکان صاف کی دوکان کو بند کیا جناب موسیٰ کو کہنے لگا آمیاں میرے ساتھ چل گھر گیا خود ہانڈی پکائی خود سالن تیار کیا خود روٹی پکائی جناب موسیٰ پیغمبر فرماتے ہیں میں سوچنے لگا اب یہ میرے پاس لائے گا میں حیران ہو گیا کہا مہمان بیٹھ جا پہلے اس کا حق ہے جس نے میری بچپن میں پرورش کی ہے وہ دیکھ چٹائی پہ میری سوتیلی ماں ہوئی ہے جا کے قریب ہوا بوڑھی عورت ہے کھا نہیں سکتی منہ میں دانت بھی نہیں ہیں جا کے اپنے منہ سے چبا چبا کے اپنی والدہ کے منہ میں دیتا ہے ماں کہنے لگی بیٹا آباد رہے بیٹا شاد رہے۔ میں تجھ سے بڑی خوش ہوں۔

والدہ کی دعا کا اثر ہے

حضرت موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں پھر آ کے کہنے لگا آمہمان اب تیرا حق ہے رات کو سو گئے آدھی رات کو جب موسیٰ پیغمبر تہجد کے لئے اٹھے دیکھا بوڑھیا سر سجدے میں رکھ کے رو رہی ہے موسیٰ علیہ السلام نے کان لگایا تو رو رو کے کہہ رہی تھی، یا اللہ میں اپنے بیٹے پہ بڑی خوش ہوں اس کے برے اعمال کو نہ دیکھ اس کے بولنے کو نہ دیکھ اس کی بد کلامی کو نہ دیکھ میرے سفید بالوں کو دیکھ اس کو کل قیامت کے دن موسیٰ پیغمبر کا ہمسایہ بنانا۔ جناب موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں میں سمجھ گیا کہ والدہ کی دعا اثر کر رہی ہے میرے دوستو حضور سرور کائنات حضرت حلیمہؓ کی عزت کیا کرتے تھے جب بھی محفل میں آتیں، نبی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے تم بھی اپنی ماں کی عزت کیا کرو، اپنی ماں کا احترام کیا کرو، والدہ کو گندی زبان سے نہ بلایا کرو، جب رات کا وقت ہو جائے تو اپنی والدہ سے کہا کرو، امی جان میرے لئے دعائیں کرو، اللہ فرماتا ہے جب ماں کے بال سفید ہو جائیں تو میں دعائیں ضرور قبول کرتا ہوں میں

اس کی فریاد بھی سنتا ہوں حضرت حلیمہؓ یہ نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ پلانے والی، ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ کا نام ہے حضرت آمنہؓ، توجہ ہے نہ آج کچھ لوگ حضور کے والدین کے بارے میں غلط زبانیں استعمال کر رہے ہیں۔ میں آپ کو ایک مسئلہ بھی سمجھاتا جاؤں کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ اور والد یہ شان والے ہیں کیوں بھئی میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اگر کسی کا بیٹا وزیراعظم بن جائے اور وہ کرسی پہ بیٹھا ہو اتنی دیر میں اس کے والدین آجائیں وہ اپنی ماں کی عزّت کرے گا یا نہیں سارے وزیر اور مشیر کہیں گے کہ راستہ دو ملک کے وزیراعظم کے والدین آرہے ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا نفسا نفسی کا عالم ہوگا کوئی کسی کا جانا نہیں ہوگا کوئی کسی کا مددگار نہیں ہوگا روز محشر لگا ہوا ہوگا۔ ملائکہ انتظار میں ہوں گے مجرمین کو سزائیں دی جا رہی ہوں گی مظلوموں کو عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کرنے کا حکم دئیے جا رہے ہوں گے میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت کی کرسی پہ بیٹھے ہوئے ہوں گے اتنی دیر میں آواز آئے گی، راستہ چھوڑ دو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ماں اور باپ آرہے ہیں۔

میرے دوستو اور بزرگو! حضور کی والدہ کا نام حضرت آمنہؓ کہہ دو "سبحان اللہ" حضورؐ کے والد کا نام حضرت عبداللہؓ ہے کہہ دو "سبحان اللہ" حضور کے دادا کا نام حضرت عبدالمطلبؓ ہے میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ پلایا حضرت حلیمہؓ نے حضرت حلیمہؓ فرماتی ہیں جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لینے کے لئے گئی اتنی پریشان تھی میرے پاس کھانے کے لئے بھی کچھ نہیں تھا میں نے اپنی اونٹنی کو غزہ کے بازار میں چھوڑ دیا توجّہ ہے نا، غور کیجئے نوجوانو! فرماتی ہیں میں نے اپنی اونٹنی کو غزہ کے بازار میں چھوڑ دیا اونٹنی تو چل ہی نہیں سکتی اتنی دیر میں میں خانہ کعبہ شریف آگئی میں نے خانہ کعبہ شریف کے غلاف کو پکڑ کر کہا یا ربّ البیت العتیق

اے کعبے کے رب اگرچہ میں گندی ہوں لیکن پھر بھی تیری بندی ہوں حضرت عبدالمطلبؓ نے فرمایا مائی بڑی دکھیا معلوم ہوتی ہے مائی بتا تو کون ہے کہنے لگی میں حلیمہ ہوں قبیلہ سعد کی دائی ہوں بڑی دکھیا ہوں بڑے بڑے مجھ پر مصیبتوں کے پہاڑ کھڑے ہوئے ہیں میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا فرماتے ہیں۔ اے مائی میرے گھر چلی جا، حضرت آمنہؓ سے کہنا یہ برکت والا بچہ میری گود میں دے دے جناب حضرت حلیمہؓ فرماتی ہیں بھاگتی گئی میں نے دروازے پر دستک دی، پوچھا دروازے پر کون ہے میں نے عرض کی میں حلیمہؓ ہوں قبیلہ سعد کی دائی ہوں فرمایا مائی چلی جا، تجھ سے پہلے کئی دائیاں چلی گئی ہیں وہ کہتی ہیں بچہ تو ہے یتیم ہے، یتیم بچہ کیا دے گا، مائی چلی جا، توجہ ہے نہ، اگلے دنوں میں نے حیدر آباد میں تقریر کی وہاں کے ڈپٹی کمشنر صدارت کر رہے تھے ایک پرنسپل صاحب نے تقریر کی کہنے لگے سب دائیاں حضور کو چھوڑ کے چلی گئیں کہ یہ یتیم ہے یہ کیا دے گا جب میری باری آئی تو میں نے کہا اپنا طرز فکر درست کرو اپنی سوچ درست کرو یہی فرق ہے ہم میں اور تم میں، تم کہتے ہو کہ دائیاں حضور کو چھوڑ کر چلی گئیں مگر ربانی بیانگ دہل کہتا ہے کہ دائیوں کی کیسے جرأت تھی کہ وہ حضور کو چھوڑ کر چلی جاتیں۔

غریبوں کے گھر آباد کرنے آیا ہوں

میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن امیر زادیوں کو پسند نہیں کیا، میرا نبیؐ تو غریبوں کے گھر آباد کرنے آیا ہے میرا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غریبوں کے گھر آباد کرنے آیا ہے میرے نبیؐ نے فرمایا قیامت کے دن میرے جھنڈے کے نیچے تمام غریب ہوں گے۔

میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

مرا ذکر کرنے والے غریب
نمازیں پڑھنے والے غریب
روزہ رکھنے والے غریب کہہ دو سبحان اللہ
میرے نبی کا میلاد منانے والے غریب
میرا نام سُن سُن کر جھومنے والے غریب
یا رسول اللہ کے نعرے لگانے والے غریب
میرے دوستو میرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری اُمت کے غریب میری اُمت کے امیروں سے چالیس ہزار سال پہلے جنت جائیں گے۔

میرا دین غریبوں میں رہے گا

میرے رسُول فرماتے ہیں میرا دین چلا بھی غریبوں میں ہے اور رہے گا بھی غریبوں میں حضرت حلیمہ رضی بھی غریب تھیں کہہ دو سبحان اللہ۔
حضرت حلیمہ حضرت آمنہ سے کہتی ہیں کہ اے حضرت آمنہ میں قبیلہ بنو سعد کی دائی ہوں یہ بچہ مجھے عنایت فرمادیں۔
جناب آمنہ فرماتی ہیں یہ بچہ تو یتیم ہے
حضرت حلیمہ نے کہا۔ کہ اے حضرت آمنہ آپ ذرا بچے کی زیارت تو کروا دیں
حضرت آمنہ نے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حلیمہ کو پکڑا دیا

حضور یتیموں کے والی ہیں

حضرت حلیمہ کہتی ہیں کہ جب میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو میں نے دل میں کہا۔ کہ یہ بچہ یتیم نہیں ہے بلکہ یتیموں کا والی ہے حضرت جناب حلیمہ

فرماتی ہیں میں نے اپنی اونٹنی کو غزہ کے بازار میں چھوڑ دیا میں نے کہا کہ میری اونٹنی تو چلتی ہی نہیں۔ لیکن جب میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گود میں لے کر چلنے لگی

حضور کی ولادت پر کعبہ جھک گیا

نبی آخرالزماں کو لے کر چلنے لگی تو اتنی دیر میں حضرت عبدالمطلب تشریف لے آئے انہوں نے فرمایا اری حلیمہ تجھے کیا بتاؤں جب مجھے پتہ چلا میرے بیٹے کی ولادت ہوئی ہے میرے گھر میں، بچہ پیدا ہوا ہے تو میں نے دیکھا کہ کعبے شریف کی دیواریں آمنہ کے گھر کی طرف جھک گئی ہیں کعبے کو بھی ناز ہے کہ مجھے بتوں سے پاک کرنے والا آگیا ہے

حضور مختون پیدا ہوئے

میرے بھائیو حضرت عبدالمطلب فرماتے ہیں جب مجھے پتہ چلا میرے گھر میں بچہ ہوا ہے میں نے کہا دیکھوں تو سہی لڑکی ہے کہ لڑکا بچی ہے بچہ جب میں نے دیکھا تو حیران ہو گیا میرے پیارے بیٹے کا ختنہ بھی ہو چکا تھا جو لوگ نبی کو اپنی مثل کہتے ہیں ربانی پوچھتا ہے بتاؤ نبی کا ختنہ کس نے کیا حضرت آمنہ فرماتی ہیں میں نے دیکھا ایک بوڑھے بزرگ آگئے کہنے لگے اری حلیمہ حلیمہ سن میں تجھے کیا بتاؤں حلیمہ میں حیران ہو گئی کہ یہ بوڑھے بزرگ کون ہیں میں کانپنے لگی پھر کہنے لگا آمنہ گھبرانہ نہ میں تیرا بابا ہوں میں نے کہا میرے بابے کی شکل ایسی تو نہیں تھی کہنے لگے فکر نہ کر میں اس کا بھی بابا ہوں میں ساری اولاد نسل انسانی کا بھی بابا ہوں بابا آدم ہوں تجھے مبارک باد دینے آیا ہوں تیری گود میں عام بشر نہیں آرہا تیری گود میں کون ومکاں آرہا ہے آمنہ مبارک ہو

اونٹنی نے حضور کی چوکھٹ پہ سر رکھ دیا

تیری گود میں سارا جہان آرہا ہے حضرت حلیمہ فرماتی

میں جب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لے کر چلی جب میں آقا کو لے کر چلی جب میں
دو عالم کو لے کر چلی تو سوچنے لگی کہ میں اونٹنی تو عزہ کے بازار میں چھوڑ کر آئی تھی پتہ
نہیں اونٹنی کہاں ہو گی میں بڑی حیران ہو گئی اونٹنی رسول خدا کی چوکھٹ پہ سر رکھے ہوئے
ہے اونٹنی کو بھی خبر ہے کہ یہ رسول خدا کا گھر ہے حضرت حلیمہؓ فرماتی ہیں جب میں
حضور کو لے کر چلی اب میں حیران ہوں اونٹنی تو بیمار ہے چلے گی نہیں، بڑی لاچار ہے
چلے گی نہیں جب میں آقا کو لے کر چلی اس کے دماغ میں مستی آئی اعضاء میں چستی
آئی جذبات میں جولانی آئی میں اس کی لگام کھینچی جاتی ہوں وہ بھاگتی جاتی ہے

ماں باپ کی عزت کا سبق سکھاتا ہوں

جنت کا دروازہ دکھا رہا ہوں، ماں باپ کی عزت کا سبق سکھا رہا ہوں تمہارے
دلوں کے تار مدینے والے سے ملا رہا ہوں اور جہنم سے بچا رہا ہوں، میں تمہیں وہ باتیں بتا
رہا ہوں جو مدینے سے پڑھ کر آیا ہوں۔ چار سال مدینے کی سرزمین پہ رہا ہوں میری
ملت کے جوانو! جس نے مدینہ پاک کی زیارت کی میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم فرماتے ہیں جس نے پنجگانہ نماز بھی ادا کی اپنی ماں کی عزت بھی کی اپنے باپ کی
قدر بھی کی اپنے بزرگوں کی عزت وعظمت کا خیال رکھا میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم فرماتے ہیں قیامت کے دن اس کو مایوسی نہیں ہو گی۔

اونٹنی نے حضور کا استقبال کیا

میں رب العزت سے بخشوا کر جنت میں لے جاؤں گا، میرے بھائیو!
حضرت حلیمہ فرماتی ہیں جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اونٹنی پہ سوار کیا
اونٹنی کے دماغ میں مستی آئی اعضاء میں چستی آئی میں نے اس کی لگام کھینچی وہ بھاگتی

جاتی ہے جب میں غرنے کے بازار میں پہنچی تو بکنے کے دوکاندار کہنے لگے۔ رُک جا رُک
رُک حلیمہ رُک جا۔

بتا یہ سواری تجھے کس نے دی ہے؟ تیری اونٹنی تو بیمار تھی۔ کیا سواری بدل لی
ہے جواب دیا! سواری نہیں بدلی سوار بدل گیا ہے۔

اللہ اکبر! رسول خدا جس اونٹنی پر سوار ہو جائیں، وہ اونٹنی کتنے ناز سے جارہی ہے
کہہ دو سبحان اللہ۔

اللہ کی قسم میرے بھائیو! اونٹنی بھی جانتی ہے کہ مجھ پر سوار ہونے والا اللہ کا رسول
ہے۔

جانور بھی جانتے ہیں اللہ کا رسول ہے۔

بادل بھی جانتے ہیں اللہ کا رسول ہے۔

اونٹ نے اپنی فریاد حضور کو پیش کی

یہ تو اس اونٹنی کا حال ہے نہ۔ آؤ ذرا آپ کو ایک دوسرے اونٹ کا حال
سناؤں۔ مدینے والے بیان کرتے ہیں کہ حضور ظہر کی نماز کے بعد بیٹھے تو ایک اعرابی
بدو حاضر ہوا۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں تجھے کس چیز نے رُلایا۔ کیوں
رو رہا ہے بوڑھے آدمی؟

کہنے لگا! حضور۔ میرا ایک ہی اونٹ تھا اس کی ناک سے نکیل نکل گئی ہے بڑا تنگ
کرتا ہے۔

میرے پیارے نبی مسکرا کے فرمانے لگے آؤ علی! ذرا اس کے اونٹ کی خبر لیں
میرے دوستو! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کھڑے ہوئے تو پاؤں پر گر پڑا۔
اور کہنے لگا حضور آپ نہ جائیں وہ تو باؤلا ہو گیا ہے۔ اس نے ایک آدمی کو کاٹ

لیا ہے دوسرے کو زخمی کر دیا ہے۔

میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، غم نہ کر اَنَا رَحمَتہُ اللعالمین" میں تو تمام جہانوں کی رحمت ہوں۔ حضور سرورِ کائنات تشریف لے گئے، صحابہؓ بھی ساتھ ہیں، وہ پھر قدموں پر گر پڑا، اور عرض کی حضور آپ اُدھر نہ جائیں مہربانی فرمائیں اُدھر نہ جائیں۔

میرے نبی نے فرمایا تو فکر نہ کر اونٹ کہاں ہے؟

اشارہ کر کے کہنے لگا اس باغ کے اندر میں نے بند کر دیا ہے اس کی ناک سے نکیل نکل گئی ہے۔

میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ کیا جلدی باغ کا دروازہ کھول دو، جب باغ کا دروازہ کھلا، وہ اونٹ دُور ایک درخت کے سائے میں کھڑا ہوا تھا جب مڑ کے دیکھا اور چہرۂ نبوت اس کو نظر آیا بھاگتا ہوا آیا۔ اس نے اپنا سر نبی پاک کے نبوت والے قدموں میں رکھ دیا۔

میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جا اونٹ والے نکیل لے آ، وہ نکیل لے آیا۔

میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکیل اس کے ناک میں ڈالی تو وہ بڑبڑا اُٹھا،

میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں،

اے اونٹ والے پتہ ہے یہ اونٹ کیا کہہ رہا ہے۔

یہ میرے سامنے تیری شکایت کر رہا ہے کہ یہ مجھ پر مال تو بہت لادتا ہے مگر کھانے کے لئے کچھ نہیں دیتا۔

حضور نے اسے فرمایا! تو بھی تو کھانے کے لئے اسے کچھ دیا کر۔

اونٹ بھی جانتا ہے کہ نبی میری سنتا ہے میرے بھائیو! جانور بھی جانتے

ہیں حضور میری سنتے ہیں۔

جو تیرے ہیں وہ میرے ہیں

مگر آج کیا کریں یار دنیا والے لوگ سمجھتے ہی نہیں ہیں ہمیں کسی طرف جانے کی ضرورت نہیں، ربّانی تو حق کی بات سناتا ہے۔ گھر گھر میں حضور کا میلاد کرو، نبی پاک پہ درود پڑھو، مسجدوں کو آباد کرو، اپنی ماں کی عزت کرو، اپنے باپ کی قدر کرو، پاکستان کی سالمیت کے لئے دعائیں کرو، عالم اسلام کے اتحاد کے لئے دعائیں کرو، اللہ کی قسم! یہاں نبی کے بغیر گزارا ہے نہ وہاں نبی کے بغیر گزارا ہے۔ قیامت کے دن نبی کہہ دیں یہ میرے ہیں۔ رب کہے گا پیارے جو تیرے ہیں وہ میرے ہیں۔

ہمارا عقیدہ ہے ولی اللہ کے محتاج ہیں

غوث اللہ کے محتاج ہیں۔

قطب اللہ کے محتاج ہیں۔

ابدال اللہ کے محتاج ہیں۔

مجاہدین اللہ کے محتاج ہیں۔

شہید اللہ کے محتاج ہیں۔

کُل ولی اللہ کے محتاج ہیں

ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی اللہ کے محتاج ہیں۔

میرا نبی بھی اللہ کا محتاج ہے

مگر اللہ فرماتا ہے پیارے ساری دنیا میری محتاج ہے میں کسی کا محتاج نہیں اے مدینے والے پیغمبر تو بھی میرا محتاج ہے مگر میں رب ہو کر کہتا ہوں کہ ساری دنیا کہتی ہے اے رب راضی ہو جا مگر میں رب ہو کر کہتا ہوں اے میرے مدینے والے

تو راضی ہو جا میرے بھائیو اور دوستو! اللہ کی قسم قیامت کے دن نبی پاک نے جس کی شفاعت کردی اللہ بخش دے گا کہہ دو سبحان اللہ لوگ واعظ کرتے ہیں ایک دوسرے کو کافر بناتے ہیں مشرک کہتے ہیں بدعتی کہتے ہیں۔

لوگوں کو کافر نہ بناؤ

ربّانی کہتا ہے ایسے واعظ نہ سناؤ جن سے لوگوں کو کافر بناؤ۔ ایسا واعظ سناؤ کہ کافروں کو مسلمان بناؤ۔

لوگ کہتے ہیں بڑا مولوی وہ ہے جو سُرین نکال نکال کر دوسرے لو کافر مشرک کہے۔

بڑا مولوی وہ ہے جو دوسرے کی پگڑیاں اُچھالے،

حضور سے محبت کا درس دو

بڑا مولوی وہ ہے جو لوگوں پہ تنقید کرے

بڑا مولوی وہ ہے جو لوگوں کے جذبات کو مشتعل کرے۔

ربّانی کہتا ہے بڑا مولوی وہ ہے جس کے لفظ لفظ کے اندر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے جلوے نظر آرہے ہوں، حضور کی محبت کے جلوے نظر آئیں نبی کا ذکر کرو۔ حضور سرورِ کائنات پہ درود پڑھو۔ نبی کی تعریفیں بیان کرو اللہ کی قسم یہ بادل بھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم مانتے ہیں

مدینہ کی عظمت

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعۃ المبارک میں وعظ فرما رہے ہیں دُعا

کرو اللہ تعالیٰ سب کو مدینے لے جائے یہ قبولیّت کا وقت ہے۔

مدینے دی مٹی ہے ہر شے توں مِٹھی
توں وی پُچھ اُنہاں نوں جنہاں جا کے ڈِٹھی

اللہ اللہ مدینہ مدینہ ایں، اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں اس دور کے مُجدّد فرماتے ہیں

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبے کا کعبہ دیکھو

میرے بھائیو! حاجی حج کر رہے ہیں کعبے شریف کے طواف کر رہے ہیں دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں بھی کعبے کے طواف نصیب فرمائے۔

حاجی طواف کر رہے ہیں۔ صفا مروہ کے درمیان دوڑ رہے ہیں، حجرِ اسود کو چوم رہے ہیں۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت آواز دے کر فرماتے ہیں۔

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبے کا کعبہ دیکھو

آواز دے کر کہا۔

آبِ زم زم تو پیا اور خوب بجھائی پیاسیں
اب آؤ جودِ شہِ کوثر کا بھی نظارہ دیکھو

اللہ اکبر! مکہ مکہ ہے۔ مدینہ مدینہ ہے۔

مکے میں اللہ کا گھر ہے مدینے میں رسول اللہ کا گھر ہے۔

مکے میں آبِ زم زم ہے مدینے میں آبِ کوثر ہے۔

مکے میں حضرت خدیجہ رضؓ ہیں مدینے میں حضرت فاطمہ رضؓ ہیں۔

مکے میں غارِ حرا ہے مدینے میں گنبدِ خضریٰ ہے۔

مکے میں لڑائی حرام ہے مدینے میں جدائی حرام ہے۔

مکے میں بیتِ جبار ہے مدینے میں یاروں کا یار ہے
مکے کی طرف ہاتھ ہے مدینے میں رحمت کی برسات ہے
مکے میں جلالِ خدا ہے مدینے میں جمالِ مصطفٰے ہے۔

میرے بھائیو! مدینہ منورہ مسجدِ نبوی میں حضور واعظ ارشاد فرمارہے ہیں واعظ کرنے والے آمنہؓ کے لال ہیں جمعۃ المبارک کا خطبہ دے رہے ہیں۔

حضورؐ کی دعا بارش کی آمد

صحابہؓ میرے نبیؐ کا واعظ سن رہے ہیں، مسجدِ نبوی کے دروازے سے ایک بوڑھا آدمی داخل ہوا، کہنے لگا ھلکنا یارسول اللّٰہ۔ اے اللہ کے رسول ہم تو برباد ہو گئے۔

میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں، کیا بربادی ہوئی؟
کہنے لگا حضور بارہ سال ہو گئے مدینے میں بارش نہیں ہوئی۔ تالابوں میں پانی ختم ہو گیا، ہمارے جانور بھی مر رہے ہیں۔ ہمیں بڑی بھوک لگی ہوئی ہے۔ پیاس بہت تنگ کر رہی ہے۔ نہ کوئی کھیتی باڑی ہوتی ہے نہ جانوروں کے لئے پانی ہے۔
نبوت والے ہاتھ اٹھائیے کہ اللہ تعالیٰ بارش عطا فرمائے۔
صحابہؓ کہتے ہیں ہم نے دیکھا چھت پکی تھی۔ ہم نے دیکھا کہ سورج پوری آب وتاب پر تھا۔ نبی نے نبوت والے ہاتھ اٹھائے تو بادل آ گئے نبی نے ہاتھ اٹھائے تو بادل ہل گئے۔ نبیؐ نے چہرۂ نبوت پر ہاتھ پھیرا تو پانی چھما چھم شروع ہو گیا۔ فرماتے ہیں ہم نے نمازِ جمعہ بھی پڑھی۔ بارش ہوتی رہی، ہفتے کے دن بھی بارش، اتوار بارش، پیر کے دن بارش، منگل بارش، بدھ کے دن بارش جمعرات بارش، جمعہ بارش۔
حضور سرورِ کائنات پھر واعظ کرنے بیٹھے وہی بوڑھا آدمی پھر اسی دروازے

سے آگیا کہنے لگا، یارسول اللہ ہم ہلاک ہوگئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! پچھلے جمعہ بھی تو نے کہا تھا ہم برباد ہو گئے اب بھی کہتا ہے ہم برباد ہوگئے۔

کہنے لگا، اللہ کے رسولؐ میرے ماں باپ آپؐ کے نام پر قربان، پہلے بارش ہوتی نہیں تھی۔ اب رُکنے کا نام نہیں لیتی، اب بڑے بڑے مکانوں کی بنیادیں ہل گئی ہیں۔ تناور درخت جڑوں سے نکل آئے ہیں۔ ہمارے راستے بند ہو چکے ہیں، پانی ہی پانی ہر طرف ہے، ہمارے مکانوں کی چھتیں بہہ رہی ہیں۔

یارسول اللہ ہم تو برباد ہو گئے ہیں۔

حضورؐ نے فرمایا! اب کہو کیا کروں؟

کہنے لگا اب آپؐ دُعا فرمادیں کہ بارش بند ہو جائے۔ ابھی میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوچ ہی رہے تھے کہ مجمع میں ایک بوڑھا آدمی اُٹھ کر کھڑا ہو گیا کہنے لگا اے یثرب والو، تمہیں پتہ نہیں۔ میں تورات کا عالم ہوں، انجیل کا حافظ ہوں ملکِ شام کا سفر کر کے آیا ہوں، میرے ہاتھ میں تورات کا ورق ہے۔ دوسری طرف رسول اللہ کا چہرہ ہے یہ اللہ کا نبی ہے، اللہ کا نبی ہی نہیں بلکہ اللہ کا محبوب ہے اگر اس نبیؐ نے کہہ دیا بارش بند ہو جائے تو قیامت تک بارش کبھی نہیں ہو گی پانی کا قطرہ آسمان سے نازل نہیں ہو گا۔

حضرت عمرؓ فرمانے لگے اے بوڑھے میاں ہم اپنے نبی کو کیا کہیں۔

بوڑھا کہنے لگا اپنے نبی پاکؐ سے یُوں کہہ دو، خدا مہربانی فرمائیں، پہاڑوں پہ تو بارش ہوتی رہے لیکن ہمارے گھروں میں پانی نہ آئے۔

پہاڑوں پہ بارش ہو مدینہ میں نہ ہو

صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ مہربانی فرمائیے پہاڑوں

یہ بارش ہوتی رہے لیکن ہمارے گھروں میں پانی نہ آئے۔

میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نبوت والی انگلی اٹھائی، صحابہ فرماتے ہیں ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے جس طرح حضور کی انگلی گھومتی تھی ویسے ہی بادل گھوم رہے تھے

میرے بھائیو! بادل بھی رسول کا حکم مانیں۔

یہ ساری شان دی تو اللہ نے، اور یہ نبی اللہ کا محبوب ہے

اگلے دن میں تقریر کر رہا تھا نواب شاہ میں، نواب شاہ اور حیدر آباد کے درمیان سٹیشن آتا ہے میں وہاں تقریر کر رہا تھا۔ ایک مولوی صاحب مجھ سے پہلے بولے کہنے لگے۔

خدا بادشاہ ہے نبی وزیر ہے۔ میں نے کہا! وہ پچھلے نبی تھے جو خدا کے وزیر ہیں۔ ہمارے نبی خدا کے وزیر نہیں خدا کے محبوب ہیں۔ اس لئے کہ وزیر بدلتے رہتے ہیں محبوب بدلا نہیں جا سکتا، کئی بدل گئے کئی بدل رہے ہیں کئی بدل جائیں گے مگر جو محبوب ہے وہ محبوب ہی ہے

میرے بھائیو! ہمارے نبی خدا کے محبوب ہیں جتنے احباب آپ بیٹھے ہوئے ہیں میرا عقیدہ ہے کہ اللہ کے فرشتے آپ پر گواہ ہوں گے، آپ جتنے بھی نوجوان ہیں، کتنے خوش قسمت ہیں۔ کئی نوجوان اس وقت نائٹ کلبوں میں بیٹھے ہوں گے

کئی جوان ہوں گے جو سینماؤں میں فلم دیکھ رہے ہوں گے

کئی جوان ہوں گے جو ہوٹلوں پہ گپیں ہانک رہے ہوں گے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس کو میں بخشنا چاہتا ہوں اس کو اپنے محبوب کی محفل میں بھیج دیتا ہوں پھر میں اس کے اعمالِ بد نہیں دیکھتا۔

اللہ کہتا ہے۔ میں ان کے بُرے عملوں کو دیکھوں یا یار کے نام کو دیکھوں

میرے بھائیو! آج جتنے بھی حضرات بیٹھے ہوئے ہیں آپ پر اللہ اور اس کے

رسول کی نظر کرم ہے نماز پڑھا کرو۔ اسلامی نظام کے لئے کوششیں کیا کرو، نظام مصطفےٰ کی آواز سے آواز ملایا کرو،

کوئی بڑا مل جائے تو ادب کیا کرو

چھوٹا مل جائے تو شفقت کیا کرو۔

نبی پاک کی تعریفیں بلند کیا کرو

اللہ اکبر کبیرہ، حضرت حلیمہ فرماتی ہیں جب میں پیارے نبی کو اپنے گھر لے گئی، میرے گھر میں کھانے کے لئے کچھ نہیں تھا۔ میں نے اپنے خاوند سے کہا ذرا دودھ تو پلاؤ۔ کہنے لگا بکریوں کے تھن خشک ہو چکے ہیں کہاں سے دودھ لاؤں، کیسا دودھ لاؤں۔ میں نے کہا۔ اٹھ تو سہی۔ یہ رحمت والا بچہ آیا ہے۔ مجھے کہنے لگا۔

ارے پگلی ہوگئی ہے ابھی تو میں نے بکریوں کے تھنوں پر ہاتھ لگایا ہے بکریوں کے تھن خشک ہو چکے ہیں

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں۔ پہلے کی بات پہلے سے تھی اب تو رحمت آئی ہے۔

حضرت حلیمہ کہنے لگی میرا خاوند اٹھا۔ اس نے بکری کے تھنوں پر ہاتھ رکھا، اچھل کے کہنے لگا۔ حلیمہ برتن لے آ۔ سمجھ میں نہیں آرہا۔ پہلے تو ان میں دودھ نہیں تھا اب پتا نہیں دودھ کہاں سے آگیا ہے۔

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں، میں نے تجھے کہا تھا کہ رحمت ہمارے گھر آگئی ہے۔ حضرت حلیمہ فرماتی ہیں میرے گھر کے تمام برتن بھر گئے دودھ ختم نہیں ہو رہا تھا۔

میرے دوستو! جس نے حضور کا ذکر کیا جس نے بھی نبی پاک کا ذکر کیا جس نے بھی نبی پاک کی تعریف کی۔ اس کے گھر میں برکت ہی برکت ہوتی ہے اگر قرض ہو جائے تو سورۃ یٰسین پڑھ لیا کرو، بیماری آجائے تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو، توجہ کریں۔

حضرت سلمان فارسی فرماتے ہیں، میرا بیٹا بیمار تھا میرے پیارے نبی فرماتے

ہیں سلمان کیوں رو رہا ہے

میں نے عرض کی! حضور میرا ایک ہی بیٹا ہے میں نے بڑے بڑے علاج کروائے ہیں آرام نہیں آیا میرے نبی نے فرمایا گھر چلا جا، پانی لے لے، آئت الکرسی پڑھ کر دم کر کے بیٹے کو پلا دے، اللہ صحت عطا فرمائے گا۔

حضرت سلمان فارسی فرماتے ہیں ظہر کا وقت تھا حضرت بلال نے اذان دی جب حضرت بلال نے اذان دی، میں نے وضو کر کے آیت الکرسی پڑھی پانی پہ دم کیا میرا بیٹا بڑا کمزور تھا اٹھ نہیں سکتا تھا۔ میں نے ایک ایک گھونٹ پانی کا دیا۔ میں نے کہا یا اللہ صحت عطا فرما۔

فرمانے لگے میں بڑا پریشان تھا میں نے آکر اپنے نبی کے پیچھے نماز پڑھی جب حضور نے نماز ختم کی اور میں نے سلام پھیرا تو حیران ہو گیا وہی میرا بیٹا جو چل نہیں سکتا تھا آیت الکرسی کا پانی پیتے ہی صحت یاب ہو کر مسجد میں نماز پڑھنے آگیا،

کوئی بچہ اگر قرآن مجید نہیں پڑھتا آئت الکرسی پڑھ کر پانی پلاؤ گھر میں بیماری ہو گئی ہے آئت الکرسی کا پانی پلاؤ گھر میں کمزوری ہو گئی ہے فاقے آگئے ہیں۔ بیماری آگئی آئت الکرسی پڑھا کرو، سفر میں جا رہے ہو، راستہ گم ہو گیا ہے آئیت الکرسی پڑھ کر دم کر لیا کرو،

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اگر کسی کے بیٹا نہیں ہوتا بیٹیاں ہی بیٹیاں ہوتی ہیں۔ آئت الکرسی پڑھ لیا کرو،

میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کسی کو رات کو نیند نہیں آتی ہے بچہ بہت روتا ہے پانی پہ آئت الکرسی پڑھ کر دم کر کے بچے کو پلا دیا کرو آرام ہو جائے گا۔

ہر موقع پر میرے نبی فرماتے ہیں آئیت الکرسی تمہارے کام آئے گی۔

میرے نبی فرماتے ہیں! جس نے آئت الکرسی کا روزانہ ورد کیا قیامت کے دن میں نبی اس کو اپنے ساتھ رکھوں گا مصیبت پڑھنے پر آئت الکرسی پڑھا کرو مگر آج دیکھو آیئت الکرسی کا خیال کسی کو نہیں کرسی کا خیال سب کو ہے سارے کرسی کے چکر میں پھر رہے ہیں۔ آیت الکرسی کوئی نہ دیکھتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ آؤ لوگو! جس نے میری بات کی وہ قیامت کے دن میرے جھنڈے کے نیچے ہوگا۔ وہ ماں کتنی خوش قسمت ہے جس کا بیٹا قرآن پڑھے وہ باپ کتنا اچھا باپ ہے جو رمضان کے مہینے مصلّے پر کھڑا ہو کر قرآن سنائے ایک وقت ہوتا تھا ماں دودھ بھی پلاتی تھی اور قرآن مجید کی تلاوت بھی کرتی تھی اور بیٹا ہوتا تھا بہاؤالحق ملتانی، جب ماں قرآن پڑھتی بیٹا ہوتا شاہ رکن عالم نوری حضوری۔

جب ماں ساری رات نماز پڑھتی بیٹا ہوتا شاہ جمال اللہ ملتانی

جب ماں ساری رات نماز پڑھتی بیٹا ہوتا داتا گنج بخش ہجویری

اور آج کہتے ہیں ربّانی صاحب دم کردو یہ بیٹا قرآن نہ پڑھے قرآن کیا پڑھے وہ دودھ بھی پلا رہی ہے ریڈیو کا گانا بھی سن رہی ہے بچے کو دودھ بھی پلا رہی ہے ٹیلی ویژن پر فلم بھی دیکھ رہی ہے۔ پھر کہتی ہے بچہ قرآن نہیں پڑھتا۔ اگر تو اس کو گھٹی قرآن کی دیتی مسجد میں کھڑے ہو کر اذان سناتا عرش کے فرشتے کہتے مولا فلانی ماں کا بیٹا اذان پڑھ رہا ہے۔

اللہ فرماتا ہے مائی کے سارے گناہ بخش دیئے، میں اس کے عملوں کو دیکھوں کہ بیٹے کی اذان کی پکار کو دیکھوں۔ اللہ اکبر کبیرہ،

وہ ماں کتنی خوش قسمت ہے جس کا بیٹا قرآن پڑھتا ہے وہ باپ کتنا اچھا ہے جس کا بیٹا مسجد میں اذان دیتا ہے۔

میرے بھائیو! اگر قرض ہو جائے۔ مسجد میں جھاڑو دیا کرو۔ اپنے بچوں کو قرآن کا
ی بنایا کرو۔

حضرت بابا فریدالدین شکر گنج فرماتے ہیں

اے لوگو! اچھے طریقے سے سن لو جس نے بھی اپنے بچوں کو قرآن پڑھایا جب
اس دنیا سے چلا جاتا ہے، اللہ فرشتوں سے کہتا ہے اے منکر و نکیرو، ذرا
اف ذرا محبت ذرا الفت سے حساب لینا کیونکہ اس کے بیٹے کو قرآن آتا
جب مر جاؤ تو بیٹا تمہاری قبر پر سورۃ رحمٰن پڑھے تاکہ روح کو قرار ہو مگر کیا
یں یار جس کے آٹھ دس بیٹے ہوں گے نہ جو بیٹا ہو گا صحت مند جو بیٹا ہو گا خوب
ورت اس کو بھیجتے ہیں۔ انگلش سکول میں جس بیٹے کا ہاتھ ٹیڑھا ہو پاؤں سے
ڑا ہو کہتے ہیں حافظ جی کے پاس بھیج دو۔ اس لولے لنگڑے کو قرآن کے لئے
و صحت مند ہیں انگریزی سکول کے لئے بیٹا تو وہی اچھا ہے جب تم مر جاؤ
ہماری قبر پر سورۃ رحمٰن پڑھے۔

کیوں میرے دوستو! آج تو صحت بھی ہے دولت بھی ہے عزت بھی ہے
لت بھی ہے شرافت بھی ہے پیسا بھی ہے بنک بیلنس بھی ہے کار بھی
، دوکان بھی ہے مکان بھی ہے جب روح پرواز ہو جائے گی نہ دوکان
ے گی نہ مکان رہے گا نہ یار کام آئے گا۔ نہ رشتے دار کام آئے گا۔ نہ کوئی
مسار کام آئے گا۔ نہ پیر کوئی مددگار کام آئے گا۔ وہاں کام آئے گا تو مدینے
محمد مختار کام آئے گا۔

میرے بھائیو! آج کہیں چلے جائیں نہ آئیے مولانا کیا کھائیں گے۔
حاجی صاحب، ملک صاحب چوہدری صاحب کیا کھاؤ گے، سیون اپ ٹھنڈا
رم، لیکن جب روح پرواز ہو جائے تو پھر چارپائی بھی گھر سے نہیں دیتے

کہتے ہیں مسجد میں جاؤ تختہ لے آؤ۔ آج جس کے پاس چلے جاؤ کہتے ہیں بھائی صاحب کہیں گے ملک صاحب کہیں گے چوہدری صاحب کہیں گے خان صاحب جب روح پرواز ہو جائے کہتے ہیں ہٹ جاؤ جنازہ آرہا ہے۔

میں نے کہا پہلے تو ملک صاحب خان صاحب چوہدری صاحب کہتے تھے اب کہتے ہو جنازہ آرہا ہے کہنے لگے ربّانی صاحب خان صاحب تھا وہ تو نکل گیا جو ملک صاحب تھا وہ نکل گیا

اور میرے بھائیو! جنت میں روح بے قرار ہوتا ہے تو بچوں کی تلاوت سے اگر قبر ٹھنڈی کرنا چاہتے ہو تو بچوں کو قرآن کا قاری بناؤ۔ بچوں کو نماز کا عادی بناؤ حضرت قطب الدین بختیار کاکی چار سال کی عمر تھی ماں نے کہا بیٹا! آؤ تجھے مسجد میں مولوی صاحب کے پاس لے جاؤں قرآن پاک کی تلاوت کریں ماں بھی تو ماں تھی ناں!

بیٹے کو تعلیم دینی ہے تو قرآن کی اب جناب بٹھا دیا مولوی صاحب کے پاس قرآن پڑھا دینا، کچھ دیر گزر گئی،

استاد نے کہا! قطب الدین قریب آ،

میرے بھائیو! آپ کے مطالعے کے لئے کہتا ہوں قطب الدین کون ہے؟

حضرت بابا فرید الدین شکر گنج کے پیر قطب الدین بختیار کاکی ہیں مرید خواجہ معین الدین اجمیریؒ کے عمر چار سال کی ہے۔

استاد نے کہا! بیٹا وضو کر آ، تجھے قرآن سکھاؤں

کہنے لگے! استاد جی میں وضو کر کے آیا ہوں۔

استاد بڑا حیران ہو گیا۔ کہنے لگا بیٹا پڑھ،

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بڑے ادب سے پڑھا

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

استاد نے کہا بیٹا بہت اچھا پڑھتا ہے۔ بڑا پیارا پڑھتا ہے تو تو بہت اچھا قاری ہوگا۔ ذرا آگے بھی پڑھ کیا پڑھوں استاد جی۔

فرمایا بیٹے! پڑھو،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بڑے ادب سے پڑھا۔

بِسمِ اللہ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

اس لئے کہ

نہ کالج سے نہ کالج کے ہے در سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

وَمَا عَلَینَا اِلّا البَلاغُ المُبِین

اصلاحِ معاشرہ

الٰہی بخش دے مصطفیٰ کے واسطے
سید الانبیاء شاہِ دوسرا کے واسطے
کرم کر مولیٰ صدیق باصفاء کے واسطے
رحم فرما مولیٰ فاروق اعظم بے ریا کے واسطے
ادب وحیا کی توفیق دے حضرت عثمان باحیا کے واسطے
دینِ اسلام پر ثابت قدم رکھیو مولیٰ حضرت علی شیرِ خدا کے واسطے
ہم سب کی نمازِ جمعہ قبول فرما مولیٰ شہیدانِ کربلا کے واسطے۔

نہایت ہی واجب الاحترام بزرگو! قابلِ قدر دوستو اور نوجوان ساتھیو! اللہ نے جتنے بھی نبی اس دنیا میں معبوث فرمائے ان کے آنے کا مقصد یہ تھا کہ اللہ کے دربار میں تمام بنی نوع انسان کی گردنیں جھک جائیں۔ سجدہ کریں تو خالص اللہ کے لئے کریں تمام انبیاء کے آنے کا مقصد یہ تھا کہ وہ درس توحید بھی سمجھائیں اور معاشرے کی اصلاح بھی کریں۔

انبیاء معاشرے کی اصلاح کرتے رہے

انبیاء نے اپنے اپنے ادوار کے اندر اپنی اپنی قوموں میں معاشرے کی اصلاح

کی۔ تمام نبیوں نے اپنے اپنے طریقہ کار کے مطابق معاشرے کی اصلاح کی۔
لیکن جب باری آئی آمنہ کے لال کی۔
جب باری آئی محبوب بے مثل و بے مثال کی۔
اور جب باری آئی کائنات کے آخری ہادی کی۔
تو انہوں نے معاشرے کی اصلاح اس طرح کی کر خود عمل کر کے دکھایا اور پوچھا میں نے تم میں چالیس سال کا عرصہ گزارا ہے۔ بتاؤ تم نے مجھے کیسا پایا۔
سب نے یک زبان ہو کر کہا
یا محمد انت صادق الامین
آپ بات کے پکے ہیں اور وعدے کے سچے ہیں۔
ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چالیس سال کے بعد نبوت کا اعلان کیا میرے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیرہ سال تک مکے میں اصلاح معاشرہ کا کام کیا۔ آخر مدینہ منورہ میں تشریف لے گئے دس سال تک مدینہ منورہ میں اسلام کو سمجھایا۔ اسلام کی عظمت کو سمجھایا۔
بنی نوع انسان کی اصلاح کی۔
اجتماعی اصلاح کی۔
متقین کی اصلاح کی۔
انفرادی اصلاح کی۔
روزہ داروں کی اصلاح کی۔
یہاں تک کہ اتنا ان کو اعلیٰ مقام پر فائز کر دیا کہ رب کو کہنا پڑا کہ یہ رسول کے ساتھی ہیں۔ یہ مجھ سے راضی ہیں میں ان سے راضی ہوں۔
ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی سچی زبان سے فرمایا۔

میرے پیارے یارو! وفادارو! جاں نثارو! میں معلم کائنات بن کر آیا ہوں قیامت تک کے لئے آخری پیغام لے کر آیا ہوں۔ میں اللہ کا آخری نبی ہوں میرے قریب جو بھی آئے گا۔

اس کا دل بھی پاک ہوگا۔

اس کا فیچر بھی پاک ہوگا

اس کی صحت بھی پاک ہو جائے گی

اس کی سوچ پاک ہو جائے گی۔

نبی کا کام ہو یعلمھم الکتاب والحکمۃ نبی کا کام یہ ہے کہ نبی کتاب وحکمت سمجھاتا ہے۔

فرمایا نبی ان کو پاک کرتا ہے نبی کے آنے کا مقصد یہ ہے کہ نبی معاشرے کو پاک کرتا ہے۔ ان کے دلوں کو پاک کرنا ہے جو بھی میرے نبی کے قریب آ گیا اس کا دل پاک ہوتا چلا گیا اور ایسا دل پاک ہوا کہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود فرماتے ہیں۔ کہ زمانہ جاہلیت کے اندر ہم جوان لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے لیکن رسول اللہ کی تعلیمات نے ہمارے دلوں پر ایسا اثر کیا کہ اب حالت یہ ہوتی ہے کہ جب سے میں امیر المومنین بنا ہوں سارے مدینے والے سو رہے ہوتے ہیں اور میں پہرہ دے رہا ہوتا ہوں۔ اصلاح معاشرہ کا مطلب سمجھئے کہ وہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو زمانہ جاہلیت کے اندر بچیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے حضور نبی اکرم کی تعلیمات نے ان کی ایسی اصلاح کی۔

حضرت عمر اور غریب بڑھیا

کہ سارے سوئے ہوئے ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہرہ دے رہے ہیں۔

ک دروازے سے گزرے تو رونے کی آواز آئی۔
جناب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پوچھتے ہیں۔! یہ بچی کیوں رو رہی ہے۔ اندر سے
واز آئی۔ یہ عمر کو رو رہی ہے۔
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پوچھتے ہیں! عمر نے کیا قصور کیا ہے۔
بوڑھی عورت نے جواب دیا۔ آج پندرہ دن ہو گئے ہیں ہمارے گھر میں فاقہ
ہے ہم بھوکے ہیں تو حضرت عمر نے باہر سے کہا کہ عمر بچارے کو کیا پتہ کہ تم بھوکے
ہو۔ تو اس بوڑھی نے کہا۔
اگر ہمارے بھوکے پن کا پتہ نہ تھا تو پھر اقتدار کی کرسی پہ کیوں آیا تھا۔ اگر
ہمارے بھوکے پن کا پتہ نہ تھا تو پھر کرسئی خلافت پر کیوں بیٹھے تھے۔ جناب عمر
کی چیخ نکل گئی۔ بیت المال میں گئے آٹے کی بوری اٹھائی۔ زید غلام نے عرض کی!
یا امیر المومنین میں حاضر ہوں۔
فرمانے لگے قیامت کے دن کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ گھر آئے آکر اسی
عورت کے گھر آٹا گوندھا خود آگ جلائی خود کھانا تیار کیا۔ بوڑھی عورت کے آگے رکھا
کہ کھاؤ۔ اس نے ٹھنڈی آہ بھر کے کہا!
کاش عمر کی جگہ تو ہوتا۔
حضرت عمر فرماتے ہیں۔ مائی! جس عمر کو رو رہی ہے وہ عمر میں ہی ہوں۔
اگر معاشرے کی اصلاح کرنا مقصود ہے تو ہم سب کے سب نبیٔ دو عالم کے
تابعدار بن جائیں۔ حضور کی سیرت پر عمل کریں۔
امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی سچی زبان سے فرمایا تھا کہ لوگو! جو
میرے قریب آیا۔ اس کا دل بھی پاک ہو گیا۔
اس کا گھر بھی پاک ہو گیا۔

تمام گناہوں کی جڑ جھوٹ ہے

مثلاً شریعت اسلامی کے اندر اصلاح معاشرہ کا پہلا پہلو یہ ہے کہ کوئی آدمی جھوٹ نہ بولے۔ معاشرے میں برائی جھوٹ سے پھیلتی ہے یہ جھوٹ ہے جو انسان کو برباد کرتا ہے بڑے بڑے گناہوں کا مرکز ہی کذب ہے۔ جھوٹ ہے جس کو معاشرے کے اندر آج ایک معمولی عیب بھی نہیں سمجھا جاتا ہے کیا ہوا یار، اگر ایک ادھ جھوٹ بول لیا۔ حضور کی مسجد نبوی ہے۔

میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہیں۔ میرے صحابہ آؤ میرے قریب آجاؤ۔ صحابہ قریب آئے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اے میرے پیارے صحابہ! آج ہمارے ہاتھ پہ بیعت کرو۔

اللہ کے سوا کسی کو سجدہ نہ کرو

کہ ہم اللہ کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کریں گے میرے ہاتھ پہ بیعت کرو۔ میں اللہ کا آخری نبی ہوں نماز کے عادی بن جاؤ

فرمایا! شریعت کی تابعداری کرو۔

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے

فرمایا! اسلام کی بنیاد تو پانچ چیزوں پر ہے۔ اسلام کی بنیاد یہ ہے کہ تم اسلام کی گواہی دو۔ کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

دوسرا فرمایا۔ والصلوٰۃ دوسری بنیاد نماز ہے۔

والزکوٰۃ اور تیسری بنیاد زکوٰۃ ہے۔

فرمایا چوتھا رمضان کے روزے ہیں

- اور پانچواں رکن جو ہے پانچویں بنیاد جو ہے وہ حج ہے اسلام کی پانچ بنیادی باتیں ہیں۔

حضورؐ اور ایک گنہگار شخص

حضور اس کا حکم دے رہے ہیں کہ ایک نوجوان اٹھا اور ادب سے عرض کرتا ہے کہ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ آگے بڑھایا، ہاتھ بڑھا کر فرمایا! آؤ میرے ہاتھ پر بیعت کرو کہ تم اللہ کی الوہیت کو مانوگے۔ نبی کی رسالت کو مانوگے، جب حضور نے ہاتھ آگے کیا تو اس نوجوان نے ہاتھ پیچھے کیا۔

میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حیران ہوکر فرمایا تو بیعت کے لئے ہاتھ آگے بڑھا رہا تھا۔ تونے ہاتھ پیچھے کیوں کیا۔

عرض کی! اللہ کے نبی میرے اندر بہت سے عیب ہیں میں بڑا گناہ گار ہوں

میں بڑا سیاہکار ہوں۔

میں بڑا بدکار ہوں۔

میں چور بھی ہوں

میں زانی بھی ہوں

میں شرابی بھی ہوں

پہلے مجھ سے یہ وعدہ کیجئے۔ کہ آپ مجھ سے یہ نہیں کہیں گے کہ تونے چوری کیوں کی۔ تونے شراب کیوں پی؟

میرے آقا نے فرمایا، اسلام کے بنیادی اصولوں کے اندر
جو شراب پیتا ہے اسلام کا نکتہ نظریہ ہے کہ اس کو کوڑے لگاتے ہیں
جو چوری کرتا ہے ہم اس کے ہاتھ کاٹ دیتے ہیں
جو زنا کرتا ہے ہم اس کو سنگسار کر دیتے ہیں
یہ اسلام کا آئین ہے وہ کہتا ہے۔ اے اللہ کے نبی! میرے اندر یہ عیب اتنے بھر چکے ہیں کہ اب یہ عیب مجھ سے نکالے نہیں جاتے۔

میرے نبی نے فرمایا! اچھا ایک کام کر، آج سے وعدہ کر کہ میں جھوٹ نہیں بولوں گا۔ وہ مسکرایا اور مسکرا کر کہتا ہے یہ تو عام بات ہے، اس میں کون سی ایسی بات ہے ٹھیک ہے جھوٹ نہیں بولوں گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی، کہ آقا میں وعدہ کرتا ہوں کہ آج سے جھوٹ نہیں بولوں گا۔

محترم سامعین! وہ چلا گیا۔ رات کو سویا خیال آیا چوری کروں، سامان اٹھایا، گھر سے باہر نکلا۔ سوچتا ہے صبح رسول اللہ پوچھیں گے رات کیسی گزری جب میں سچ بولوں گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاتھ کٹوا دیں گے۔ اور اگر میں نے کہا۔ حضور میں نے چوری نہیں کی۔ تو پھر میں اپنے وعدے سے پھر گیا میں نے جھوٹ بولا

جھوٹ نہ بولنے سے تمام برائیاں ختم ہو جاتی ہیں

خاموشی سے گھر چلا گیا سو گیا، ایک لمحے کے بعد پھر جاگا دل میں خیال آیا شراب پیوں جام کو ہاتھ لگایا۔ دل میں پھر خیال آیا۔ صبح آقا پوچھیں گے رات کیسی گزری اور میں کہہ دوں گا، شراب پیتے رہے حضور تو پھر کوڑے لگوائیں گے اور اگر میں نے کہہ دیا آقا میں نے شراب نہیں پی تو وعدے سے پھر گیا جام کو وہیں رکھ دیا۔ دل

میں خیال آیا کہ فلاں قبیلے میں جاکر عیاشی کروں، ابھی چند قدم ہی چلا تھا پھر خیال آیا۔ صبح رسولوں کے امام پوچھیں گے رات کیسی گزری اور میں کہہ دوں گا عیاشی کرتے تو حضور تو سزا دیں گے اور اگر میں نے کہا کہ میں نے عیب نہیں کیا۔ تو اپنے وعدے سے پھر گیا۔ واپس آیا گھر آکر سو گیا۔

صبح حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی۔ مسجد نبوی میں آیا، حضور کے پیچھے نماز پڑھی۔

میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ او فلاں ابن فلاں تیری رات کیسی گزری۔ اس نے کھڑے ہو کر کہا!

میرے ماں باپ آپ کے نام پر قربان ہو جائیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جو میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ جھوٹ نہیں بولوں گا۔ ایک ہی ایفائے عہد نے جھوٹ نہ بولنے کے وعدے نے تمام برائیاں مجھ سے چھڑوا دی ہیں

میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ جھوٹ انسان کو برباد کر دیتا ہے

فرمایا دوکان پہ بیٹھ کے جھوٹ نہ بولا کرو، تعلقات عامہ میں جھوٹ نہ بولا کرو،

یہاں تک رسول خدا نے فرمادیا کہ جس نے جھوٹ بولا وہ قیامت کے دن میرے قریب نہیں ہوگا۔

فرمایا! صدق علی صراطٌ مستقیم

سیدھا راستہ سچ ہے

فرمایا یہ جو سچ ہے یہ انسان کو سیدھا راستہ دکھاتا ہے اور یہ جنت کا راستہ ہے اور یہی وہ بنیادی پہلو ہے کہ جب معاشرے کے اندر جھوٹ کا رواج چلتا ہے تو پھر انسان اس اعمال کو نہیں دیکھتا ہے۔

پھر کوئی نبی کو تولتا ہے۔

کوئی صحابہ کی توہین کرتا ہے۔

کوئی اہل بیت کی توہین کرتا ہے۔

کوئی اولیاء کی شان میں بکتا ہے۔

کیونکہ ذہنوں کے اندر یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ میں نے کیا کرنا ہے، میں نے جھوٹ بولنا معمولی بات سمجھ رکھی ہے۔ پھر خدا کے اندر خدا خوفی ختم ہو جاتی ہے اللہ کا قرآن یہ کہتا ہے کہ جس جس نے نبی کی تابعداری کی ہے۔ ساری کائنات ختم ہو جاتی ہے مگر نبی کی تابعداری کرنے والے کا کچا جھونپڑا اُسی طرح رہتا ہے

حضرت نوحؑ کی قوم

اللہ کے قرآن سے پوچھو! اللہ کا قرآن کہتا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے تبلیغ کی۔

فرمایا! اے میری پیاری قوم کم نہ تولا کرو جھوٹ نہ بولا کرو، قوم نے بات نہ مانی۔ ایک دن نوح علیہ السلام جا رہے ہیں۔ ظالم نے پتھر مارا۔ نوح علیہ السلام کے ماتھے پر لگا۔

جناب نوح پیغمبر حیران ہو کر کہتے ہیں۔

اے میرے پروردگار میں دن رات ان کو اسلام کی طرف بلاتا ہوں لیکن یہ توجہ نہیں دیتے۔

یا اللہ میں تیرا نبی ہوں، یہ اسلام کی طرف توجہ نہیں دے رہے۔

اے میرے پروردگار میں نے دن رات ان کو تیرے دین کی طرف بلایا۔ میں نے بڑی کوشش کی ان کی اصلاح کروں، مگر یہ مانتے نہیں۔ اب ایسا عذاب نازل کر کہ کوئی بچہ بھی ان کا زندہ نہ رہے۔ پانی شروع ہو گیا۔ عذاب کا پانی۔

جناب نوح علیہ السلام فرماتے ہیں۔
اے مائی قریب آ تو میری ماننے والی ہے۔ اس قوم پہ عذاب آرہا ہے پھر کیا ہو گا۔ فرمایا!
میں نے کشتی بنالی ہے اپنے ماننے والوں کو کشتی پہ بٹھا رہا ہوں۔ جو اس کشتی میں آئے گا کامیاب ہوگا۔ جو نبی کی کشتی میں سوار ہوگا وہ کامیاب وکامران ہوگا بوڑھیا نے وعدہ کرلیا اب حضرت نوح علیہ السلام جارہے ہیں۔ عذاب شروع ہوگیا۔ نیچے بھی پانی اوپر بھی پانی دائیں پانی بائیں پانی۔
حضرت نوح علیہ السلام کا ایک بیٹا ہے جس سے بڑی محبت کرتے ہیں مگر وہ اپنی اصلاح نبوت کی زبان سے نہ کروا سکا۔ اس نے نبی نہ مانا۔ وہ باپ تو مانتا تھا مگر نبی نہیں مانتا تھا وہ کہتا تھا۔ بس تو میرا ابا ہے میں نبی نہیں مانتا۔
جناب نوح علیہ السلام نے آواز دی پانی شروع ہوگیا۔ نیچے پانی اوپر پانی دائیں پانی بائیں پانی۔ آواز دی۔ اے میرے بیٹے آجا۔ میری کشتی میں سوار ہوجا۔ کافروں کا ساتھ نہ دے۔

بیٹا کیا کہتا ہے؟ اباجی میں پہاڑ پہ چڑھ جاؤں گا۔ بچ جاؤں گا نبی کہتے ہیں! میرا بیٹا جس وقت خدا کا عذاب آتا ہے۔ خدا اونچے ٹیلے کو نہیں دیکھتا۔ مگر جس پہ وہ رحم کرے۔ اللہ کا قرآن کہتا ہے۔ کہ بیٹا پہاڑ پہ چڑھ گیا اب نوح علیہ السلام اس کو دیکھ رہے ہیں۔ بیٹا پہاڑ کی بلندی پہ چڑھا تو پانی کی روانیاں پہاڑ پر چڑھیں، اب نوح علیہ السلام دیکھتے ہیں کہ پانی کی ایک موج آئے گی۔ اور میرا بیٹا غرق ہوجائے۔ رب کو آواز دی
اے میرے پروردگار! میرا بیٹا تو میری آل ہے۔ یااللہ تیرا وعدہ ہے۔ میں نبی کی آل کو بچاتا ہوں۔

یااللہ! یہ میرا بیٹا ہے یا اللہ! یہ میری آل ہے تیرا وعدہ ہے میں نبی کی آل بچاتا ہوں۔ اللہ نے فرمایا۔ اے جبریل

جی ربّ جلیل!

فرمایا۔ جا میرے نبی کو سلام دے دے اور کہہ دے۔ اے نوح! خبردار ہو جا یہ تیرا بیٹا نہیں۔

یااللہ! یہ میرا بیٹا ہے یہ میرا لخت جگر ہے

فرمایا! نہیں نہیں، یہ تیرا بیٹا نہیں۔ اس لئے کہ اس کا عمل اچھا نہیں ہے اس لئے یہ تیرا بیٹا نہیں۔ اس کا کردار اچھا نہیں، اس کا معاشرے میں کوئی وقار نہیں۔ یہ اصلاح معاشرہ کا قائل نہیں۔ اس کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔

بیٹا بھی ڈوب گیا

میرے پیارے نبی! یہ تیرا بیٹا آل نہیں۔ نوح علیہ السلام کا بیٹا غرق ہو گیا دیکھا نوجوانو! جب عذاب ختم ہوا۔ تو نوح علیہ السلام سوچتے ہیں۔ بیٹا تو میرا غرق ہو گیا اس کا کیا ہوا۔ کشتی جودی پہاڑ سے لگی جاکر پتہ کیا۔

کچا جھونپڑا طوفان میں صحیح رہا

کیا دیکھتے ہیں بڑے بڑے تناور درخت جڑوں سے نکل چکے ہیں اور وہ بڑھیا جو نوح علیہ السلام کے ہاتھ پر ایمان لائی تھی اس کا کچا جھونپڑا اسی طرح کھڑا تھا۔ اب نبی اندر تشریف لے گئے کیا دیکھتے ہیں کہ باہر پانی ہی پانی ہے۔ مگر بڑھیا کے جھونپڑے میں خشک زمین ہے۔ سر سجدے میں رکھے ہوئے ہیں اور اللہ کے دربار میں سبحان ربی العلی کہہ رہی ہے آپ اندر گئے۔

جب اندر پہنچے بڑھیا کہتی ہے کون ہے؟

فرمایا! میں اللہ کا نبی، اللہ کا پیغمبر ہوں۔

کہا پھر مجھے لینے کے لئے آگئے ہو۔ اس قوم پہ عذاب آنے والا ہے۔

تو جناب نوح علیہ السلام نے فرمایا۔ عذاب آبھی گیا اور چلا بھی گیا تو وہ کہتی ہے۔ قسم ہے پیدا کرنے والے کی، جب میں اللہ کے دربار میں سر جھکاتی ہوں تو مجھے دنیا کی خبر نہیں رہتی، جس نے نبی کے کہنے پر اپنی اصلاح کی۔ اگر طوفان بھی آئے اگر بڑی بڑی چٹانوں سے ٹکراتا طوفان بھی آیا۔ طوفان ختم ہوگئے۔ مگر بوڑھیا کا کچا جھونپڑا اسی طرح صحیح رہا۔ نبی کا بیٹا ہے مگر عظمت نبوت کو نہیں مانتا۔ شان رسالت کو نہیں مانا۔ بیٹا غرق ہوگیا۔

ہم کہتے ہیں آؤ اسلام کے نزدیک معیار ہے محبت رسول اگر دلوں کے اندر حضور کی محبت ہو اور معاشرے میں اصلاح ہو جائے

دنیا کی دولت ہوگی

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ میری اُمت میں اگر بگاڑ پیدا کرے گی تو وہ دنیا کی دولت ہوگی۔ دنیا انسان کو برباد کر دیتی ہے حضور نے فرمایا مجھے یہ ڈر نہیں ہے کہ میری اُمت شرک کرے گی مگر مجھے یہ ڈر ضرور ہے کہ میری اُمت دنیا کی طرف مائل ہو جائے گی۔ جب میرا اُمتی دنیا کی طرف مائل ہو جائے گا۔ پھر سمجھ لینا کہ دین کی محبت کمزور پڑ جائے گی۔

حضرت ابراہیم اُدھمؒ اور نوکرانی

حضرت ابراہیم بن اُدھم کے بارے میں مشہور ہے جب رات کو سویا کرتا تھا تو نوکرانی

سے کہا کرتا تھا میرے پلنگ پر جاؤ پھولوں کی سیج بناؤ وہ پھولوں کی سیج بناتی تھی نوکر جلتے تھے اس کا بستر پھولوں کی زیب وزینت کی آرائش گاہ ہوتی تھی۔ایک دن ابراہیم ابن اُدھم نے کہا۔نوکرانی جا بستر لگا میرے بستر پہ پھولوں کی سیج بناؤ۔ وہ جب گئی تو اس نے ہاتھ لگایا۔ تاریخ یہ کہتی ہے اس نے محسوس کیا کہ بادشاہوں کے بستر بڑے نرم ہوتے ہیں۔ ذرا سر تو رکھ کر دیکھوں۔ جب سر رکھا تو کہنے لگی بادشاہوں کے بستروں کا کیا کہنا۔ نیند آگئی۔ بادشاہ سونے کے لئے آیا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ میرے بستر پر نوکرانی سوئی ہوئی ہے غرور آیا۔ تکبر شہنشاہانہ کروٹ بدلی کہنے لگا۔ جلاد جلدی آؤ۔ کوڑا لگاؤ۔ نوکرانی ہو کر میرے بستر پر سو گئی ہے۔ بادشاہی حکم تھا کوڑا اٹھا۔ نوکرانی کی کمر پر لگا۔ خون کے پرچے نکل گئے۔ جسم سے فوارائے خون نکلا۔ ہڈی تک ضرب لگی۔ وہ نوکرانی اٹھی وہ روتی بھی ہے مسکراتی بھی ہے۔

بادشاہ نے پوچھا۔ مذاق کرتی ہے ہنستی بھی ہے مسکراتی بھی ہے۔

اس نے جو جواب دیا کہ تاریخ میں محفوظ ہے۔ نوکرانی کہنے لگی۔ بادشاہ سلامت میں اس لئے روتی ہوں کہ درد شدید ہے اور مسکراتی اس لئے ہوں کہ میں اس بستر پر ایک گھنٹہ سوئی ہوں میرا یہ حشر ہوا ہے اور جو ساری زندگی سوتا رہا ہے پتہ نہیں! اس کے ساتھ کیا بنے گا۔

دماغ میں تلاطم آیا۔ کہنے لگا چھوڑو اس دنیا داری کو آؤ اللہ کے دین کی طرف آؤ۔ جس دین میں عزت بھی ہے اور عظمت بھی ہے۔ بلندی بھی ہے۔

مسلمانوں میں برائیاں

آج ہمارے معاشرے میں کتنی برائیاں ہیں۔

بلیک مارکیٹ کرتا ہے تو مسلمان

جھوٹ بولتا ہے تو مسلمان
اگر کوئی بازیاں لگاتا ہے تو مسلمان
بٹیر باز ہے تو مسلمان
کبوتر باز ہے تو مسلمان
مرغ باز ہے تو مسلمان
اگر عیاشیوں کے اڈے قائم کرتا ہے تو مسلمان
اگر بیبیوں اور بہنوں کو گلیوں میں بازاروں میں شہروں میں لے کر چلتا ہے تو مسلمان۔

میرے رسول نے کہا تھا جب میری اُمت کی بیٹیاں بے پردہ ہو جائیں گی تو خدا کا غضب جلال میں آجائے گا۔

آج میں محمد رو رو کے کہہ رہا ہوں۔ یا اللہ میری اُمت کی شکلیں نہ بدلنا۔ ان کی بداعمالیوں کو نہ دیکھنا۔ میں محمد کی زلفوں کو دیکھ۔

میرے دوستو! اسلام کے اندر پردہ ایک اہمیت رکھتا ہے معاشرے کی اصلاح تب ہوگی جب ہم اپنی بچیوں کے چہروں کو بانقاب کریں۔ پردے والا لیں اللہ رسول کا ارشاد ہوتا ہے کہ مومن عورتیں وہ ہیں جب وہ چلتی ہیں تو ان کے وجود کا کوئی بھی نشان غیر محرم نہیں دیکھ سکتا۔

میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ جب حج پہ جاتے ہیں تو کیا حالت ہوتی ہے۔ وہاں پہ حکم ہوتا ہے کہ عورت اپنے بال چھپا کر رکھے۔ مگر آج ہماری نوجوان بہنیں جب بے پردہ ہو کر بازاروں میں چلتی ہیں تو خدا کے غضب کو جوش آتا ہے۔ اکبر الہ آبادی نے بڑی پیاری بات کہی

؎ کل چند نظر آئیں بے پردہ بیبیاں

اکبر غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو تمہارے پردے کو کیا ہوا
بولیں عقل پہ مردوں کی پڑ گیا!

اے لوگو خیال کرو جب تمہاری بیٹی جوان ہو جائے۔ باحجاب کر دو۔ بانقاب کر دو، جو عورتیں باحجاب ہوتی ہیں۔ پھر ان میں محمد بن قاسم پیدا ہوتے ہیں۔ صلاح الدین ایوبی پیدا ہوتے ہیں۔

فرمایا! بلیک نہ کھاؤ، سود کے کاروبار نہ کرو، یہ شریعت کے اصول ہیں جن سے معاشرے کی اصلاح ہوتی ہے مگر آج ہمارا اسلامی معاشرہ ہی بگڑ چکا ہے۔ ہم کون کون سی اصلاح کریں گے۔ ہم اپنی نماز میں اپنی اصلاح نہیں کر سکتے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نماز ایسے پڑھو جیسے خدا کو دیکھ رہے ہو۔ مگر آج جو بھولی ہوئی بات ہو۔ وہ نماز میں یاد آتی ہے۔

علامہ اقبال نے کہا تھا۔ کہ کیسی نماز پڑھتا ہے امام صاحب بھول جاتے ہیں پتہ ہی نہیں۔ نہ امام کو پتہ ہے نہ مقتدی کو پتہ ہے۔ علامہ اقبال نے کہا

؎ تیری نماز بے سرور
تیرا امام بے حضور

او نماز پڑھنے والے او عقیدۂ توحید پر ایمان لانے والے۔ نماز ایسی پڑھ جیسے اللہ کو دیکھ رہا ہے وہ کہتا ہے۔ آج تیری نماز کیا ہے۔

؎ تیری نماز بے سرور تیرا امام بے حضور
ایسی نماز سے گزر ایسے امام سے گزر

ہم اپنی نماز کی اصلاح کریں۔

اپنے عقیدے کی اصلاح کریں۔

اپنے معاشرے کی اصلاح کریں۔

حضرت سعدی اور لڑکا

حضرت شیخ سعدی نے بڑی پیاری بات کی۔ آپ فرماتے ہیں میں ایک گاؤں سے گزرا ایک بچہ رو رہا تھا میں نے اس کو قریب بلایا میں نے کہا بیٹے کیوں رو رہا ہے

کہنے لگا! میں اس لئے روتا ہوں کہ آج استاد صاحب کے پاس گیا تھا۔ استاد نے کہا ڈرو! جہنم کی آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔

دوستانِ محترم! وہ بچہ کہتا ہے۔ میں قرآن کی اسی آیت کے معنی پہ رو رہا ہوں۔ میں نے کہا! بیٹا تُو تو ابھی بچہ ہے اگر کوئی گناہ کیا ہوگا تو چھوٹا موٹا گناہ کیا ہوگا۔ کوئی بڑا گناہ تو نہیں کیا!

کہنے لگا! جناب میں گھر دیکھتا ہوں میری امی جب آگ جلاتی ہے اور آگ بڑی لکڑیوں کو نہیں لگتی تو پہلے چھوٹی چھوٹی لکڑیوں کو آگ لگا لیتی ہے۔ بس اپنے چھوٹے ذہن سے سوچ رہا ہوں کہ اگر قیامت کے دن بڑے بڑے کافروں ابولہب، ابوجہل وغیرہ کو (معاذ اللہ) آگ نہ لگی تو کہیں اللہ مجھ جیسے چھوٹے چھوٹے گنہگاروں کو پہلے آگ نہ لگائے۔

جب بچوں کی یہ فکر ہوگی تو وہ بڑے ہو کر کیوں نہ مجدد الف ثانی بنیں گے۔

کلاشنکوف کلچر

مگر آج کالجوں میں وہ ماحول نہیں آج یونیورسٹی میں وہ طریقہ ایجاد نہیں آج کے مدرسے علامہ اقبال نہیں بنا سکے، آج یہ کالج محمد علی جوہر نہیں بنا سکے آج کے تعلیمی ادارے

ظفر علی خان نہیں بتا سکے۔

آج بنتے ہیں مدرسوں سے پڑھ پڑھ کر تو وہ ڈاکو بنتے ہیں اگر پڑھے لکھے بھی ہوں تو جا کر بنک لوٹتے ہیں۔

آج کے مدرسوں سے پڑھنے والے ڈاکو نکلتے ہیں

آج کے کالجوں میں پڑھنے والے نوجوان چور اُچکے بن کر نکلتے ہیں۔

غیروں کی عزتوں پر ڈاکے مارنے والے بن کے نکلتے ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ آج ماں کی گود پاک نہیں ہے جب ماں کی گود پاک ہوتی تھی پھر بہاؤالحق پیدا ہوتا تھا۔

حضرات محترم! آج کی گفتگو اصلاح معاشرہ کے سلسلے میں تھی۔ میں انشاء اللہ آپ کی خدمتِ عالیہ میں یہ عرض کروں گا کہ ہم میں سے ہر آدمی اپنی اصلاح کرے۔ اللہ کا قرآن کہتا ہے۔ یاایھاالذین آمنوا۔

جہنم سے بچاؤ

اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے اہل خانہ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ ہم نے بیٹے دیئے ہیں ان کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ ہم نے بیٹیاں دی ہیں ان کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔

فرمایا خیال کرنا کہیں ایسا نہ ہو جائے تم سارے کے سارے جہنم کا ایندھن بن جاؤ۔

فرمایا! میرا نبی جہنم سے نکالنے آیا ہے۔ جنت کا راستہ دکھانے آیا ہے۔ آج اگر خطیب ہیں تو وہ بھی اپنی اصلاح کریں۔

ادیب ہیں، تو وہ بھی اپنی اصلاح کریں۔

آج تو بات بات پہ لڑائیاں ہوتی ہیں۔ ایک دوسرے کو کافر اور مشرک کہا جاتا ہے۔ یے ذرا تبلیغ کا منظر آپ کو مدینے کی یونیورسٹی کا حال سناؤں۔ سب سے پہلے مدینہ یونیورسٹی بنائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اور جس کے شاگرد تھے حضرت علی۔ اس یونیورسٹی میں پڑھنے والے امام حسن بھی تھے امام حسین بھی تھے۔

اصلاح کا انوکھا طریقہ

میرے دوستو! ایک دن حضرت امام حسن اور امام حسین مسجد سے باہر تشریف لائے دیکھا کہ ایک بوڑھا آدمی ہے وضو غلط کر رہا ہے حضرت امام حسین نے اپنے بھائی سے کہا! بھائی جان یہ وضو غلط کر رہا ہے۔ اگر ہم نے اس سے کہا کہ تم نے وضو غلط کیا ہے ہو سکتا ہے۔ یہ محسوس کرے کوئی ایسی ترکیب بنائیں کہ یہ محسوس بھی نہ کرے اور اس کی اصلاح بھی ہو جائے۔ امام حسن فرماتے ہیں بھائی ایک پانی کا لوٹا تم بھر لو ایک پانی کا لوٹا میں بھر لوں۔ ہم دونوں بھائی اکٹھے جاتے ہیں اور اس بابے سے کہتے ہیں کہ ہم دونوں بھائی ہیں۔ ہم وضو کرتے ہیں دیکھنا غلطی پر کون ہے۔ یہ ہے اہل بیت کے گھر کی تعلیم!

حضرت امام حسن نے پانی کا لوٹا بھرا۔ حضرت امام حسین نے پانی کا لوٹا بھرا اور پانی کا لوٹا بھر کر بابے کے پاس آئے اور کہا۔ السلام علیکم!

اس نے جواب میں وعلیکم السلام کہا!

کیا کہتے ہو!

کہنے لگے! ہم دونوں بھائی ہیں وضو کرنا چاہتے ہیں ذرا دیکھنا ہم دونوں بھائیوں میں کون صحیح وضو کرتا ہے۔ اب دونوں بھائیوں نے وضو کیا جب وضو مکمل کر چکے تو وہ بڑا بابا دور سے دیکھ رہا تھا اٹھ کے کہنے لگا۔ شہزادو تم کون

ہو غلطی پر تو میں ہی تھا۔

دیکھو کیسے معاشرے کی اصلاح کی شہزادگان اہل بیت نے۔ کس طرح اصلاح کی۔

ہم کہتے ہیں ہمارا ہر فرد معاشرے کا ہر انسان اپنی اصلاح کرے اور یہ اصلاح تب ہوگی۔ جب ہم اپنا ذہن صاف کریں۔ کسی کی غیبت نہ کریں کسی کا گلہ نہ کریں

سلام کی عظمت

حضور نے فرمایا۔ محبت تب بڑھے گی۔ جب ایک دوسرے کو سلام کرو،

میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز جمعہ کے اجتماع سے فرمادیا،

فرمایا! میرے صحابہ نوٹ کرلو، جو یہاں موجود ہیں وہ لکھ لیں اور جو یہاں موجود نہیں ان تک میری محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات پہنچادو۔

صحابہ نے عرض کی! یارسول اللہ فرمائیے۔

میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو سلام میں پہل کرے گا۔ اس کا گھر میرے محل کے قریب ہوگا۔

لیکن آج ذہنوں کے اندر اتنا غرور آچکا ہے کہ ہر آدمی یہ سوچتا ہے، ہر آدمی کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ دوسرا آدمی مجھے سلام کرے۔

شریعت یہ کہتی ہے کہ تم سلام میں پہل کرو،

دوستانِ محترم! ارشاد ہوتا ہے کہ اے ایمان والو! اپنی جانوں کو اور اپنی آل کو جہنم کی آگ سے بچاؤ اور جہنم کی آگ سے تب بچو گے جب تم اپنی بھی اصلاح کرو گے۔

اپنے خاندان کی اصلاح کرو گے۔

نماز کے عادی بنو۔

قرآن کے قاری بنو۔

عمل کی ضرورت

کیوں کہ آج کی گفتگو کا تعلق عمل سے ہے اور آپ جانتے ہیں کہ جب عمل کی تقریر ہو تو وہ تقریر لوگوں پر ذرا بار بھی گزرتی ہے کہتے ہیں کہ آج مولانا کو کیا ہو گیا۔ آج عمل کی باتیں شروع کردی ہیں۔ تو بہر حال کیونکہ اس موضوع پر بھی تقریر ضروری تھی وہ بھی آج ہوگئی ہے۔

معاشرے میں اصلاح معاشرہ کے موضوع پر بات کی ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی میری اور ہم سب کی اصلاح فرمائے اور ہمیں شریعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چلنے کی توفیق دے (آمین ثم آمین)

وما علینا الا البلاغ المبین

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد

جب میرے اور آپ کے آقا حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اعلانِ نبوت کیا تو کفّار نے کہا!

اگر آپ اللہ کے بڑے پیارے ہیں تو پھر ہمیں کوئی معجزہ دکھائیں اللہ کا قرآن کہتا ہے۔ کہ جناب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی نبوت والا ہاتھ اپنی بغل میں چھپایا اور جب باہر نکالا تو وہ سورج سے بھی زیادہ چمکا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم نے اللہ کی توحید بیان کی تو قوم نے کہا اگر آپ نبی ہیں تو کوئی معجزہ دکھائیں۔ جناب عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ کسی اندھے کو میرے پاس لاؤ میں نبوت والا ہاتھ لگاؤں گا اس میں نور آجائے گا۔

جب باری آئی محسنِ انسانیت کی۔
جب باری آئی عرب کے جھومر کی۔
جب باری آئی آدمیت کے محسن کی۔
جب باری آئی داعئ اسلام کی۔
جب باری آئی فخر کائنات کی۔
جب باری آئی تمام نبیوں کے امام کی۔

سب انبیاء معجزہ لے کر آئے

تو قوم نے کہا کہ آپ اگر نبی ہیں تو آپ بھی کوئی معجزہ دکھاؤ۔ اللہ رب العزت نے فرمایا میرے پیارے اعلان کرو۔ قل اپنی زبان نبوت سے فرمادو۔ قد جاکم برھان من ربکم وہ پچھلے نبی تھے جو معجزہ لے کر آئے

آدم علیہ السلام معجزہ لے کر آئے
نوح علیہ السلام معجزہ لے کر آئے۔
ابراہیم علیہ السلام معجزہ لے کر آئے۔
موسیٰ علیہ السلام معجزہ لے کر آئے۔

عیسیٰ علیہ السلام معجزہ لے کر آئے۔

میرا نبی معجزہ بن کر آیا

فرمایا! تمہارے آخری پیغمبر صرف معجزہ لے کر ہی نہیں آئے بلکہ سر سے لے کر پاؤں تک معجزہ بن کر آئے۔

پچھلے نبی معجزہ لے کر آئے اور مل کے کہہ دو ہمارے نبی معجزہ بن کر آئے

ہمارے نبی کی ولادت معجزہ

نبی کی جوانی معجزہ

نبی کا بچپن معجزہ

نبی کا بڑھاپا معجزہ

نبی کا انگلیوں سے چاند دو ٹکڑے کرنا معجزہ

علی المرتضیٰ آئے تھے سورج اٹھانا معجزہ

انگلیوں سے پانی کے چشمے نکالنا معجزہ

میرے نبی پر درختوں کا درود وسلام پڑھنا معجزہ

حضرت عائشہ سے نکاح کرنا معجزہ

صدیق اکبر کو مصلّے پر ٹھہرانا معجزہ

علی المرتضیٰ کو بستر پر لٹانا معجزہ

حسن وحسین کو کندھوں پر اٹھانا معجزہ

اور مل کے کہہ دو میرے نبی کا فرش پہ چلنا معجزہ اور عرش پہ جانا معجزہ

میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معراج فرمانا۔

یہ اللہ کی طرف سے نبی کو معجزہ ملا۔

مدینے والا راضی ہو جائے

اور معراج کا مقصد یہی ہے کہ دنیا والوں کو علم ہو جائے کہ ساری دنیا چاہتی ہے کہ اللہ راضی ہو جائے مگر اللہ چاہتا ہے کہ میرا مدینے والا راضی ہو جائے
جن دنوں میں میں مدینہ منورہ میں پڑھا کرتا تھا اُن دنوں کی بات ہے مدینے والے کہا کرتے تھے حضور ساری ساری رات عبادت کرتے تھے اور پاؤں پہ ورم پڑ جاتے تھے قیام پر قیام، رکوع پر رکوع، اللہ کو کہنا پڑا، اِلا قلیلاً۔ اے محبوب ساری ساری رات عبادت کرتے ہو کبھی سو بھی جایا کرو۔

میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری ساری رات عبادت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو کہنا پڑا اے نبی سو جا۔ مگر نبی سوتے نہیں۔ مدینہ منورہ ہجرت کی ساری ساری رات عبادت کی۔ قیامت تک کے مومنوں کی ماں جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں اے اللہ کے سچے اور آخری پیغمبر تھوڑی دیر سو بھی جاؤ
فرمایا! یا عائشہ، کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔
ساری ساری رات عبادت کرتے ہیں۔ رب کہتا ہے سو جا، نبیؐ سوتے نہیں
ربّ کہتا ہے آرام کر، نبی آرام کرتے نہیں۔
لیکن جب معراج کی رات آئی میرے نبی اپنی مزمل والی چادر تان کے سو گئے۔
میری ملت کے جوانو! ربّانی تمہیں طرز فکر دیتا ہے سوچنے کا ایک معیار دیتا ہے ذرا غور کرو، میرے نبی ساری زندگی سوئے نہیں۔
رب کہتا ہے۔ سو جا۔ نبی سوتے نہیں۔

لیکن جب معراج کی رات آئی تو میرے نبی چادر تان کے سو گئے

نبی انتظار کر رہے ہیں

آقا، آج تو نبی انتظار کر رہے ہیں۔ آج تو آسمان پہ نورانی چادریں بچھی ہوئی ہیں پہلے آپ سوتے نہیں آج جاگنے کی رات ہے آج آپ سو گئے فرمایا۔ چپ کر، میرے اُمتی روزانہ مجھے اس کی ضرورت تھی آج اسے میری ضرورت ہے۔ آپ کو طرز فکر دیتا ہوں۔ ساری رات نبی سوتے نہیں لیکن معراج کی رات آئی، نبی چادر تان کے سو گئے۔ آقا آج تو جاگنے کی رات ہے

فرمایا! دنیا کو معلوم ہو جائے روزانہ مجھے اس کی ضرورت تھی آج اسے میری ضرورت ہے جبریل ستر ہزار ملائکہ لے جا۔ میرے نبی آرام فرما رہے ہیں میرے نبی کو جگا کے آ، ستر ہزار ملائکۃ الکرمین آئے۔ میرے نبی اُم ہانی کے گھر سوئے ہوئے ہیں۔

جبریل نے حضور کے قدموں کو بوسہ دے دیا

جبریل آئے اور واپس چلے گئے، اے اللہ تیرے نبی تو آرام فرما رہے ہیں، بتا تیرے نبی کو جگاؤں کیسے۔

فرمایا! جبریل اچھا ہوا پوچھ لیا۔ دین سارے کا سارا ادب ہے، تیرے ہونٹ بنائے ہیں کافور کے، نبی کے پاؤں بنائے ہیں نور کے، جا کر میرے نبی کے قدم کو بوسہ دے دے۔ دماغِ نبوت پہ اثر ہوگا۔ نگاہ ختم نبوت کھلے گی کہہ دینا۔ آج اللہ تعالیٰ اشتیاق کر رہا ہے آپ کے چہرۂ انوار کو دیکھنے کا، ساری دنیا خواہش کرتی ہے کہ رب اکبر کا دیدار ہو آج رب کہتا ہے میرا نبی میرے پاس آ جائے۔

جبریل حجرۂ رسولؐ میں

میری ملت کے جوانو! جبریل امین دروازے سے نہیں آئے دیوار پھلانگ کے نہیں آئے چھت کے ذریعے آئے۔ آ کر میرے نبی کے قدم کو بوسہ دیا میرے نبی فرماتے ہیں جبریل آج تک تو بھی چوما نہیں آج کیسے بوسے دے رہے ہو،

عرض کی آقا خود نہیں چوم رہا۔ چھوانے والا چھوا رہا ہے۔

فرمایا! کوئی لطف بھی آیا کوئی مزہ بھی آیا کوئی سرور بھی آیا۔

عرض کی، اللہ کے رسول! میں نے جنت کے باغ و بہار دیکھے میں نے جنت کے لالہ و زار دیکھے۔

میں نے جنّت کے چمن دیکھے۔

میں نے جنّت کے گل و گلزار دیکھے۔

میں نے جنت کی بہاریں دیکھیں۔

مگر، نہ جنت نہ جنت کی گلیوں میں دیکھا
مزا جو محمدؐ کی تلیوں میں دیکھا

براق لایا گیا

میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے براق لایا گیا۔

حضور فرماتے ہیں۔ میں نے زم زم کے کنویں پر وضو کیا۔ براق سامنے لایا گیا۔ میں نے براق پر سواری کی۔ جب میں براق پر بیٹھنے لگا۔ تو براق نے شوخی

جناب جبریل امین فرماتے ہیں! اے براق ذرا حیاء کر تجھ پر نبیوں کا امام بیٹھ رہا ہے۔

براق مسکرا کے کہنے لگا کہ میں اپنی قسمت پہ ناز کر رہا ہوں کہ آج میں آقا کی سواری بن رہا ہوں۔

سب دروازے کھول دیئے گئے

میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں میں نم آ گئی۔ آنکھوں میں آنسو آئے۔
جناب جبریل امین عرض کرتے ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ!
آج تو مسرت کے لمحات ہیں
آج تو خوشی کے لمحات ہیں۔
آج تو آپ کو خوش ہونا چاہیے کہ اللہ رب العزت نے وہ دروازے کھول دیئے ہیں جو پچھلے انبیاء کے لئے بند کر دیئے گئے تھے۔
آج تو آپ ایک عظیم سفر کے لئے جا رہے ہیں۔ میرے نبی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

میرے نبی پاک فرماتے ہیں۔ اے جبریل! آج میرے لئے تو براق ہے کل قیامت کے دن جب میری اُمت کا پُل صراط سے گزر ہوگا۔ میری اُمت کے لئے کون سی سواری ہوگی، جناب جبریل امین عرض کرتے ہیں۔ اللہ کے سچے رسول میں وعدہ کرتا ہوں۔ جب آپ کی اُمت۔ کا پُل صراط سے گزر ہوگا۔ میں ان کو بچانے کے لئے نوری پَر بچھا دوں گا۔ میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری چلی۔ کس شان سے چلی، ستر ہزار فرشتوں کی جماعت ساتھ ہے۔ جبریل لگام تھامے ہوئے ہے آقا کی سواری چل رہی ہے۔ گردش ایام کو روک دیا گیا۔ دھرتی کی نبض روک دی گئی۔

آمنہ کا لال آ رہا ہے۔

محبوب بے مثل و بے مثال آرہا ہے۔
اللہ کا یار آرہا ہے۔
ربّ کا دلدار آرہا ہے۔
اُمت کا غم خوار آرہا ہے۔
مدینے کا تاجدار آرہا ہے۔
کہ دو کل نبیوں کا سردار آرہا ہے۔

سب راستے سجا دیے گئے

آپ کبھی اسلام آباد چلے جائیں تو آپ دیکھیں جب اسلام آباد میں کسی ملک کے بادشاہ کی سواری آتی ہے تو آگے آگے ایک جماعت اعلان کررہی ہوتی ہے او چلنے والے راستے سے ہٹ جاؤ، سڑک کو صاف کردو، پولیس والے باوردی کھڑے ہوجاؤ دوکانوں کو سجادو اور رکشے والے ایک طرف ہوجا او ٹیکسی والے ایک طرف ہوجا او سڑک کے درمیان کھڑے ہونے والے ایک طرف ہوجا، چلنے والے رک جا کھڑے ہونے والے بیٹھ جاؤ۔ ملک کے صدر کی سواری آرہی ہے پورے بازار کے نظام کو روک دیا جاتا ہے، جب ملک کے بادشاہ کی سواری گزر جاتی ہے۔ تو پھر بازار کا نظام شروع ہوجاتا ہے۔

نظام عالم روک دیا گیا

مثال سمجھانے کے لئے ربانی عرض کرتا ہے کہ
جب میرے آقا کی سواری مکہ مکرمہ سے چلی مسجد حرام سے چلی تو آگے آگے جناب جبریل امین اعلان کررہے تھے او گردش زمانہ ٹھہر جا۔ او سورج رک جا۔

و چاند ٹھہر جاؤ سمندر پانی روک دے او ستارو اپنی چمک کو روک دو آسمان پہ نورانی چادریں بچھا دو۔ انبیاء سے کہو قطار اندر قطار کھڑے ہو جائیں۔ محمد عربی کی سواری آ رہی ہے نبی دو عالم کی سواری آ رہی ہے۔

میرے نبی فرماتے ہیں جب میری سواری کا گزر ہوا میں نے راستے میں کئی مناظر دیکھے میرے آقا فرماتے ہیں میں نے دیکھا بہت سے لوگ ہیں جن کے ہاتھ میں قینچیاں ہیں جن سے کبھی وہ زبان کاٹتے ہیں کبھی وہ ہونٹ کاٹتے ہیں۔

میں نے پوچھا جبرائیل یہ کون لوگ ہیں؟

عرض کی یہ آپ کی امت کے واعظ اور خطیب ہیں جو منبر پر چڑھ کر بڑے حسین و جمیل واعظ سنائیں گے جب منبر سے نیچے اتریں گے۔ تو وہ کام کریں گے جن سے شیطان بھی پناہ مانگتا ہے۔

میرے نبی فرماتے ہیں آگے گزر ہوا میں نے دیکھا بہت سے لوگ ہیں جن کے پیٹ میں آگ کے انگارے ہیں۔ وہ تڑپ رہے ہیں۔

میں نے پوچھا جبریل یہ کون لوگ ہیں۔

عرض کی! یہ وہ لوگ ہیں جو یتیموں کے حق کھا جایا کرتے تھے۔

میرے نبی فرماتے ہیں آگے گزر ہوا میں نے دیکھا بہت۔ سے لوگ ہیں جن کے چہرے نورانی ہیں اور جن کے وجود سے خوشبو آ رہی ہے اور جن کے ہاتھوں پر نور چمک رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ عرض کی یہ آپ کے وہ امتی ہیں جو دن رات آپ پر درود و سلام پڑھا کرتے تھے۔

یثرب کو مدینہ بنادیا

میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ جب میں آگے گیا تو ایک قصبہ آیا۔

جناب جبریل امین نے کہا مہربانی کیجئے یہاں دو رکعت نماز نفل پڑھیے۔
میں نے پوچھا اس شہر کا کیا نام ہے۔
کہنے لگا! اس کا نام ہے یثرب، بیماریوں کا گھر، جب میں نماز پڑھ چکا میں نے پوچھا جبریل اس کا کیا نام بتایا تو جبریل نے کہا۔ اب اس کا نام مدینہ منورہ ہے پہلے یثرب، یثرب کا معنیٰ بیماریوں کا گھر لیکن آقا نے جب وہاں ختم نبوت کے قدم رکھے وہ طیبہ بن گیا مدینہ منورہ بن گیا میرے آقا فرماتے ہیں۔ میں موسیٰ کی قبر سے گزرا میں نے دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ بھئی زور سے بولنا جو بات نبی کہے وہ حق ہے کہ نہیں اونچی آواز سے۔

موسیٰ زندہ ہیں

میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں معراج کی رات میں موسیٰ علیہ السلام کی قبر سے گزرا میں نے دیکھا موسیٰ علیہ السلام قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ ارے نماز وہی پڑھتے ہیں جو زندہ ہیں میرے نبی نے بتادیا۔ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی مانتے تو پھر یہ بھی ماننا پڑے گا جس کے صدقے حضرت موسیٰ کو نبوت ملی ہے تو پھر مدینے والا بھی زندہ ہے۔
بولو ہمارا نبی زندہ ہے۔
آج بہت سے لوگ غلط فہمیاں پیدا کئے ہوئے ہیں وہ کہتے ہیں تم یا رسول اللہ کے نعرے کیوں لگاتے ہو۔ نعوذ باللہ نبی تو مر کر مٹی ہو گئے۔
ہم کہتے ہیں معراج کا واقعہ بتاتا ہے معراج کی عظمت بتاتی ہے نبیٔ دو عالم کی ختم نبوت والی زبان بتاتی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ موسیٰ علیہ السلام قبر میں زندہ ہیں تو جس کے صدقے موسیٰ پیغمبر کو نبوت ملی ہے وہ نبی بھی

تو زندہ جب

تاج وتخت زندہ باد

مجھے یاد ہے کہ جب میں سعودی عرب سے واپسی پر کراچی اُترا، تو کراچی کے علماء نے مجھے استقبالیہ دیا۔ اور کہنے لگے، ربّانی صاحب! آپ بڑی مقدس جگہ سے آئے ہو، تحریک ختم نبوت چلی ہوئی ہے۔ آؤ ذرا اپنا حصہ شریک کرو، جب میں اسٹیج پر چڑھا۔ تو لوگوں نے نعرہ لگایا۔ تاج وتخت ختم نبوت، زندہ باد۔

آج بھی بہت سے لوگ نعرہ لگاتے ہیں۔ نعرہ رسالت کی جگہ وہ تاج وتخت ختم نبوت کا نعرہ لگاتے ہیں۔ کہتے ہیں نعرہ رسالت نہ لگاؤ اس کی جگہ تاج وتخت ختم نبوت کا نعرہ لگاؤ۔

تاج وتخت والا زندہ باد کیوں نہیں

ربّانی کہتا ہے بتاؤ وہ تاج کیا ہے جس کو زندہ باد کہتے ہو، وہ تخت کیا ہے جس کو زندہ باد کہتے ہو۔ دیکھو جس کرسی پر میں بیٹھا ہوں۔ یہ میرا تخت ہے یہ ٹوپی میرے سر کا تاج ہے۔ یہ مسجد میں ہے۔ مسجد کہاں ہے زمین پہ زمین کہاں ہے پانی پہ ہے نیچے ہے پانی اوپر ہے زمین۔ زمین پہ ہے خطۂ ارض خطۂ ارض پہ ہے ملک پاکستان پاکستان میں علاقہ پنجاب۔ پنجاب میں ہے یہ ملتان، ملتان میں ہے یہ حرم گیٹ کی گلی اس گلی میں ہے یہ مسجد مہندی والی۔ اس مسجد مہندی والی پہ کرسی ہے کرسی میرا تخت ہے تخت پہ ربّانی ہے ربّانی کے سر پر تاج ہے اب ایمان سے بتانا کوئی آدمی کہے یہ نیچے والا تخت بھی زندہ باد اور یہ اوپر والا تاج بھی زندہ باد اور یہ درمیان والا مر کے مٹی ہو گیا۔

تخت زندہ تخت والا بھی زندہ

آپ کہیں گے عقل کرو، اگر تخت زندہ باد ہے تخت والا بھی زندہ باد ہے اگر تاج زندہ باد ہے تاج والا بھی زندہ باد ہے اگر ختم نبوت والا تاج زندہ و تخت زندہ باد ہے تو تاج و تخت والا محمد عربی بھی زندہ باد ہے۔ معراج یہ بتاتا ہے کہ نبی زندہ ہیں میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں، جب میں مسجد اقصیٰ میں پہنچا میں نے دیکھا موسیٰ علیہ السلام مجھ سے بھی پہلے پہنچے ہوئے ہیں، میں نے کہا موسیٰ مجھ سے بھی پہلے، کہا۔ اللہ نے ہمیں اتنی طاقت دی ہے کہ ہم اللہ کی طاقت سے ہر جگہ پہنچ سکتے ہیں۔ میرے نبی فرماتے ہیں۔ مسجد اقصیٰ پہنچا۔ یہ مسجدِ اقصیٰ کون سی ہے میری ملت کے جوانو!

قبر والی جگہ برکت والی

جہاں نبی کی قبر ہو وہ جگہ برکت والی ہے

قرآن کہتا ہے کہ مسجد اقصیٰ کے اردگرد اللہ نے برکتیں ڈالی ہیں وہ برکتیں کون سی ہیں وہ نبیوں کی قبریں ہیں اور میرے نبی فرماتے ہیں کہ میری اُمت کے ولی نبی تو نہیں مگر قوم بنی اسرائیل کے نبیوں کی مثل ہیں اور دیکھو جہاں اللہ کی مسجد ہوگی وہاں ولی کا روضہ ضرور ہوگا آج بہت سے لوگ ڈرتے ہیں نہ ہم کہتے ہیں ڈرا نہ کرو، جاؤ جہاں مسجد ہے وہاں ولی کا روضہ ہے۔ جہاں مسجد ہے وہاں روضہ۔

قلعے پہ چلے جاؤ مسجد کے ساتھ شاہ بہاؤ الحق کا روضہ

قلعے پہ چلے جاؤ مسجد کے ساتھ شاہ رکن عالم کا روضہ۔

لاہور چلے جاؤ مسجد کے ساتھ داتا صاحب کا روضہ

پاک پتن چلے جاؤ مسجد کے ساتھ بابا فرید کا روضہ
کوٹ مٹھن چلے جاؤ مسجد کے ساتھ خواجہ غلام فرید کا روضہ
قصور چلے جاؤ مسجد کے ساتھ بلھے شاہ کا روضہ
تونسہ شریف چلے جاؤ مسجد کے ساتھ پیر پٹھان کا روضہ
نجف اشرف چلے جاؤ مسجد کے ساتھ مولیٰ علی کا روضہ
گولڑے شریف چلے جاؤ مسجد کے ساتھ پیر مہر علی کا روضہ
بغداد چلے جاؤ مسجد کے ساتھ پیران پیر کا روضہ
کربلا چلے جاؤ مسجد کے ساتھ امام حسین کا روضہ
مدینہ شریف چلے جاؤ مسجد کے ساتھ رسول اللہ کا روضہ

کہاں تک بھاگو گے

میری ملت کے جوانو! اوضون سے کہاں تک دور بھاگو گے میں نے مدینہ شریف میں پڑھا ہے کہ یہ جو کعبہ شریف ہے نہ، بیت اللہ شریف کی دیواروں میں حضرت اسماعیل اور حضرت حاجرہ کی قبریں ہیں اور میرے پاس وہ کتاب موجود ہے مدینے والے یوں کہتے ہیں کہ زم زم کے کنوئیں سے لے کر خانہ کعبہ شریف کے دروازے تک یہ جتنا حصہ زمین کا ہے اس میں ۳۹۰ انبیاء کی قبریں ہیں۔

قبروں سے ڈرتے ہیں

اب جو لوگ قبروں سے ڈرتے ہیں انہیں چاہیے کعبہ کوئی اور بنائیں کیونکہ ان کعبے میں قبریں ہیں۔

قبروں کو سجدہ نہیں کرتے

جب ہم نماز پڑھتے ہیں تو ہمارا یہ تصور تو نہیں ہوتا کہ ہم قبروں کو سجدہ کر رہے ہیں۔ ہم کہتے ہیں۔ یہ سر اللہ کی بارگاہ میں جھکے ہم قبروں کے آگے سجدہ کرنے کے قابل نہیں ہیں آج ہمیں غلط سمجھا گیا ہے۔

ہم امام ربّانی کے ماننے والے ہیں

ہم شیر ربّانی کے ماننے والے ہیں

ربّانی مجدد الف ثانی کو سلام کرتا ہے

میرا امام ربّانی کہتا ہے کہ یہ گردن کٹ تو سکتی ہے مگر خدا کے سوا کسی کے آگے جھک نہیں سکتی۔

میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ میں نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو نماز پڑھائی۔

اذانیں بدل گئیں

جبرئیل نے اذان کہی یہ ایک علیحدہ موضوع ہے کہ اذان کون سی تھی کیونکہ آج تو اذانیں ہی بدل گئی ہیں نہ۔

بدلی نمازیں اذانیں بدل گئیں

اسلام وہی ہے دوکانیں بدل گئیں

امام جعفر صادق کا عقیدہ

آج نئی نئی اذانیں بن گئی ہیں مگر سچی بات پوچھو فقہ جعفریہ کے امام امام جعفر صادق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

میں نے وہی اذان دی ہے جو میرے والد امام باقر نے دی ہے

امام باقر فرماتے ہیں۔ میں نے وہی اذان دی ہے جو میرے ابا امام زین العابدین نے دی ہے۔

امام زین العابدین فرماتے ہیں میں نے وہی اذان دی ہے جو اٹھارہ سال کے علی اکبر نے کربلا میں دی ہے۔

اور علی اکبر نے وہی اذان دی ہے جو امام حسین نے دلوائی ہے

امام حسین نے وہی اذان دلوائی جو کوفہ کی جامع مسجد میں مولیٰ علی نے دلوائی

اور مولیٰ علی نے وہی اذان دلوائی جو جناب عثمان غنی نے دلوائی

عثمان غنی نے وہی اذان دلوائی جو جناب عمر نے دلوائی

اور حضرت عمر نے وہی اذان دلوائی جو جناب صدیق اکبر نے دلوائی

اور صدیق اکبر نے اپنے دور خلافت میں وہی اذان دلوائی جو میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال سے دلوائی۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے بلال سے وہی اذان دلوائی جو معراج کی رات اللہ نے جبریل امین سے دلوائی۔

ہم سُنی وہ اذان کہتے ہیں جو معراج کی رات جبریل نے دی کہہ دو (سبحان اللہ)

تمام نبیوں کے امام

ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کی امامت کی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے ایک سیڑھی لائی گئی۔

میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں

میں نے پہلا قدم رکھا تو پہلا آسمان۔
میں نے دوسرا قدم رکھا تو دوسرا آسمان
تیسرا قدم رکھا تو تیسرا آسمان
چوتھا قدم رکھا تو چوتھا آسمان
پانچواں قدم رکھا تو پانچواں آسمان
چھٹا قدم رکھا تو چھٹا آسمان
ساتواں قدم رکھا تو ساتواں آسمان

جبریل ٹھہر گئے نبی گزر گئے

جب مقام سدرۃ المنتہیٰ آگیا۔
میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں میں گزر گیا جبریل رک گیا۔
میں نے کہا آجا جبریل آجا۔
کہا، میری بس ہے
آگے کیا ہے۔
کہا، آگے نور ہے۔
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں تو کیا ہے
کہنے لگا، میں بھی نور

حضور نور ہیں

میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ تو بھی نور آگے بھی نور، پھر آتا کیوں نہیں!

عرض کی! آقا، آگے بھی نور، میں بھی نور، آگے وہ جانے جس کا ہو اتنا نور۔

حضرت ابراہیم اور جبرئیل

میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

جبرئیل جب میرے جد الانبیاء میرے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں جا رہے تھے تو نے میرے دادا سے کیا کہا تھا۔

عرض کی! اللہ کے رسول، آپ کے جد امجد حضرت ابراہیمؑ آگ میں جا رہے تھے میں نے جناب ابراہیم سے کہا اگر کوئی بات کہنی ہو۔ مجھ سے کہو میں اللہ سے کہہ دوں تو آپ کے جد امجد جناب ابراہیمؑ نے پوچھا۔ جبرئیل تو کہاں جا سکتا ہے۔

عرض کی! میں وہاں جا سکتا ہوں۔ جہاں نہ کوئی ولی جا سکتا ہے۔ نہ کوئی نبی جا سکتا ہے کوئی نہیں جا سکتا۔

میرے مدینے والے پیغمبر مسکرائے فرمایا! جبرئیل تو نے میرے دادا سے کہا تھا کہ میں وہاں جا سکتا ہوں جہاں کوئی نہیں جا سکتا۔ آج تو بھی سن لے۔ میں وہاں جا رہا ہوں جہاں تو بھی نہیں جا سکتا۔ معراج کی رات مسئلہ حل ہو گیا۔

جبرئیل کی انتہا ہے

کہ جہاں جبرئیل کی انتہا ہے وہاں سے ہمارے نبی کی ابتدا ہے میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ میرا آگے گزر ہوا میں نے سوچا۔ اب تو ایسی جگہ پہ آ گیا ہوں کہ جہاں جبرئیل نہیں آ سکتا۔

ہر جگہ تیرا نام

کوثر کے جام پہ تیرا نام
حوران جنت کی جبیں پہ تیرا نام

سدرہ کی بلندی پہ تیرا نام
اذان کی للکار میں تیرا نام
نمازی کی عبادت میں تیرا نام
مجاہد کی پکار میں تیرا نام
مقرر کی تقریر میں تیرا نام
محرر کی تحریر میں تیرا نام
مفسر کی تفسیر میں تیرا نام
مدبر کی تدبیر میں تیرا نام
خطیب کے خطبے میں تیرا نام
مفتی کے فتوے میں تیرا نام
ادیب کے ادب میں تیرا نام
اے میرے پیارے سمندروں میں تیرا نام۔
فضاؤں میں تیرا نام
خلاؤں میں تیرا نام
اور آج سے وعدہ کرتا ہوں جہاں ہوگا میرا نام وہیں ہوگا تیرا نام
میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جب میں نے حورانِ جنت کو دیکھا جب میں نے غلمانِ بہشت میں دیکھا۔

نبی سُنتے ہیں

تو مجھے بلال کے چلنے کی آواز آئی۔
بھئی بلال تو مکے میں ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ بلال مکے میں تھا مگر بلال کے چلنے کی آواز سدرہ کی بلندی پر آئی۔

اب تم ایمان سے بتاؤ وہاں ٹیلی فون کا تار لگا ہوا تھا۔ اللہ کی طاقت نبی سن رہے تھے۔

ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ جو نبی بلال کی آواز سدرہ کی بلندی پہ سن سکتا ہے وہ نبی مدینے میں رہ کر اللہ کی طاقت سے ہمارا یا رسول اللہ کہنا بھی سن سکتا ہے میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جب میں نے حوران جنت کو دیکھا۔ تو اللہ نے فرمایا۔ پیارے آج ہی تقسیم کر جا۔

حورانِ جنت کی تقسیم

اب دیکھو! میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انگلی اٹھائی فرمایا یہ جو سامنے حور ہے یہ میرے ابوبکر صدیق کے لئے ہے

یہ عمر فاروق کے لئے ہے

یہ عثمان غنی کے لئے ہے

یہ علی ابن ابی طالب کے لئے ہے۔

یہ حضرت طلحہ کے لئے ہے

یہ جناب زبیر کے لئے ہے

یہ حضرت خوبید کے لئے ہے

یہ جناب خباب کے لئے ہے

یہ حضرت ابوداؤد کے لئے ہے

یہ ابوہریرہ کے لئے ہے۔

اور جو جنت کی خوبصورت حور تھی نہ.

حوران جنت کی سردارہ تھی

جب نگاہِ ختم نبوت کی پڑی

فرمایا! یہ میرے حضرت بلال کے لئے ہے.

بلال کے لئے حوروں کی سردارہ

میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جب میں نے نبوت کا قدم آگے اٹھایا تو اس نے میرا دامن تھام لیا.

کہا. آقا! میرا حسن دیکھو. میرا جلال دیکھو

میرا جمال دیکھو

میری بناوٹ دیکھو

میری سجاوٹ دیکھو

میری مسکراہٹ دیکھو

میں کتنی حسین ہوں. حوران جنت کی سردارہ ہوں

کسی کو صدیق اکبر

کسی کو امیر عمر

کسی کو عثمان غنی

کسی کو مولیٰ علی

کتنی خوب صورت ہوں اور میرے لئے کالا بلال!

میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرائے. فرمایا. حوران جنت کی سردارہ!

اپنے حسن پہ ناز نہ کر، اپنی سرداری پہ فخر نہ کر، ابھی تو میں نبیؐ نے ویسے ہی

کہہ دیا ہے ابھی تو میں نے بلال سے جاکر پوچھنا ہے کہ تو اُسے قبول بھی ہے یا نہیں کہنے لگی آقا! آپ نے میرے ناز نہیں دیکھے۔

فرمایا ! مانا تو ناز میں بڑھ کر ہے بلال نیاز میں بڑھ کر ہے

مانا تو ادا میں بڑھ کر ہے بلال حیا میں بڑھ کر ہے۔

مانا تو جسامت میں بڑھ کر ہے بلال عبادت میں بڑھ کر ہے۔

مانا تو جان میں بڑھ کر ہے بلال ایمان میں بڑھ کر ہے

میرے قریب آ

میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ آگے میرا گزر ہوا۔

اللہ نے فرمایا۔ پیارے قریب آ۔ اور قریب آ،

تو میرے قریب میں تیرے قریب

تو میرے نزدیک میں تیرے نزدیک

تو مجھ سے جدا نہیں میں تجھ سے جُدا نہیں

فرق اتنا ہے۔

تو خدا نہیں میں مصطفےٰ نہیں۔

اب دیکھو بھئی معراج کی رات کون تیرا نہ تھا۔

یا خالق یا مخلوق

یا محب یا محبوب

یا خدا یا مصطفےٰ

یا کبیر یا بشیر

یا خبیر یا سراجٌ منیر

دینے والا اللہ

فرمایا! پیارے آج کوئی تیسرا نہیں آؤ آپس میں تقسیم کر لیں۔ معراج کی رات
دیکھ پیارے بلانے والا میں آنے والا تو
شان دینے والا میں لینے والا تو
نبوت کا تاج دینے والا میں پہننے والا تو
مزمل کی چادر دینے والا میں اور اس چادر میں گنہگاروں کو چھپانے والا تو
براق بھیجنے والا میں نوری سواری پہ بیٹھنے والا تو
جنت میری مالک تو
کوثر میرا ساقی تو
کلام میری ادا تیری
کتاب میری زبان تیری
ربوبیت میری ختم نبوت تیری
عبادت میری سب نبیوں کے آگے امامت تیری۔
پیارے تقدیر میری تدبیر تیری
تخلیق میری تقسیم تیری
قدرت میری رحمت تیری
بخشش میری شفاعت تیری
برکت میری حرکت تیری
ہر خلقت میری اُمت تیری۔
فرمایا پیارے میرے قریب آئے ہو آجا میرے پیارے میرے پاس

آجا

بتا! میرے لئے کیا لایا ہے۔ اگر اللہ نبی سے مانگ لے تو کوئی شرک نہیں
اور اگر ہم مانگ لیں تو مشرک ہو جائیں۔

اللہ فرماتا ہے نبی میرے لئے کیا لائے ہو۔

یا اللہ! تو خدا ہو کر مجھ سے مانگتا ہے

فرمایا ہاں ہاں پیارے کبھی کبھی محب بھی محبوبوں سے مانگ لیا کرتے ہیں۔
آج بتا میرے لئے کیا لایا ہے۔

سنو! میرے نبیؐ فرماتے ہیں معراج کی رات

یا اللہ! اگر سوال محبانہ ہے تو جواب بھی محبوبانہ ہے۔

ایسی چیز لے کر آیا ہوں جو تیرے خزانے میں نہیں ہے۔

فرمایا پیارے میرے خزانے میں تو ہر چیز ہے۔

مومن بھی میں

مہیمن بھی میں

عزیز بھی میں

جبار بھی میں

متکبر بھی میں

علیم ما فی الصدور بھی میں

خبیرٌ بما تعملون بھی میں

کہ دو علیٰ کل شیئٍ قدیر بھی میں

میں تو بڑی شان والا میرے پاس تو سب کچھ ہے۔

یا اللہ سن لے!

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلوٰۃُ وَالطَّیِّبَات
یا اللہ تیرے خزانے میں سجدہ نہیں ہے اور میں تیری بارگاہ میں یہی سر نیاز لایا ہوں۔
اللہ نے فرمایا! السلام علیک ایھا النبی
اے میرے پیارے آ، پھر تقسیم کرلیں۔
نماز میں سجدہ میرے لئے درود تیرے لئے
التحیات میرے لئے السلام علیک تیرے لئے
سبحان ربی العلیٰ میرے لئے اللھم صلی علیٰ تیرے لئے
نعرۂ تکبیر میرے لئے نعرہ رسالت تیرے لئے
میرے بھائیو! اللہ رب العزت نے فرمایا۔
اے میرے پیارے نبی، یہ لے پچاس نمازیں ہیں۔ لے جا۔
جب پچاس نمازیں ملیں تو میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ نمازیں لے کر چلے موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔
پوچھا کیا ملا۔
کہا پچاس نمازیں۔
جناب موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی ہمیں قوموں کا تجربہ ہے۔ اللہ رب العزت کے پاس تشریف لے جائیے۔ اللہ سے کہیں کچھ رعایت کریں۔
میرے نبی کریم واپس آئے۔
یا اللہ
جی نبی سوہنیا!
حدیث میں الفاظ ہیں۔ ایھا الحسن الجمیل۔ اے میرے خوبصورت

خوبصورت اور اردو والے اتنا اس کا صحیح معنیٰ بیان نہیں کر سکتے۔ جتنا پنجابی میں آیا ہے۔

ایھا احسن الجمیل کا معنیٰ ہے اوسوہنیا۔

اللہ نے فرمایا۔ اوسوہنیا!

یا اللہ بہت ہیں

فرمایا! چالیس پڑھ لو۔

واپس آئے موسیٰ پیغمبر نے پوچھا

کیا ہوا؟

چالیس ہو گئے

کہا! ابھی بھی بہت زیادہ ہیں۔ ایک دفعہ پھر جاؤ

یا اللہ! جی سوہنیا!

بہت ہیں

فرمایا! تیس پڑھ لو۔

پھر آئے موسیٰ علیہ السلام۔ کہا

کیا ہوا

فرمایا! تیس ہو گئی ہیں

کہا پیارے ذرا اور بھی تکلیف کرو، اُمت بہت کمزور ہے۔ بہت گنہگار ہے مگر اس کی رحمت کی امیدوار ہے۔

میرے نبی پھر آئے

یا اللہ!

جی سوہنیا!

یہ بہت ہیں

فرمایا! بیس پڑھ لو

اب آئے موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ یہ بھی بہت ہیں۔ ذرا تکلیف فرماؤ۔ اللہ سے کہیں کچھ رعایت کریں۔

یا اللہ!

فرمایا! جی سوہنیا!

فرمایا! بہت ہیں۔

فرمایا! دس پڑھ لو،

اب آئے تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ یہ بھی بہت ہیں آپ ذرا تشریف لے جائیے!

میرے نبی پھر آئے۔

یا اللہ! بہت ہیں

فرمایا! پانچ پڑھ لو۔

جناب موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی! پیارے پیغمبر آپ تشریف لے جائیے یہ بھی بہت ہیں۔

میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے کاندھے کو ہلاتے ہوئے فرمایا! اب مجھے خدا کے پاس جاتے ہوئے شرم آتی ہے۔

میں نے بھکر میں تقریر کی۔ میں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! مجھے خدا کے پاس جاتے ہوئے شرم آتی ہے۔ وہاں ایک دیہاتی بیٹھا ہوا تھا کہنے لگا۔

"واہ مدینے والیا بک جگر سور لا لبندا اکم تے بنیاں پیا ای۔

اب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں مجھے اللہ کے پاس جاتے ہوئے شرم آتی ہے۔

میری ملت کے جوانو! میں آپ سے پوچھتا ہوں۔ خدا کو خبر نہیں تھی کہ میرے نبی کی اُمت پانچ نمازیں پڑھے گی۔ مگر یہ بار بار موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجنے میں کیا مطلب تھا۔

یہ وہی موسیٰ علیہ السلام کی آرزو اور تمنا پوری کرنی تھی۔ رب ارنی انظر الیک موسیٰ حجاب اٹھا، نقاب اٹھا۔ پردہ اٹھا۔ ذرا شکل دکھا۔

اللہ نے فرمایا! لن ترانی۔ میں دکھا سکتا ہوں۔ تو نہیں دیکھ سکتا۔ کہا تجھے کون دیکھے گا۔

فرمایا! نہ تیری آنکھ دیکھے نہ چشم انبیاء دیکھے
مجھے دیکھے تو اے موسیٰ نگاہ مصطفٰے دیکھے

اب موسیٰ علیہ السلام پوچھتے ہیں۔ مصطفٰے کون ہیں

فرمایا! وہ میرا حبیب ہے۔ یا اللہ! میں کون ہوں۔

فرمایا! تو میرا کلیم ہے۔

من فرق بین الکلیم والحبیب

یا اللہ کلیم اور حبیب میں کیا فرق ہے

فرمایا! تو کلیم ہے کوہ طور پہ آتا ہے مجھے ملنے۔ مجھے مرضی آئے میں رب بولوں مرضی آئے نہ بولوں اور وہ ایسا حبیب ہوگا۔ اپنی پھوپھی کے گھر سویا ہوا ہوگا۔ ستر ہزار فرشتوں کو بھیجا ہوا ہوگا۔ آسمانوں پر نور کا بستر لگایا ہوا ہوگا۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء قطار اندر قطار استقبال کے لئے کھڑے ہوئے ہوں گے

مرضی آئے [illegible]

یا اللہ!
جی پیارے۔
یا اللہ پھر وہی آخری پیغمبر کی زیارت تو کرا دے۔
فرمایا! موسیٰ علیہ السلام، وہ جو تیری دعا تھی وہ میں پوری کر رہا ہوں۔
نمازوں کا بہانہ ہے اصل میں تیرے دیدار کا نشانہ ہے۔
جا میرے پاس بھی آتے رہیں گے تیرے پاس بھی آتے رہیں گے۔ دیدار کرتا رہ،
میری ملت کے جوانو!
اللہ فرماتا ہے، سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ
پاک ہے وہ ذات جس نے سیر کرائی اپنے بندے کو،
بہت سے لوگ ہیں اعتراض کرتے ہیں او نوری پارٹی والو، او نورانی والو، او
نور نور کے نعرے لگانے والے۔
اللہ قرآن میں فرماتا ہے کہ میں نے اپنے بندے کو سیر کرائی اور تم نور کی باتیں
کرتے ہو۔
ربانی پورے پاکستان میں ڈنکے کی چوٹ پہ کہتا ہے اللہ نے تو نور ہمارے
جسم میں بھی رکھا ہے۔
اگلے دن ایک حافظ جی جا رہے تھے سوٹا لے کر، میں نے کہا حافظ صاحب
کہاں جا رہے ہو۔
کہنے لگے! یار کیا پوچھتے ہو۔ میرا نور چلا گیا ہے۔ میں نے کہا، تو تو بشر ہے
نور کہاں سے آ گیا۔
کہنے لگا! ویسے تو میں بشر ہوں۔ مگر اللہ نے اس آنکھ کے ڈھیلے میں اپنا نور
رکھا ہے۔

اللہ تیرے وجود میں نور رکھ سکتا ہے نبی کے لباس بشری میں نور نہیں رکھ سکتا بندہ تب ہوتا ہے جب جسم بھی ہو اور روح بھی ہو۔

یہ کون صاحب آ رہے ہیں

کہنے لگے چوہدری صاحب آ رہے ہیں۔ ملک صاحب آ رہے ہیں، حاجی صاحب آ رہے ہیں۔ میاں صاحب آ رہے ہیں، خدانہ کرے اگر وہی بندہ فوت ہو جائے تو پھر یہ نہیں کہتے، حاجی صاحب آ رہے ہیں۔ ملک صاحب آ رہے ہیں چوہدری صاحب آ رہے ہیں۔ پھر کہتے ہیں جنازہ آ رہا ہے بندہ تب بنتا ہے جب روح بھی ہو اور جسم بھی ہو۔ اللہ نے بندے کا لفظ فرمایا۔ تاکہ کوئی بدبخت یہ نہ سمجھے کہ نبی کی روح گئی تھی۔ اللہ نے بندے کا لفظ استعمال کر کے ہم بریلوں کے ساتھ تعاون کر کے ہمارے مسلک کی وضاحت کر دی کہ جسم بھی ساتھ تھا اور روح بھی ساتھ تھی۔

بہت سے لوگ پڑھے لکھے بیٹھے ہیں بہت سے کالج کے نوجوان بیٹھے ہیں آج ملتان میں ایک بڑی حدیث کا چرچا ہے مولوی کہتے ہیں کہ دیکھو بھئی۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج ہوا۔ تو نبی میرے بستر پر موجود تھے۔ اور یہ بریلوی کہتے ہیں کہ آسمان پہ گئے۔ ان سے کہو کہ ربانی کہتا ہے عقل کے ناخن لو۔ مطالعے میں وسعت پیدا کرو، اسلام کی تاریخ کا مطالعہ کرو،

میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج ہوا مکے میں حضرت عائشہ کی شادی ہوئی جب حضرت عائشہ نبی کے گھر نہیں آئیں بستر کیسا راوی کیسا روایت کیسی حدیث کیسی محدث کیسا۔ مولوی کا واعظ کیسا اور میرے نبی کو بتیس معراج ہوئے ہیں اور ایک سدرہ کی بلندی، یہ ہوا۔ میرے نبی کو یہ جسمانی معراج مکے میں ہوا، باقی معراج مدینے

میں ہوئے یہ جو روایت ہے یہ روحانی معراج کی ہے

میرے بھائیو! اللہ فرماتا ہے ہم نے رات کے تھوڑے سے حصے میں سیر کروائی مسجد حرام سے لیکر مسجد اقصیٰ جس کے اردگرد ہم نے برکتیں ڈالی ہیں، ہم نے اپنے نبی کو معراج اس لئے کرایا

من نوریہٗ من آیاتنا۔ تاکہ ہم اپنے نبی کو اپنی نشانیاں دکھائیں غیب کے خزانے دکھائیں۔

انہٗ ھو السمیع البصیر: اللہ فرماتا ہے کہ جب ہم نے نبی کو سارے خزانے دکھا دیئے۔ ہمارا نبی سننے بھی لگا ہے۔ اور دیکھنے بھی لگا ہے، میں نے مختصر سے وقت میں آقائے دوعالم کا معراج سنایا ہے۔

آپ بڑے پیارے لوگ ہیں دیکھئے کتنے ٹیپ ریکارڈر لگے ہوئے ہیں آپ نوجوان جتنے حضرات بیٹھے ہوئے ہیں۔ بڑے پیار والے ہیں محبت والے ہیں الفت والے ہیں عقیدت والے ہیں۔ مدینے والے ہیں ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم یہی ہمارا سرمایہ ہے۔ کوئی اپنی نیکی پہ ناز کرے کوئی اپنی عبادت پہ ناز کرے، کوئی روزے پہ ناز کرے۔ کوئی زکواۃ پہ ناز کرے۔ کوئی حج پہ ناز کرے۔ ہمیں تو محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت پہ ناز ہے

اللہ سے دعا کرو اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ کھڑے ہوجائیے۔ اور بارگاہ نبوت میں سلام عرض کریں

(وما علینا الا البلاغ المبین)

حضرت علیؓ

الٰہی بخش دے مصطفٰےؐ کے واسطے
سیدالانبیاء شہر دوسرا کے واسطے
کرم کر مولا صدیق اکبر باصفا کے واسطے
رحم فرما مولیٰ فاروق اعظم بے ریا کے واسطے
ادب وحیا کی توفیق دے مولیٰ حضرت عثمان باحیا کے واسطے
نظام مصطفٰےؐ پہ ثابت قدم رکھیو مولیٰ حضرت علی شیر خدا کے واسطے
ہم سب کی دعائیں قبول فرما مولیٰ شہیدان کربلا کے واسطے

اے پروردگار یہاں جتنے چھوٹے چھوٹے بیٹھے ان سب کی آمین قبول فرما۔ نہایت ہی واجب الاحترام علمائے اہل سنت نوجوانان ملت بانیان جلسہ، اراکین انجمن قابل قدر دوستو بزرگو نوجوان ساتھیو اور قابل احترام میری ماؤں اور بہنوں!

سب اطمینان سے تشریف رکھیں۔ میں کسی کے جذبات مجروح نہیں کرنا چاہتا۔ ملک میں امن کی بڑی ضرورت ہے۔ اتحاد کی بڑی ضرورت ہے، میں کسی کے جذبات مجروح کرنے نہیں آیا۔ میں تو آپ کو جہنم سے بچانے کے لئے آیا ہوں۔ میں تمہیں جنت کا دروازہ دکھانے آیا ہوں۔ مولا علی کی شان سنانے آیا ہوں۔ صحابہ اور علی کا پیار بتلانے آیا ہوں۔ آپ کے دلوں کے تار مدینے والے سے ملانے کے لئے

آیا ہوں۔

میں خود بھی جوان ہوں اور جوانوں والی تقریر کرتا ہوں۔ اگر مجمع بھی جوانوں کی طرح سبحان اللہ کہے۔ تو بات بن سکتی ہے۔ اگر کوئی بات اچھی لگے تو بلند آواز سے سبحان اللہ کہیے۔

بات کرنی ہے پیار کی۔
بات کرنی ہے محبت کی۔
بات کرنی ہے الفت کی۔

میں جس وقت یہاں پہنچا کچھ خوراک کا مسئلہ ٹیڑھا ہو گیا جس کی وجہ سے کچھ طبیعت ناساز ہے۔ میں کراچی سے لے کر پشاور تک اور پشاور سے لندن تک علی الاعلان کہتا رہا ہوں کہ

جہدا پنجتن نال پیار نہیں اودہے کلمے دا اعتبار نہیں

ہمارے نزدیک اس وقت تک کوئی ولی بن ہی نہیں سکتا۔ جب تک اس کی ولایت پر حضرت علی کی مہر نہ ہو۔

میں پورے ملک میں اعلان کرتا پھر رہا ہوں کہ نبی کے بغیر گزارا نہیں۔

نبی نہ ہوتے تو کسی کا چارا نہ ہوتا
نبی نہ ہوتے تو کسی کا گزارا نہ ہوتا
نبی نہ ہوتے تو پاکستان کے جھنڈے پر چاند ستارا نہ ہوتا۔

میرے پاک نبی مسجد نبوی میں واعظ فرما رہے ہیں۔ صحابہ کا مجمع موجود ہے حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں۔

حضرت صدیق اکبر موجود ہیں
حضرت عمر فاروق موجود ہیں

حضرت عثمان غنی موجود ہیں

حضرت مولا علی موجود ہیں

بیارے نبی اس طرح وعظ فرما رہے ہیں۔ نبی کریم نے فرمایا۔ قیامت کے دن اسی کی نجات ہوگی جو میرے جھنڈے کے نیچے ہوگا

میرا عقیدہ ہے کہ نبی پاک کا جھنڈا حق ہے۔ آپ بھی کہیں حق ہے۔

نبی پاک کا جھنڈا حق ہے۔

نبی کا فرمان حق ہے

طلباء کے لئے ایک بات کرتا ہوں۔ مدارس اسلامیہ کی تعلیم حاصل کرنے والو اس ملک پاکستان میں ہر آدمی بولتا ہے۔ بولنے بولنے کی طرز جدا ہوتی ہے۔

لیڈر بھی بولتے ہیں

مولوی بھی بولتے ہیں

پروفیسر بھی بولتے ہیں

مفتی بھی بولتے ہیں۔

علماء بھی بولتے ہیں

نعت خواں بھی بولتے ہیں۔

مگر اپنا اپنا طریقہ ہے جب کوئی نعت خواں بولتا ہے تو اس کی زبان سے یا حمد نکلتی ہے یا مولود نکلتا ہے۔ جب کوئی مقرر بولتا ہے تو اس کے منہ سے یا تقریر نکلتی ہے یا خطاب نکلتا ہے۔ جب کوئی مفتی بولتا ہے تو اس کی زبان سے یا نصیحت نکلتی ہے یا فتویٰ نکلتا ہے۔ جب کوئی مقرر بولتے ہیں اس کی زبان سے یا تقریر نکلتی ہے یا وعظ نکلتا ہے۔ جب کوئی فقیہہ بولتا ہے تو اس کی زبان سے یا فقہ نکلتی ہے یا مسئلہ نکلتا ہے۔ جب کوئی ولی بولتا ہے اس کی زبان سے یا

تسبیح نکلتی ہے یا ذکر نکلتا ہے۔ جب کوئی صحابی بولتا ہے اس کی زبان سے یا روایت نکلتی ہے یا بیان نکلتا ہے لیکن رب کائنات کی قسم! جب میرا مدینے والا نبی بولتا ہے اس کی زبان سے یا حدیث نکلتی ہے یا اللہ کا قرآن نکلتا ہے میرے نبی نے جو بات کی حق ہے۔

دیکھو بھئی میری تقریر میں نہ پکے بولیں نہ بزرگ۔ میں خود بھی جوان ہوں اور جوانوں سے تقریر کرنے آیا ہوں۔ جو حضرت علی کے ماننے والے ہیں وہ بولیں اور جو نہیں مانتے وہ چپ کر کے بیٹھے رہیں۔

میں علی علی کہنے والا ہوں

میں علی کا نعرہ لگانے والا ہوں

میرا علی کے بغیر گزارا نہیں آج غلط فہمی پیدا ہوگئی لوگ کہتے ہیں، سنی علی کو نہیں مانتے جاؤ شیعہ سنی علما سے پوچھو۔ جب باشرع چہرے نے کہا تھا کہ ہماری سماج میں حکومت آگئی ہے ہم نعرہ حیدری بند کر دیں گے اس وقت سارے مجتہد خاموش تھے سارے ذاکر خاموش تھے۔ ربانی نے لاہور کی انار کلی بازار میں تین ہزار کے مجمع میں پولیس اور مجسٹریٹ کی موجودگی میں کہا کہ اپنی زبانوں کو لگام دو۔ اقتدار کی کرسی پر بیٹھ کر اپنے دماغ کو ہوا سے کھیلنے والو اپنی آواز کو بند کرو۔ جب تک ربانی جیسا سنی جوان زندہ ہے پاکستان کی گلی گلی ہوگی حسین کے ابا کی علی علی ہوگی۔ ہم علی کا نعرہ لگانے والے ہیں ہمارا عقیدہ ہے علی پاک ہے۔

علی سر سے لے کر پاؤں تک پاک۔

علی کا بچپن پاک۔

علی کی جوانی پاک۔

علی کا بڑھاپا پاک۔

علی ایسا پاک ہے کہ پیدا ہی کعبے میں ہوا۔ علی پیدا ہی کعبے میں ہوئے۔
ربانی کہتا ہے کہ اگر علی پاک ہیں تو علی نے جن کے پیچھے نمازیں پڑھیں وہ بھی پاک
علی پاک ہے تم بھی کہو علی پاک ہے۔ مدینے والے لوگ اس طرح کہتے ہیں۔ اڑھائی سال
نماز پڑھی ہے حضرت علی نے حضرت صدیق اکبرؓ کے پیچھے دس سال نماز پڑھی حضرت
عمر کے پیچھے بارہ سال نماز پڑھی ہے حضرت عثمان غنی کے پیچھے حضرت علی نے ان کو
حق سمجھا۔ تو ان کے پیچھے نمازیں پڑھیں۔ اب میں تیری مانوں یا علی کی مانوں۔
علی جیسا نہ کوئی بنا ہے نہ بنے گا۔ میں نے کہا یا اللہ کوئی اللہ جیسا بھی بنا۔
فرمایا! بنانے کو میں بنا تو سکتا ہوں لیکن بنایا نہیں۔
اللہ کی بارگاہ میں کیا کمی ہے؟ علی جیسا بنا۔
فرمایا! بنانے کو تو میں بنا سکتا ہوں قادر ہوں لیکن یہ کروں گا نہیں۔
مولا کیوں نہیں بناتا۔
فرمایا۔ اگر علی کو بناؤں تو کعبہ بھی اور بنانا پڑتا ہے
علی وہ ہوتا ہے جس کی ولادت کعبے میں ہو
علی وہ ہوتا ہے جس کی شہادت مسجد میں ہو
علی آیا تو خدا کا گھر
علی نے دنیا سے پردہ فرمایا تو خدا کا گھر
آؤ علی کے دروازے پہ آؤ۔ علی علی کریں۔ ہم تو سیدھے علی کے در پر گئے ہیں۔
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میں علم کا شہر ہوں علی اس کا دروازہ ہیں۔
میں تو گیا ہی علی کے در پر ہوں۔
نورِ علی نور دی تنویر بھی تو
معمار نبوت کی تعمیر بھی تو

اسرار امامت کی تعبیر بھی تو
اطوار ولایت کی تکبیر بھی تو
قرآن پاک کی تفسیر بھی تو
کاتب قدرت کی تقدیر بھی تو
قلم قدرت کی تحریر بھی تو
غیرت الٰہی کی شمشیر بھی تو
نظام مصطفےٰ کی ہو بہو تصویر بھی تو

فرمایا! علی آپ ہی آپ ہیں میں تو آپ کے پاس آیا ہوں۔

انا مدینة العلم و علی بابھا

میں علم کا شہر ہوں علی اس کا دروازہ ہیں۔
ہم کہتے ہیں آؤ مل کر علی علی کریں۔
خدا کی قسم میں ابوبکر صدیق اس لئے مانتا ہوں کہ حضرت علی نے فرمایا ہے۔ انہیں مانو۔
میں عمر کو فاروق اعظم اس لئے مانتا ہوں کہ حضرت علی نے فرمایا ہے مانو۔
میں عثمان کو ذوالنورین اس لئے مانتا ہوں کہ حضرت علی نے فرمایا ہے انہیں مانو۔
میں انہیں اسی لئے مانتا ہوں کہ اس لئے تم بھی انہیں مانو۔
دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سب کو مدینہ دکھائے۔
میں پچھلے دنوں برطانیہ گیا۔ میں نے وہاں تقریریں کیں۔ جب واپس آیا تو نبی پاک کے روضے پر سلام عرض کیا۔
آج تک میرے نبی پاک کے روضے پر لکھا ہوا ہے
من صلی علیٰ بعد صلوٰة وجبت له شفاعتہ

نبی پاک نے فرمایا۔ جس نے مجھ پر اور میری آل پر درود پڑھا۔ قیامت کے دن میں اسے ساتھ لے کر جنت میں جاؤں گا۔

ہم نبی کی آل پر درود پڑھتے ہیں

مولا علی پر درود پڑھتے ہیں۔

علی کو مولا مانتے ہیں، رہنما مانتے ہیں۔ پیشوا مانتے ہیں

علی میرے صدیق کے یار ہیں

علی میرے عمر کے دلدار ہیں

علی کو میرے عثمان سے پیار ہے

علی خود حیدرِ کرار ہیں

ہم علی کے در کے غلام ہیں

دوستو! آج اختلافات پیدا ہو گئے۔ آج لوگوں نے طرح طرح کی تقریریں کیں

آپ کیا جانیں علی کیا ہے۔

آپ کیا جانیں علی کون ہے۔

تم کیا جانو، علی کیا ہے۔

ہم کہتے ہیں اُسی کی نجات ہوگی جو علی کے جھنڈے کے نیچے آئے گا۔ نجات اسی کی ہے جو میرے پیر حضرت علی کے جھنڈے کے نیچے آئے گا۔

نبی پاک فرمایا۔ قیامت کے دن جو میرے جھنڈے کے نیچے ہوگا۔ نوجوانو! قیامت کے دن نبی کا بھی جھنڈا ہوگا۔

میرے نبی پاک پیغمبر نے فرمایا۔ میرے پاس لواء الحمد ہوگا۔

صحابیوں نے پوچھا! یا رسول اللہ۔ آپ کے جھنڈے کا رنگ کیا ہوگا

میرے نبی پاک نے فرمایا! نہ کالا ہوگا نہ پیلا ہوگا نہ اودھا ہوگا۔ میرے گنبد

بھی سبز ہے میرے جھنڈے کا رنگ بھی سبز ہوگا۔
صحابی نے پوچھا یارسول اللہ! تمہاری نشانی کیا ہوگی
ور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میرے جھنڈے کی نشانی ہوگی۔
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ی ملت کے جوانو! سنو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
ہ طیبہ میرے جھنڈے کی نشانی ہوگی۔
حابی نے پوچھا! یارسول اللہ آپ کے جھنڈے کا رنگ کیا ہوگا
ضور نے فرمایا! میرا جھنڈا مشرق سے شروع ہوگا مغرب میں ختم ہوگا۔ نبی
کا جھنڈا ہے۔ جس کا نام لواء الحمد ہے۔ میرے جھنڈے کا نام سبز ہے میرا
ا مشرق سے شروع ہوگا اور مغرب میں ختم ہوگا۔
بی پاک نے فرمایا۔ اے صحابہ جو میرے جھنڈے کے نیچے آئے گا تر جائے گا۔
صحابہ نے حضور کی خدمت میں عرض کی۔ یارسول اللہ آپ کے جھنڈے کو اٹھانے
کون ہوگا۔
حضور نے فرمایا۔ من حملہ فی البدر جس نے میرا جھنڈا بدر میں اٹھایا
صحابہ نے عرض کی! یارسول اللہ! بدر میں تو بہت سے صحابہ نے آپ کے جھنڈے
اٹھایا تھا۔
فرمایا! من حملہ فی الاحد جس نے اُحد میں میرا جھنڈا اٹھایا۔
صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ! اُحد میں بھی بہت سے صحابہ نے آپ کا جھنڈا
ٹھایا تھا۔
حضور نے فرمایا! من حملہ فی الخندق، جس نے میرا جھنڈا خندق میں اٹھایا
صحابہ نے عرض کی۔ یارسول اللہ! خندق میں بھی بہت سے صحابہ نے آپ کا

علم اٹھایا تھا

حضور نے فرمایا! من حملہ فی الخیبر، جس نے میرا جھنڈا خیبر میں اٹھایا۔
صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ! خیبر میں آپ کا جھنڈا اٹھانے والا کون ہے۔؟
حضور نے فرمایا جو ہجرت کی رات میرے بستر پر سویا ہوا تھا۔
صحابہ نے عرض کی۔ یارسول اللہ، ہجرت کی رات آپ کے بستر پر سونے والا کون ہے۔؟

فرمایا! تم نہیں جانتے جو مکے کی فتح کے موقع پر میرے کندھوں پر چڑھا ہوا تھا۔
عرض کی یارسول اللہ! آپ کے کاندھوں پر چڑھنے والا کون ہے۔
حضور نے فرمایا! فاطمہ کا شوہر ہے کعبے کا گوہر ہے۔

جب یہ حدیث حضرت ابوہریرہ نے بیان فرمائی۔ تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر حضرت علی کا ماتھا چوم لیا۔

ابوبکر نے فرمایا۔ اے علی تم کتنی شان والے ہو، کتنی عزت وعظمت والے ہو۔ نبی نے تمہیں جھنڈا دیا ہے۔

فرماتے ہیں حضرت علی نے اٹھ کر حضرت ابوبکر صدیق کا ماتھا چوم لیا۔ فرمایا، ابوبکر، تم بھی بڑی شان والے ہو۔

حضرت ابوبکر نے کہا۔ میری شان کیا۔ آپ کو تو حضور نے جھنڈا عطا فرمایا ہے
حضرت علی نے فرمایا! ابوبکر آپ بھی شان والے ہیں حضور نے آپ کو مصلیٰ عطا فرمایا ہے۔

نبی پاک نے حضرت علی کو جھنڈا دیا ہے۔ صدیق کو مصلیٰ دیا ہے۔
آج کئی لوگوں نے جھنڈے اٹھائے ہوئے ہیں۔ لیکن مصلے کو بھولے ہوئے ہیں
آج کئی لوگوں نے مصلے اٹھائے ہوئے ہیں لیکن جھنڈے کو بھول چکے ہیں۔

ہم کہتے ہیں آؤ جھنڈے والے کو بھی دیکھو مصلّے والے کو بھی دیکھو

جہاں نبی کا مصلیٰ ہے اور جہاں نبی کا جھنڈا ہے۔ وہیں نظام مصطفےٰ کا جلوہ ہے

ہمارا علی جھنڈے والا ہے اور ہمارا صدیق مصلے والا ہے

ہم جھنڈے کو بھی مانتے ہیں اور مصلے کو بھی مانتے ہیں۔

مدینے والے یہ حال بیان کرتے ہیں۔ مدینے والے کہتے ہیں جب حضور نے ہجرت فرمائی صحابہ نے بھی ہجرت فرمائی۔

جب حضور نے ہجرت فرمائی تو حضرت صدیق اکبر حضور کے ساتھ ہیں۔ حضرت علی حضور کے بستر پر سوئے ہوئے ہیں۔

جب حضرت ابوبکر چلے تو ایک یہودی نے تلوار لہرائی اور حضور سے کہا

من معک۔ تمہارے ساتھ کون ہے؟

حضرت ابوبکر صدیق نے سوچا کہ اگر میں کہوں کہ میرے ساتھ نبی ہے تو یہ ظالم کچھ نقصان پہنچائے گا۔ اگر کہوں نبی ساتھ نہیں تو صداقت کی چادر کو داغ لگے گا۔

حضرت ابوبکر صدیق نے پوچھا کیا کہتے ہو۔

اس یہودی نے کہا۔ من معک تیرے ساتھ کون ہے۔

حضرت صدیق اکبر نے فرمایا۔ علمائے عرب نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے صدیق اکبر نے فرمایا۔

الرجل یھدی علی صراط مستقیم

قیامت کے دن حضرت علی حضور کے قریب ہوں گے

اللہ اکبر کبیرہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ لوگو! قیامت کے دن علی میرے قریب

ہو گا۔

حضرت صدیق اکبر میرے قریب ہے

حضرت عمر میرے قریب ہے

حضرت عثمان میرے قریب ہے

مدینے کے لوگ کہتے ہیں ایک دن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی۔
یا علی جوان ہو گئے ہو۔ دل کہتا ہے تم شادی کرالو۔

حضرت علی نے فرمایا! عمر میرا باپ کوئی نہیں میری شادی کون کرے۔

حضرت عمر فرماتے ہیں! اے میرے یار علی، ہمارے ہوتے ہوئے تمہیں کیا غ

نبی پاک نے فرمایا۔ بے شک اللہ حضرت عمر کی زبان سے بولتا ہے۔

فرمایا! اے عمر، میری بیٹی فاطمہ بڑی ہو گئی ہے میرا دل چاہتا ہے کہ اس کی ع
سے شادی کردی جائے،

مدینے کے لوگ کہتے ہیں دعا کرو، اللہ سب کو مدینے پاک کی زیارت نصیب ف
(آمین)

مدینے کے لوگ کہتے ہیں نبی پاک نے حضرت علی کو بلایا۔ فرمایا۔ علی قریب آ، جس
وقت حضرت علی قریب آئے نبی پاک نے فرمایا علی حال بتاؤ کوئی پیسہ دھیلا بھی
تیری شادی کرنی ہے تو جہ ہے حضرت علی نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
وسلم نہ میرے پاس کوئی پیسہ ہے نہ دھیلا ہے ایک جنگ والا لباس ہے (جس
زرہ کہتے ہیں)

نبی پاک نے فرمایا۔ جلدی کرو۔ اس کو مدینے کے بازار میں بیچ آؤ۔ اس کے بد
جو پیسے ملیں۔ ان سے تمہاری شادی کریں گے۔

دوستان محترم! حضرت علی المرتضیٰ اپنی زرہ کو اٹھاتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔ زرہ

گے کسی نے کہا پانچ درہم کسی نے کہا۔ آٹھ درہم کسی نے کہا دس درہم کسی نے کہا پندرہ درہم

حضرت عثمان نے زرہ خریدی

تمام یہودی اکٹھے ہو گئے اتنی دیر گزری حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آ گئے۔ دیکھا حضرت علی یہودیوں کے درمیان کھڑے ہیں یہودی کہتے ہیں علی اپنا جنگ والا لباس بیچ رہے ہیں۔ ہم بولی لگا رہے ہیں۔

حضرت عثمان غنی نے فرمایا۔ راستہ چھوڑ دو خریدار آ چکا ہے۔ کیوں بیچ رہے ہو بار فرمایا جوان ہو گیا ہوں نبی پاک نے فرمایا۔ اپنا جنگ کا سامان بیچ آؤ تمہاری شادی کرنی ہے۔

میرے پیارے عثمان نے فرمایا۔ کتنے پیسے خرچ آئیں گے۔

حضرت علی نے فرمایا۔ تقریباً چار سو درہم!

جناب عثمان غنی نے فوراً چار سو درہم حضرت علی کو دیئے۔ توجہ ہے جنگ والا لباس حضرت عثمان غنی نے لے لیا۔ اللہ، اللہ،

حضرت عثمان غنی نے چار سو درہم دیئے یہ کتابیں آج تک مدینے میں موجود ہیں۔ مصر کی یونیورسٹی الاظہر میں موجود ہیں۔

میرے دوستو! میں مدینے سے پڑھ کر آیا ہوں۔ حضرت عثمان غنی نے چار سو درہم دیئے حضرت عثمان زرہ لے کر مدینے کی مسجد میں حضور کے پاس آئے۔ آ کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج حضرت علی جنگ والا لباس بیچ رہے تھے میں نے چار سو درہم کے بدلے خرید لیا ہے۔ علی بیچ چکے ہیں۔ میں خرید چکا ہوں، اب میں آپ کی وساطت سے حضرت علی کو تحفہ دینا چاہتا ہوں۔ مدینے کے لوگ کہتے ہیں۔ اتنی دیر میں حضرت علی اور حضرت عمر بھی آئے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اے علی یہ دیکھو کیا ہے۔
عرض کی! یا رسول اللہ، یہ میری زرہ تھی۔ یہ میں نے حضرت عثمان کے ہاتھوں بیچ دی ہے۔

نبی پاک نے فرمایا۔ تم نے بیچی ہے اس نے خریدی ہے۔ خرید وفروخت ہو چکی ہے اب تمہارا یار تم کو تحفہ دیتا ہے قبول کر، یہ قصیدہ نہیں۔ دوہڑا نہیں ماہیا نہیں، اسلام کی تاریخ کا اہم واقعہ ہے۔

سہرے لانے والا صدیق ہے

مدینے کی مسجد میں حضرت علی کا نکاح ہو رہا ہے پیسے ہیں عثمان غنی کے سہرے لانے والا صدیق ہے کھجوریں بانٹنے والا عمر ہے۔ سر بالا بننے والا عثمان غنی ہے۔ ان کا آپس میں اتنا پیار تھا آج بدلی نمازیں اذانیں بدل گئیں۔ اسلام وہی ہے دوکانیں بدل گئ سارا مرنا پیٹ کا ہے۔ اللہ کی قسم ہے ہم اہل سنت وجماعت اس لئے ہیں ہم علی کے دروازے پر گئے علی نے فرمایا۔ جب تک یہ راضی نہیں ہوں گے۔ میں راضی نہیں ہوں گا، آج تک مسجد موجود ہے مدینہ منورہ کے اندر مسجد قبلتین دو قبلوں والی مسجد میں نے کہا ہمارے ملک میں ایک قبلہ وہاں دو بن گئے۔ کہا ربانی صاحب! نبی پاک نماز پڑھا رہے تھے۔

ربانی قربان صحابہ کی نمازوں پر جن کا امام آمنہ کا لال تھا۔ نماز ہو رہی ہے آگے آمنہ کا لال ہے پیچھے حضرت بلال ہے۔

نماز ہو رہی ہے ایک یہودی نے طعنہ دیا کہ قبلہ تو ہمارے والا ہی ہے نبی نے آسمان کی طرف دیکھا اور عرض کی!

کعبہ قبلہ بن گیا

یا اللہ سنا یہ کیا کہہ رہا ہے

فرمایا! اے میرے حبیب فکر کی کیا بات ہے جس طرف تمہارا چہرہ ہوگا وہی ہمارا قبلہ ہوگا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیرا۔ اسی وقت صحابہ کرام نے سلام پھیرا

جب نماز ختم ہوئی نبی پاک نے فرمایا۔ علی کہاں ہے

عرض کی یارسول اللہ حاضر ہوں۔

نبی پاک نے فرمایا! علی تم کو منع کیا تھا کہ نماز میں ہلتے نہیں تم پھر کیوں گئے۔

عرض کی! یارسول اللہ، میں اکیلا تو نہیں پھرا۔ آپ کے یار پھرے تھے ان کو دیکھ کر میں پھر گیا۔ علی تو ان تینوں کو دیکھ کر پھرے۔ میں تمہاری بات مانوں یا مولا علی کی بات کو مانوں۔ علی نے فرمایا! میں نے عثمان دیکھ کر سلام پھیرا

نبی نے فرمایا! عثمان نماز میں کیوں پھرے۔

عرض کی! یارسول اللہ، میں نے عمر کو سلام پھیرتے دیکھا تو میں بھی ساتھ ہی پھیر گیا۔

میرے نبی نے فرمایا! عمر کیوں نماز میں پھرے۔

عرض کی! میں اکیلا تو نہیں پھرا میرے ساتھ صدیق تھے ان کو پھرتے دیکھ کر میں بھی پھر گیا۔

اب جبینِ نبوت جبینِ صداقت کی طرف متوجہ ہوئی۔ پوچھنے والا اُمت کا شفیق ہے جس سے پوچھا جا رہا ہے۔ وہ سُنیوں کا صدیق ہے۔

حضور نے فرمایا! تم کو منع کیا تھا کہ اے صدیق نماز میں نہیں پھرتے۔ پھر کیوں پھرے۔

عرض کی آقا! ہم کو کیا پتہ کہ خدا ادھر ہے کہ اُدھر۔ آپ نے فرمایا اِدھر ہم نے کہا

ادھر آپ نے جدھر کہا ہم نے بھی ادھر کہا۔

صدیق اکبر اہل سنت وجماعت ہیں

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدیق اکبر کو سینے سے لگایا۔
فرمایا "یا ابوبکرؓ تم نے میرے طریقے پر عمل کیا ہے۔ آج سے تم سنت وجماعت ہے ہم اس وقت سے سُنی بنے ہیں جب سے قبلہ بدلہ ہے۔

ہمارا تعلق مولا علی کے ساتھ

مولا علی کا تعلق عثمان غنی کے ساتھ

عثمان غنی کا تعلق ہے عمر فاروق کے ساتھ۔

عمر فاروق کا تعلق ہے صدیق اکبر کے ساتھ

صدیق اکبر کا تعلق ہے مصطفےٰ کے ساتھ

اور مصطفےٰ کا تعلق ہے خدا کے ساتھ

ہم اعلانیہ کہتے ہیں ہم کہتے ہیں ایک بات بتاؤ، جتنے تم یہاں بیٹھے ہو تمہاری کوئی شادی کرے اور تم پر کوئی خرچہ کرے۔ اور تم بازار میں جا رہے ہو اور کوئی اس کو گالی نکالے تم برداشت کرو گے۔
نہیں۔

حضرت علی کی شادی اور عثمان غنی

اب حضرت علی کی شادی کرنے والا تو عثمان غنی ہے جو حضرت عثمان غنی کی شان میں گستاخی کرے قیامت کے دن حضرت علی برداشت کریں گے۔ شادی ہو رہی ہے مدینہ کی مسجد میں کون دولہا بنا ہوا ہے اور کون دولہن بنی ہوئی ہے ابھی ابھی اخبارات

ن ٹوٹو جیسے لیڈی ڈیانا اور چارلس کی شادی ہوئی۔ اخبارات کے رائٹرز نے لکھا کر بڑی شادی
تھی بڑی شادی تھی۔

بھئی کیا شادی تھی نوجوانو! جب دولہا پیدا ہوا بادشاہ کے گھر دلہن پیدا ہوئی وزیر کے
گھر دولہا پیدا ہوا پروفیسر کے گھر، دولہن پیدا ہوئی لیکچرار کے گھر لوگ کہتے ہیں بڑی شادی
تھی دولہا پیدا ہوا جسٹس کے گھر دولہن پیدا ہوئی چیف جسٹس کے گھر، دولہا پیدا ہوا
ایس پی کے گھر، دولہن پیدا ہوئی کمشنر کے گھر،

لوگ کہتے ہیں یار بڑی شادی تھی۔ دولہا پیدا ہوا صنعت کار کے گھر، دولہن پیدا
ہوئی کارخانے دار کے گھر، وہ کیسی شادی ہوگی دولہا پیدا ہوا خدا کے گھر دولہن پیدا ہوئی
مصطفےٰ کے گھر، حضرت علی کعبے میں پیدا ہوئے فاطمۃ الزہرا مصطفےٰ کے گھر ولادت ہوئی
ہے نکاح پڑھانے والا امام الانبیاء ہے سہرا لگانے والا صدیق اکبر ہے کہ دو سبحان اللہ

شجاعت کی چادر حضرت علی کے ہاتھ میں ہے

کھجوریں بانٹنے والا فاروق اعظم ہے۔ سر بالا عثمان غنی ہے، علی دولہا بنا ہوا ہے شجاعت
کی چادر علی کے کاندھے پر حیدر کرار کا اعصاء علی کے ہاتھ میں ہے، شرم وحیاء کا سرمہ لگا ہوا
ہے۔ آج علی کہاں جارہا ہے۔ کس نے شادی تمہاری کی ہے کس نے تمہارا خرچہ بھرا ہے
فرمایا! خبردار یہ عثمان ہے جب نبی کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔
کہ عثمان نے خرید لیا علی تم نے بیچ دیا اب عثمان واپس کرتا ہے قبول کرو، تو علی کے ہاتھ
اتنے بلند ہوئے کہ علی کی بغلیں نظر آنے لگیں۔

علی عثمان سے راضی ہے

اور فرمایا یارب کعبہ، اے کعبہ کے رب! میں علی عثمان سے راضی ہوں تو بھی جواب

دے تم بھی راضی ہو کر نہیں۔
نبی کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میں راضی خدا نے فرمایا۔ میں راضی ہوں
میرے دوستو! عثمان سے علی راضی ہے نبی راضی ہے، خدا راضی، اگر چودھویں صدی کا ذاکر ناراض ہے تو کیا فرق پڑتا ہے۔ میں حضرت علی کے در کا منگتا ہوں، میں کہتا ہوں علی کے در کے غلام ہو تو وہ نماز پڑھو جو علی نے پڑھی ہے وہ اذان دو جو علی نے دی ہے۔

میں علی کے در کا غلام ہوں

میں علی کے در کا غلام ہوں
میں امام حسین کا غلام ہوں
میں امام حسن کا غلام ہوں
میں امام زین العابدین کا غلام ہوں
میں امام محمد باقر کا غلام ہوں
میں امام جعفر صادق کا غلام ہوں۔
میں امام موسیٰ کاظم کا غلام ہوں۔
میں امام علی رضا کا غلام ہوں
میں امام تقی نقی امام حسن عسکری امام مہدی کا غلام ہوں۔

حضرت امام تقی نقی نے فرمایا ہے میں نے وہی اذان دی ہے جو حضرت امام موسیٰ کاظم نے دی ہے۔
امام موسیٰ کاظم نے وہی اذان دی ہے جو امام جعفر صادق نے دی ہے۔
امام جعفر صادق نے کون سی اذان دی۔ خدا کی قسم وہی اذان دی ہے جو امام باقر

دی ہے
امام باقر نے وہی اذان دی ہے جو امام زین العابدین نے دی ہے
امام زین العابدین نے وہی اذان دی ہے جو کربل کے ٹیلے پر ۱۸ سال کے علی اکبر نے دی ہے
۱۸ سال کے علی اکبر نے وہی اذان دی ہے جو ۲۲ سال کے امام قاسم نے دی ہے۔
امام قاسم نے وہی اذان دی ہے جو کوفہ کی جامع مسجد میں مولیٰ علی نے دی ہے
مولا علی نے وہی اذان دی ہے جو عثمان غنی نے دی ہے
عثمان غنی نے وہی اذان دی ہے جو حضرت عمر نے دی ہے
حضرت عمر نے وہی اذان دی ہے جو حضرت ابوبکر نے دی ہے۔
حضرت ابوبکر نے وہی اذان دی ہے جو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال سے دلوائی ہے۔

سُنیوں کی اذان جبریل والی ہے

حضور نے حضرت بلال سے وہی اذان دلوائی ہے جو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی موجودگی میں اللہ تعالیٰ نے جبریل امین سے دلوائی
میں علی کو امام مانتا ہوں
حضرت علی امام المتقین ہیں متقیوں کے امام ہیں
علی پرہیزگاروں کے امام ہیں

علی نشہ کرنے والوں کے امام نہیں

علی شرابیوں کے امام نہیں نشے کرنے والوں کے امام نہیں۔

علی حضرت پیر بہاؤ الحق زکریا کے امام ہیں
شاہ رکن عالم نوری حضوری کے امام ہیں
خواجہ قمر الدین سیالوی کے امام ہیں
حضرت داتا علی ہجویری کے امام ہیں
شہنشاہِ بغداد کے امام ہیں۔

علی متقیوں کے امام ہیں

علی متقیوں کے امام ہیں
پرہیزگاروں کے امام ہیں
نمازیوں کے امام ہیں

قیامت کے دن علی کے ساتھ وہی ہوں گے جو نمازی ہوں گے، علی کو جتنی طاقت ملی ہے یہ سب رسول اللہ کی ختم نبوت کا صدقہ ہے میری طرف دیکھو۔ حضرت علی جامع مسجد کوفہ کے اندر سوکھے ٹکڑے کھا رہے ہیں۔ ماتھے پر پسینہ آیا ہوا ہے پڑھے لکھوں کے لئے یوں کہہ دو کہ جبینِ ولایت پر خلافت کا پسینہ تھا پسینہ آیا ہوا ہے ایک جٹ آیا کہنے لگا واہ یا علی وہاں تو خیبر توڑ دیا تھا یہاں روٹی نہیں کھائی جاتی، فرمایا! تم نے علی کو سمجھا نہیں ہے۔ یہ جو سوکھے ٹکڑے کھا رہا ہوں یہ میری اپنی طاقت ہے اور جو خیبر کو توڑا وہ محمد عربی کی نگاہ کا اثر تھا۔ اب ایمان سے بتاؤ مذہب وہ سچا ہے جو علی کا ہے یہ اس معرکے والے کا! میں کہتا ہوں

علی کا مذہب سچا ہے

علی کا مذہب سچا ہے۔

علی کی اذان سچی ہے۔
علی کی نماز سچی ہے۔
علی نے جس طرح نماز پڑھی ہے تم بھی اسی طرح پڑھو اگر تم پنجتن پاک کے ماننے والے ہو۔ بارہ اماموں کے ماننے والے ہو۔
اہل بیت کے ماننے والے ہو۔
تو وہی نماز پڑھو۔
حضرت امام تقی امام نقی سے کسی نے پوچھا لوگ کہتے ہیں اس وقت تک نماز نہیں ہوتی جب تک آگے وٹی نہ رکھو۔ آپ بتائیں وٹی رکھوں کہ نہ رکھوں۔
امام نقی نے فرمایا! ہم نے تو نہیں رکھی۔ فقہ جعفریہ کے امام امام جعفر نے بھی نہیں رکھی۔ امام جعفر صادق نے کیوں نہیں۔ فرمایا۔ امام باقر نے بھی نہیں۔ اس لئے امام باقر آپ نے کیوں نہیں رکھی۔ فرمایا۔ میرے باپ امام زین العابدین نے بھی نہیں رکھی۔ امام زین العابدین آپ نے کیوں نہیں رکھی۔ فرمایا۔ کربل کے ٹیلے پر میرے باپ حسین نے بھی نہیں رکھی امام حسین۔ آپ نے کیوں نہیں رکھی فرمایا۔ میرے باپ علی نے نہیں رکھی علی آپ نے وٹی کیوں نہیں رکھی۔ فرمایا۔ جنت کی بتول نے جو نہیں رکھی۔ جنت کی بتول آپ نے کیوں نہیں رکھی فرمایا میرے باپ محمد عربی نے جو نہیں رکھی۔
پاک پیغمبر آپ نے کیوں نہیں رکھی۔
فرمایا! پہلے ساری زمین مسجد کوئی نہیں تھی۔ وہیں نماز پڑھتے ہیں جہاں نبی نشان لگائے گا۔ مگر جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی ہے میں اپنی ماں آمنہ کے پیٹ سے باہر آیا۔ میں نے آتے ہی زمین پہ سر رکھ کر کہا۔
یارب ہب لی اُمتی! یا اللہ میری امت کو بخش دے۔ اللہ نے فرمایا! اے

میرے ملائکہ گواہ ہو جاؤ

تمام زمین مسجد بن گئی

پہلے ساری زمین مسجد نہ تھی اب ماتھا محمد عربی کا لگ گیا ہے تمام زمین مسجد بن گئی میں ایک بات پوچھتا ہوں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماتھا تو رکھا تھا مکے میں اور زمین پاک ہوگئی ہے بھیرے شریف کی۔

کہتے ہیں زمین کے ذروں کو ایک دوسرے سے نسبت ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماتھا رکھا دھرتی مکمل پاک ہوگئی ہے۔ جنہوں نے چودہ سو سال تک نبی کے ساتھ کاندھے سے کاندھا لگایا۔ وہ پاک کیوں نہ ہوئے ہوں گے۔

حضرت علی نے فرمایا۔ اے لوگو! میں نے نبی سے بیٹی لی ہے۔ ابوبکر نے نبی کو بیٹی دی ہے۔

علی کی تعریف تب ہوگی جب علی کے یاروں کی تعریف ہوگی۔

کوئی کام نہیں آئے گا

آج جوانی ہے شباب ہے۔ میرے دوست! یہ زندگی ہمیشہ کے لئے نہیں ایک دن مرنا ہے۔ اللہ کی قسم! نہ یار کام آئیں گے نہ رشتہ دار کام آئیں گے، نہ کوئی غمخوار کام آئے گا نہ کوئی غمگسار کام آئے گا۔ وہاں نبی کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کام آئیں گے۔

نماز کا عادی بنو۔

قرآن کا قاری بنو۔

اللہ کی قسم ہے میں منبر رسول پر بیٹھا ہوں ساری زندگی حضرت علی نے نماز قضا نہیں کی ایک مرتبہ نماز قضا ہونے لگی تھی۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے علی نماز قضا پڑھو گے یا ادا۔

علی نے عرض کی۔ اُمتی آپ کا ہوں اور نماز قضا پڑھوں۔

علی کے نام پر اکٹھے ہو جاؤ

میں کہتا ہوں حیدر کرار کے نام پر ہی اکٹھے ہو جاؤ۔ جو حضرت علی نے کیا حضرت علی نے جس طرح نماز پڑھی تم بھی اسی طرح پڑھو۔ حضرت علی نے حضرت عائشہ کو ماں کہا۔ تم بھی کہو۔ نبی پاک کے پردہ فرمانے کے بعد جب حضرت علی گئے اور فرمایا۔ اماں، حضرت عائشہ نے عرض کی۔ اے علی، ایک مسئلہ بتائیے۔ نبی نے اس طرح فرمایا کہ اس طرح۔

حضرت علی نے فرمایا۔ اماں، تم تو ماں ہو شان والی ہو۔

تو حضرت عائشہ نے فرمایا۔ علی گھر والے تو تم ہو

علی نے فرمایا۔ امی شہر والی تو تم ہو

میں کہتا ہوں غلط کام نہ کرو حضرت علی کے نام پر اکٹھے ہو جاؤ۔

علی اسلام کی شان ہے

علی ادیب الحقیقت ہے۔

علی نسبتِ رسالت ہے۔

علی ادیب ولایت ہے

علی اسلام کی شان ہے۔

علی مومن کی آن ہے۔
علی نظام مصطفےٰ کا سچا ترجمان ہے۔
آؤ علی کے نام پر اتحاد کریں۔
مگر کیا کروں جو لوگ رقعے دیتے ہیں ہمیں مجبوراً بولنا پڑتا ہے

ایک صاحب نے بڑا اسرار کیا کہ ربانی صاحب آپ سُنی سات گھڑوں سے مردے کو نہلاتے ہو۔ تو ہم چالیس گھڑوں سے نہلاتے ہیں۔ اب بتاؤ سات گھڑوں والا پاک ہے یا چالیس گھڑوں والا پاک ہے۔

بھیرہ شریف والو! اب یہ مسئلہ حل کرنا، اس قسم کی باتیں نہ کرو، میں اپیل کرتا ہوں، اس طرح غسل دو، جس طرح حضرت علی نے دیا۔ میں تم سے پوچھتا ہوں، ایک کُتے کی ہڈی سات سمندروں کے درمیان چالیس دن لٹکائے رکھو۔ وہ پاک ہو گی نہیں۔ اگر کُتے کی ہڈی سات سمندروں کے پانی میں چالیس دن تک لٹکائے رکھنے سے پاک نہیں ہو سکتی تو امیر ابو بکر اور امیر عمر کا دشمن پاک کیسے ہو سکتا ہے ہمیں سیاست نہیں آتی۔

آج کالج کے پڑھنے والے کہتے ہیں ان کی بات کرو جو چاند تک گئے ہیں ربانی کہتا ہے! اس نبی کے دروازے پر آؤ۔ جس کے قدموں میں چاند آ گیا۔

خدا کے لئے آؤ۔ ایسی تفرقہ انگیز باتیں نہ کرو،

ہم کہتے ہیں۔ آؤ حضرت علی کے نام پر اتحاد کریں۔ جو کام حضرت علی نے کیا وہ ہم بھی کریں۔

حضرت علی نے فرمایا۔ جس وقت نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پردہ فرمایا غسل دینے والا علی تھا۔ اللہ جانتا ہے تمام صحیح روایات ہیں۔

ابوبکرؓ کو غسل علیؓ نے دیا

جب حضرت ابوبکر صدیق نے پردہ فرمایا۔ تو انہوں نے اپنے بیٹے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے فرمایا جب میں پردہ کر جاؤں تو حسن حسین کے باپ علی سے کہنا جن ہاتھوں سے نبی کو غسل دیا ہے۔ صدیق کو بھی دے۔

آج جس پر اعتبار نہ ہو اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔

میں کہتا ہوں کہ علی کو اعتبار تھا تو صدیق اکبر کے پیچھے نماز پڑھی تھی۔

اے لوگو! اللہ سے ڈرو۔ اس قسم کی باتیں نہ کرو جس سے تفرقہ بازی کی بو آئے

وما علینا الا البلاغ المبین

ناشر
چشتی کتب خانہ جھنگ بازار فیصل آباد

ہاشمی میاں کی تقریریں

مرتب محمد لطیف ساجد
مقرر حضرت سید محمد ہاشمی میاں

چشتی کتب خانہ
جھنگ بازار فیصل آباد
فون ۲۶۷۵۶-۶۲۱۸۸۹۰۱

واعظین کیلئے عظیم تحفہ

۱۲ ماہ کی تقریریں

شانِ خطابت

مصنف

مولانا عبد الرسول چشتی صاحب

ناشر
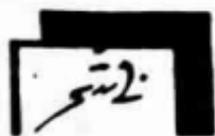
چشتی کتب خانہ فیصل آباد

فہرست

چشتی کتب خانہ

جھنگ بازار فیصل آباد

فون:- ۶۲۰۸۸۹-۲۶۷۵۶

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
تفسیر کبیر جلد اول اردو ترجمہ	۱۵۰/-	ایمان ابی طالب جلد اول	۱۲۰/-	یا محمد	۱۲/-
تفسیر کبیر جلد دوم "	۱۳۵/-	" جلد دوم	۱۲۰/-	نورانی زر	۱۲/-
تفسیر کبیر جلد سوم "	۱۵۰/-	الشہید ابن شہید جلد اول	۴۵/-	جلوے	۱۲/-
تفسیر کبیر جلد چہارم "	۱۵۰/-	" جلد دوم	۴۵/-	نور دا ظہور	۱۲/-
تفسیر خازن جلد اول "	۱۵۰/-	مشکل کشا جلد اول	۱۳۵/-	نوروں دے خزینے	۱۲/-
تفسیر ابن عربی جلد اول "	۱۲۵/-	" " جلد دوم	۱۲/-	نظارے	۱۲/-
تفسیر ابن عربی جلد دوم "	۱۵۰/-	التصوف	۲۶/-	صائم دے دوہڑے	۱۲/-
ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ جلد اول	۱۰۰/-	خاتون جنت " منظوم "	۲۵/-	کعبے دا کعبہ	۱۲/-
" " " جلد دوم	زیر طبع	البتول	۶۰/-	کلیاں	۱۲/-
خصائص نسائی اردو ترجمہ	۲۵/-	گیارہویں شریف	۱۲/-	نوائے صائم اول	۱۲/-
وادی مصطفےٰ "	۲۵/-	پھل تے کنڈے	۹۹/-	" دوم	۱۲/-
اسنی المطالب فی نجات ابی طالب اردو	۲۵/-	تفسیر معالم التنزیل	زیر طبع	" سوم	۱۲/-
ہدیۃ المہدی اردو	۵۲/-	زینب دا ویر	"	" چہارم	۱۲/-
روضۃ الشہداء اول	۹۰/-	شاہنامہ بغداد	"	گلزار نعت	۲۴/-
" " دوم	۱۰۰/-	ہاشمی میاں کی تقریریں	"	جمال محمد	۱۲/-
فتوحات مکیہ اول	۹۰/-	ہمفرے کے اعترافات	۲۱/-	نغمۂ نور	۲۴/-
" " دوم	۹۰/-	تذکرہ اولیائے عرب و عجم	۹۰/-	روح کائنات	۳۰/-
" " سوم	۹۰/-	القاسم	۲۹/-	حسن کائنات	۳۰/-
" " چہارم	۹۰/-	صاحبزادہ احتشام الحسن کی تقریریں	۴۵/-	جان کائنات	۳۰/-
شرف سادات اردو ترجمہ	۱۰/-	شان خلافت	۶۶/-	شان کائنات	۳۰/-
مرأۃ العارفین ترجمہ و شرح	۵۵/-	شان ولایت	۳۰	ارمغان مدینہ	۳۰/-
سیرت دلائیہ	۹۹/-	ریاض النضرۃ عربی	۲۵۰/-	فردوس نعت / سچے لال	۳۰/- ۲۴/-
کتاب المغازی	زیر طبع	مسلک سالک بحر معرفت	۲۵/-	نور دیاں رشماں	۱۶/-